رگویدی

ایتریہ اُپنشد

آتما ۔ برہم ۔ پیدائش دنیا ۔ اُنکار سنیاس وغیرہ

سراکبرت[1] ۔ الکھ پرکاش[2]

نمبر۱۔ اس حکمت کے پیدا ہونیسے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا ۔ آتما سے سوا ہر انام اور کچھ نہ تھا
اُس آتما نے ارادہ کیا ۔ کہ ۔ لوگوں کو ضرور پیدا کروں ۔

نمبر۲۔ چنانچہ آتما نے اُن لوگوں کو پیدا کیا اور ۔ لوگوں کے پیدا کرنیکے لیئے سب سے پہلے آتما نے ۔ اکاس وغیرہ
عناصر یعنی ۱ خلا ۲ ہوا ۳ آگ ۴ پانی ۵ خاک پنج عناصر کو پیدا کیا ۔

نمبر۳۔ بعد پیدا کرنے پنج عناصر کے ارادہ کہ لوگ اور لوک پالوں کو ضرور پیدا کروں چنانچہ ۔ بادی
آتشی آبی ۔ خاکی ۔ چار لوگوں کو بنایا اور اسکے مجموعی صورت سے وہ آتما خود پُرش کی صورت سے نمودار
ہوا جس پُرش کا نام براٹ ہے ۔ پانچواں خلا ۔ بجاسہ بصورت خلا کے رہا ۔

نمبر۴۔ پھر تس اپنے پُرش اکار براٹ روپ کیلئے تپ (بچار ۔ خیال) کیا (یعنی سب سے پہلے جب آتما نے
پنج عناصر کا ۔ مرد کی صورت میں (جیسے مٹی کا پُتلا ہوتا) اپنا ایک پُتلا نمودار کیا اوسوقت صرف
اوسکے ہاتھ پانو اکار ڈالا تھا ۔ مُنہہ وغیرہ محسوسات اور دل وغیرہ اندرونہ کچھ نہ تھے ۔ اونکے ظاہر ہونیکو
خیال کیا) تب ۔ آگ سے مُنہہ ۔ منہہ سے نطق ۔ ہوا سے ناک ناک سے پسان پھر آنکھہ ۔ آنکھہ سے بصارت
بصارت سے سورج ۔ پھر کان ۔ کانوں سے شنوائی ۔ شنوائی سے پورب پچھم وغیرہ سب سمت ۔ پھر چرم
چمڑے سے روم بال ۔ اور اوس سے نباتات ۔ پھر قلب ۔ قلب سے چندرماں ۔ پھر ناف اور ناف سے
اپان بایو (جو نیچے کو جاتی ہے) اور اپان سے موت ۔ پھر آلہ تناسل اور اوس سے نطفہ ۔ اور اوس سے
پانی پیدا ہوا ۔ اس طرح یہہ مجموعی اشیا اوس مجموعی صورت والے براٹ نام والے پُرش آتما کے
محسوسات و قلب وغیرہ عضو مجموعی شکل میں نمودار ہوئے

پہلے ادہیاء کا دوسرا کہنڈ شروع ہوا

منترا۔ اسطرح حسب مندرجہ بالا جب اگنی وغیرہ دیوتا نمایاں ہوے وہ سب دیوتا اس ناپید اکنار سمند دنیا میں گرے۔ اسکے بہوکہہ پیاس کی ضرورت نمود ہوئی جسکے دُور کرنیکے لیئے دیوتاؤں نے کہا کہ ہمارے لیئے مقام اور سامان خورد نوش بتلاؤ جہاں قیام کریں اور غذا کہاویں پانی پیویں۔

منتر۲۔ تب آتمانے اون دیوتاؤں کی غذا کے لئے ایک صورت ماد گاؤ دکہائی اوسکو دیکہہ کر دیوتاؤں نے کہا کہ یہہ غذا ہمارے لایق نہیں کیونکہ اسکے اُپر کے دانت نہیں ہیں بدینوجہ یہہ ماد گاؤ خوب اچہی طرح گہاس وغیرہ اپنی غذا کو نہیں کہا سکتی۔ پہر بجائے گئو کے گہوڑا کو دیکہایا اوس کے کہانے سے بہی دیوتاؤں نے انکار کیا اسی طرح دیگر قسم کے جانور دکہلائے دیوتا نے سب کے غذا کرنیسے انکار کیا۔

منتر۳۔ اخیر پر ایک صورت نوع انسان نمودار کر کے دکہائی اوسکو دیکہہ کر دیوتا خوش ہوئے اور کہا کہ یہ نوع بیشک اچہی نیک افعال کرنیوالی ہی اسلیئے ہمکو پسند ہی۔

منتر۴۔ تب اوس براٹ پُرش کے حکم سے وہ سب دیوتا مقامات ذیل پر جسم نوع انسان میں مقیم ہوے ۱ نطق ہوکر آگ منہہ میں ۲ ہوا۔ پران روپ ہوکر ناک میں ۳ سورج آنکہہ میں ۴ ہر اطراف و جوانب سمت کان میں ۵ نباتات روم روم ہوکر چمڑے پوست جسم میں ۶ چندرمان شکل دل کے اندرونہ میں ۷ موت اپان ہوکر ناف میں پانی نطفہ ہوکر آلۂ تناسل میں جاگزیں ہوئی اور اس طرح یہہ ابتدائی سات دیوتا۔ جسم نوع انسان کے ساتوں مقامات بالا کے مالک موکل قرار پائے۔ کہ ان دیوتاؤں کی امداد سے یہہ منہہ وغیرہ محسوسات اپنے اپنے لذات دنیوی کو لیویں اور اون لذات کا نتیجہ (عطر) موجب شکم پُری دیوتاؤں کا رہے۔

منتر۵۔ جب دیوتاؤں کو مقام ملگئے تب خود بہوکہہ اور پیاس نے کہا کہ ہمکو بہی مقام بتلاؤ اونکے لیئے آتمانے۔ دیوتاؤں کا حصہ کبب (جو جگ وغیرہ اس دیوتاؤں کو دیا جاتا) مقام بتایا۔ دیوتا جس جس لذت کو پاوینگے اوسی میں بہوکہہ پیاس کا حصہ رہیگا۔ جس سے سب دیوتا اور بہوکہہ پیاس شکوک رہینگے۔

تیسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر۱ - دیوتا اور دتویاں کیلئے غذا پیدا کرنیکے بعد آتمانے ارادہ کیا کہ دنیا میں جسقدر جاندار ہیں اونکے لیئے غذا پیدا کروں

منتر۲ - چنانچہ زمیں کے اندر پانی کے ذریعے اوسنے نباتات پیدا کیں جن میں سے نباتاتی غلہ خشک و ثمر سبز خورش آدمیوں کی اور نباتات کے پھول پتا وغیرہ خورش مویشیوں کے ہوئے۔

منتر۳ - لیکن جسوقت ان (غلہ) کو پیدا کیا اور لوک پالوں کے آگے چھوڑا اونکے سامنے سے وہ ان اونکو چھوڑ کر بھاگنے لگا۔ تب اوس ان کو نطق سے پکڑنا چاہا مگر نہ پکڑ سکا۔ لیکن اوس براٹ پرش نے اسکو اپنی نطق سے پکڑا بدینوجہ ان کو نطق سے کہنے سے ہی سیری ہو جاتی۔

منتر۴ - اسی طرح لوک پال اپنی ناک سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ پرش نے اپنی ناک سے پکڑا بدینوجہ ناک سے ان کو سونگھہ کر بھی سیری ہو جاتی۔

منتر۵ - پھر لوک پال آنکھہ سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی آنکھہ سے پکڑا بدینوجہ آنکھہ سے ان کو دیکھکر بھی سیری ہو جاتی۔

منتر۶ - اوسی طرح لوک پال اپنے کان سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی کان سے پکڑا بدینوجہ ان کی بات سُنکر سیری ہو جاتی۔

منتر۷ - اسی طرح لوکپال پوست جسم سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی پوست سے پکڑا بدینوجہ ان کو چھونیسے سیری ہو جاتی۔

منتر۸ - لوکپال اپنی من سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی من سے پکڑا بدینوجہ ان کا دل میں خیال کرنیسے سیری ہو جاتی۔

منتر۹ - لوکپال اپنے آلہ تناسل سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے پکڑا

منتر۱۰ - لوکپال اپنے اپان بالو مقعد سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنے اپان سے پکڑا یعنی جیو جب منہہ کے راستے ان کو کھایا تب پورا مطلب حاصل ہوا کہ ان منہہ کے راستے کھایا جاوے

اور اوسکا فضلہ مقعد کے راستہ سے نکلتا رہے۔

منتر ۱۱۔ جب آتما نے ارادہ کیا۔ اور کہا کہ بغیر میرے یہ سب کسطرح ترتیب پاوینگے چنانچہ نطق سے گفتگو۔ ناک سے سونگھنا۔ آنکھ سے دیکھنا۔ کان سے سُننا۔ پوست سے لمس۔ دل سے خیال۔ آلۂ تناسل سے پانی و نطفہ نکالنا مقعد سے پخانہ کیا تب اخیر پر کہا کہ اب میں کون ہوں۔

منتر ۱۲۔ اسکے بعد۔ وہ آتما سیما میں (جسکی شرح نیچے لکھی ہے) سوراخ کرکے اوس سوراخ کی راستہ سے جسم کے اندر داخل ہوا۔ اسی موقع کا نام سنسکرت میں (بدہت۔ اور نندن دوار) ہے اور جسم میں جو ۲ آنکھہ ۲ کان ۲ ناک ۱ منہہ ۱ آلۂ تناسل ۱ مقعد ۹ پر ان نو سوراخ موسومہ نو دروازہ ہیں جن میں ہوکر آمد رفت دم کی رہتی۔ اون سب ۹۔ دروازوں کی حد کا وہ مقام سیما ہے کہ اوس سے آگے دم۔ نہیں بڑہتا۔ پھر اوس آتما کے جو۔ سیما کے مقام پر مستقل ہے۔ تین مقام گشت کرنے یا رہنے کے اور ہیں۔ پہلا مقام۔ دائیں آنکھہ کا سوراخ جس میں بحالت بیداری کے سیر کرتا۔ دوسرا مقام۔ دل جہاں بحالت خواب ملکوت کے رہتا۔ تیسرا مقام۔ خاص اندر سوراخ قلب کے (جبروت) جہاں وقت سکہپتی۔ خواب غفلت۔ لاہوت۔ کے ٹھہرتا۔

شرح لفظ۔ سیما۔ کی۔ دائیں کان کے اوپر سے بائیں کان کے اوپر تک۔ آڑہی لکیر۔ اور ناک کے سیدہ سے اوپر کو۔ گردن کے اوپر کی بیچا بیچ والی ہڈی تک۔ کہڑی لکیر کہنچو جس موقع پر بیچا بیچ وہ لکیریں۔ تقاطع کریں اوسکا نام۔ سیما۔ ام الدماغ ہے۔ جیساکہ حاشیہ پر تمثیلاً لکھا جاتا ہے۔ یادداشت مرتے وقت عوام لوگوں کی روح۔ منہہ۔ یا ناک۔ خواہ۔ آنکھہ کے راستہ سے نکلتی اوسکی پہچان یہ ہے کہ اون راستوں سے جس راستہ ہو کر نکلے وہی مقام منہہ۔ یا ناک یا آنکھہ۔ کہلا رہ جاتا ہے۔ کان کے راستہ سے بہی نکلتا مگر اوسکا کچھہ نشان بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ ایسے مرنے والونکو اوسط کے لوگ سمجھنا چاہیئے۔ بعضونکے آلۂ تناسل کے راستہ سے اوسکی بہی تمیز کم ہوتی۔ بعضونکی براہ مقعد جان نکلتی اوسوقت گوز کی سی آواز یا پہسکار سُننے میں آتی۔ ایسے شخصوں کو جنکی روح براہ آلۂ تناسل یا مقعد نکلے ناقص درجہ کے سمجھنا چاہیئے۔ سب سے افضل تر وہ ہیں کہ جنکی روح۔

اوس مقام سیما کو پھوڑ کر نکلے سو بعضی وشاذ و نادر ۔ مہاتما پرش جوگ کرنیوالوں کی ایسی حالت ہوتی ۔ ایسی مطابق اون کا جنم ہوتا کہ اوسط والے ۔ آدمی و مویشی وغیرہ ۔ ادنے والے ۔ بھوت وغیرہ ناقص جون میں جنم لینے ۔ افضل درجہ والے پھر جنم نہیں لیتے کہ یا تو سرگ میں پہنچے اور جو افضل التفضل کے درجہ پر برہما کار مرنیوالے وہ اُس وقت برہمہ میں وصل ہوتے لینے جو دبرہمہ روپ ہو جاتے ہیں ۔

منتر نمبر ۱۳ ۔ اس منتر میں ۔ اُس لفظ مندرجہ منتر نمبر ۱۱ کے خبر لگاتے ہیں کہ اس موقع پر جو اتما نے کہا تھا کہ میں کون ہوں ۔ سو بعد اس قدر ترتیب دہی کے ۔ کہ سیما کے راستہ سے اتما اندر جسم کے داخل ہو گیا تو محض بے علمی اپنے سچدانند سروپ نراکار نرلکار سونیکی ہو کر ۔ دبھیا بھاتی ہو گیا اور اس وجہ سے وہ جسم میں دلبستگی کر کے ۔ جسم ۔ اور محسوسات کو اپنا آپا ۔ سمجھکر کہنے لگا کہ ۔ میں برہمن ۔ چھتری وغیرہ جات ۔ گرہست سناس وغیرہ اشرم والا ۔ منشی ۔ لالہ ۔ پنڈت ۔ مولوی وغیرہ وغیرہ ہوں (ایسا کہنا گویا جسم کو آپا مانتا ہے) اسی طرح کہنے لگا کہ میں سُوجھتا ۔ یا اندھا ۔ بہرا کانا ۔ لنگڑا ۔ لنجا وغیرہ وغیرہ ہوں (ایسا کہنا گویا محسوسات کو اپنا آپا مانتا ہے) اور دونوں سے کسی طرح مانو ایسا ماننے والا ۔ محض نادان ہے ۔ اور پھر بوجہ اُسی بے علمی و نادانی کے یہ بھی کہیں آتما کو نہیں جانتا کہ کون ہے ۔ یہاں تک جیو روپ نادان بے علم کا ذکر ہوا اب اخیر پران اس منتر میں کہتے ہیں کہ ۔ جو شخص باعلم برہم ودیا کا عامل ہے وہ جسم اور محسوسات کو اپنا آپا ۔ اور اپنے کو فاعل کسی فعل اور ثمرہ پانیوالا افعال کا نہیں سمجھتا ۔ بلکہ جسم اور جسم کے عضو عضو میں جس سچدانند برہمہ کا جلوہ جس کی روشنی میں عضو عضو اپنا اپنا کام متعلقہ کرتے ۔ اور وہ اچھی طرح صاف قلب میں منور معلوم ہوتا ۔ اُس کو آتما جانتے اور اول آتما کار برتی پھر برہما کار برتی میں مستغرق رہتے ہیں ۔

منتر نمبر ۱۴ ۔ چونکہ جسم کے اندر سب دیوتا مفرحہ بالا اور اُن سب دیوتاؤں کا مالک افسر ۔ بادشاہ وہ آتما ہے اس لئے اس موقع پر اُس آتما کا نام ۔ اندر ۔ (بادشاہ فرشتگان)

مشہور ہوا - اور اسی بنا پر مہاتما برہمہ گیانی - اِس پرماتما - اندر نام والیکی پرستش کرتی ہیں
اِس طرح یہ چھپا ہوا آتما - ہر جسم کے اندر - دیوتاؤں کو دیوتا - اندر - یا مہا دیو نام والا ہی -

پہلا ادھیا معہ تینوں کھنڈ کے ختم ہوا

دوسرا ادھیا شروع ہوا -

منترا - اُسی آدپرش سے کہو یا یوں کہو کہ ہمیشہ سے اُسی پرش آتما سے - بچہ پیدا ہونیکا
حمل رہتا - نطفہ مرد کا جس کو کہتے ہیں وہ ہر شخص کے کھائیے پیئے اشیاء کا عطر ہے کہ یہ
قانون قدرت پشت - صلب مرد میں جمع ہوتا - اور نطفہ و ہر قسم کے تخم میں جو یہ تاثیر ہے کہ اُس
سے جس جنس کا نطفہ یا تخم ہو اوسی جنس کا بجنسہ انسان یا حیوان خواہ نباتات پیدا ہوتا -

منتر نمبر ۲ - یہ اثر اُسی آتما کا ہے لہذا بلحاظ اصلیت تاثیر موصوف کے نطفہ کو شرتی نے
آتما ہی نامزد کیا - پھر وہی آتما ہر استری - اور استری کے خون نطفہ والہ میں ہی -

منتر نمبر ۳ - چنانچہ ایک آتما ہے کہ وہ آتما نام مرد کے آتما نام نطفہ کی راہ سے - آتما نام استری
کے رحم میں گر کر قائم ہوتا جس کو حمل کہتے - اور عورت کے جنس میں وہ آتما اوس حمل کو اچھی طرح
بکمال محبت حفاظت و پرورش کرتا - اور پھر اُسی حمل سے آتما نام والا بچہ پیدا ہوتا - جس کو مرد
عورت گویا بچہ کے ماباپ آتما روپ پرورش کرتے -

منتر نمبر ۴ - گویا ایک آتما - مرد - عورت - دونو کے نطفہ - اور بچہ - پانچ صورت میں ظاہر
رہتا - اور اِس طرح وہ اپنے میں آپ مثل بازیگر کے یہ سب اشیاء دھوپ کا کھیل بنا بنا بار بار
مرد - عورت - بچہ بن بن ترقی دنیا کی کر رہا ہے - گویا یہ تو صورت ترقی دنیا کی اپنے میں آپ
آتما سے ہے - جو متعلق مراسم وید کے ہی - اور پھر وہی آتما وہ ہے - جو کسی دیہہ کے آتما میں
برہم برہمہ ودیا کے عمل کر کے - اوس بیج بیرج و دنیا کے احاطہ سے بری ہو کر - امرت روپ
مکت زندہ جاوید رہ جاتا گویا یہ اوس کا عمل مطابق وید واسطے افزائش دنیا اور مطابق
ویدانت واسطے مکتی دنیا کے ہے -

منتر نمبر ۵ - اِس منتر میں اُن ہر سہ موقعہ کی ہوستھا کو گتے ہیں - آتما کا بیان ہے کہ - جب میں حمل کے اندر - رہتا وہاں مجھے سب ہوستھا یاد آتی ہے کہ اِس قدر مرتبہ میں فلاں فلاں جون میں جنم لے لے مر چکا ہوں -

منتر نمبر ۶ - مگر یہ میں نے بر جاد قائم کی ہے کہ جس وقت بچہ روپ حمل سے باہر آیا فوراً وہ سب گیان جو حمل کے اندر تھا کافور کر کے - اودیا - بے علمی کے اندر داخل ہو کر (جیسا جانور پنجری میں بے قابو رہا آتا) تیسے میں جسم کے پنجرے میں پھنسکر - طوطا کی طرح وید شاستروں کو پڑھتا - اور بندر وغیرہ پالے ہوئے جانوروں کی طرح سب کام دنیوی کرتا رہتا - اور جب کبھی پر اپنے سچدانند گیان سروپ کو سنبھالتا تب ہی - اوس جسم میں برہمہ ودیا کا عمل کر - جیسا باز وغیرہ تیسا میں جنم مرن کے پنجرے سے باہر اپنے پرم دھام - اپنے سروپ میں قائم ہو جاتا جس کو مکت کہتے ہیں - اِس طرح یہ میرے کھیل کا میرے میں میرا چکر ہے -

تیسرا ادھیا شروع ہوا

منتر نمبر ۱ - عموماً جو کہا جاتا ہے کہ - آتما ہے - اُس کی پرستش کرنا چاہیئے - سو اِس ادھیار میں اُس آتما کا پتہ کہتے ہیں - کہ آنکھ سے جو صورت ہر شے کی دیکھی جاتی - کان سے جو ہر قسم کی آواز سنی جاتی - ناک سے جو ہر قسم کی بو سونگھی جاتی - نطق سے جو ہر قسم کی گفتگو کی جاتی - زبان سے جو ہر قسم کا ذائقہ پہچانا جاتا ہے -

دوسرا منتر - اور دل و قلب کے ذریعہ سے سوال کیا جاتا سو اس طرح وہی ایک آتما - اینک قسم کا مانا گیا ہے - اِسی طرح گیان (علم) کئی قسم کے کہے جاتے - یعنی - ۱ - سم گیان - سب وبیہ دہاریوں میں چیتن برہمہ کا یکساں جانا - ۲ - اگیان - سب طرف سے ایشر کا بہاؤ ۳ - بگیان - ۳ - کلا وا ے جگت سے - پیدا ہوا دنیا کے - اشیار کا گیان - ۴ - پرگیان - شے کو دیکھکر فوراً اوس کی پہچان - ۵ - میدھا - بہت عرصہ کی بات یاد رہنے کی طاقت - ۶ - درشٹی - نظر سے دیکھکر اشیار کا پہچاننا - ۷ - دہرتی - دہیرج - دکھ اول کسی وجہ سے پریشانی

خاطر ہو گئی ۔ اور پھر خاطر کا جمع تسکین ہونا ۔ ۸ ۔ متی ۔ غور کرنا ۔ ۹ ۔ نیسا ۔ غور سے جو بات قائم ہوئے ۔ ۱۰ ۔ اچھوت ۔ بیماری و فکر وغیرہ سے چت کا رنجیدہ ہونا ۔ ۱۱ ۔ سمرتی ۔ یاد کرنا ۱۲ ۔ سنکلپ ۔ (صورت و رنگ وغیرہ سے اشیار کا نامزد کرنا ۔ ۱۳ ۔ کرِت ۔ یقین ۔ ۱۴ ۔ زندہ رہنے کی اُمید ۔ اسکا نام ۔ اُسو ۔ ۱۵ ۔ کام ۔ زندہ رہنے کیلئے سوانس کا چلنا ۔ ۱۶ ۔ بش ۔ دنیوی اشیار کی ترشنا (ہوا ہوس) یا دل کا اپنے بس قابو میں نہ رہنا ان سب کی مشغولیت (برتیوں) کا مجموعی نام ۔ پرگیان ہے ۔

تیسرا منتر ۔ بس یہی آتما ۔ برہمہ ۔ یہی اندرہ پرجاپت ۔ سب دیوتوں کا دیو مہادیو ۔ پنج عناصر ۔ خالص آب باد وغیرہ مہابھوت ۔ اور پنج عناصر ملنے سے جو تمام دنیا کے ہر قسم کے اجسام و اجرام ۔ اور سب جانداروں و نباتات کے پیدا ہونیکا تخم ۔ اور انڈج جونی (جیسے انڈا وغیرہ سے مرغ وغیرہ پیدا ہوتے) اور جرایج جونی جس سے انسان و گئو گھوڑا وغیرہ پیدا ہوتے) سویدج جونی (جس سے لیک جوئیں وغیرہ پیدا ہوتی) اُدبھج جونی (نباتات جو زمین کو پھاڑ کر نکلتے) ۔ وغیرہ جہاں تک جو شے منقولہ ۔ غیر منقولہ ۔ چلنے والی نہ چلنے والی کہی جاتی ۔ یہ سب اور سب کا عضو عضو ۔ پرگیان روپ برہم ہی اور اُسی برہمہ کی نور کی طاقت سے سب اپنا اپنا عمل ۔ اُسی کے جلو میں کرتے ہیں ۔

غرض ۔ فاعل فعل مفعول ۔ علت ۔ مادہ ۔ اشیار جو کچھ ہو وہی ایک برہمہ ہے جو بت طرح سے ظہور پذیر ہو رہا ہے ۔ ہمہ اوست اُس کے سوا کوئی شے کچھ نہیں ہے ۔

چوتھا منتر ۔ اور وہی برہمہ آتما ہے جو اس پرگیان روپ سے اس لوک سے لیکر سرگ اور برہمہ لوک تک میں سب پرمانند میں اور تمام سرور کو حاصل ہو کر امرت زندہ جاوید ہوا ۔ اور ہو رہا ہے اور رہے گا ۔

۲

کرشن یجروید

تیتریہ اُپنشد

جس میں - تیتریہ شاکھا کے ظاہر ہونیکی شرح - اور - سُر - ماترا - برن یجن - کی بولنے کی تعلیم - اور برنوں کے سمبندہ سنگھتا کی اُپاسنا - اور بُدھ و لچھمی (یعنی عقل و دولت) کی خواہش والیکو جپ - ہوم وغیرہ کے سادھن کا بیان ہے -

یہ اُپنشد - وید میں نمبر۲ - سر اکبر مرتبہ شاہزادہ داراشکوہ میں نمبر۳ - اور الکھہ پرکاش مولفہ منشی کنہیا لعل الکھہ دھاری میں نمبر۱ مندرج - اور اس کا ابتدائی ٹیکا بھاسن نمبر و عرصہ اندازاً دو ہزار برس کے شوامی شنکر اچارج مہاراج نے کیا اُس کے مطابق اس اردو ترجمہ میں اکثر ارتھہ تحریر ہوا +

(پہلا انوباک) پہلا منتر - ۱ - پران و رُدن کا جو مالک (برہمہ) متر نام - وہ ہمکو سکھکاری ہو ۲ - تیسے - اپان اور رات کا جو مالک (برہمہ) برن نام - ۳ - انکہ اور سورج میں جو برہمہ پرش - داریمان نام ۴ - طاقت کا مالک جو برہما اندر نام - اور نطق و عقل کا مالک برہمہ جو - برہسپت نام - ۵ - اور پاؤں چلنے پھرنیکا مالک جو وشن نام - سو ہمکو سکھہ کے دینے والے ہوں - ۶ - ہی برہمہ تن برہمہ روپ آپ کو اور - ۷ - برہمہ روپ جو بایو اُسکو نمسکار ہے - ۸ - آپ کو ہی ہر طرح ظاہر - ایک برہمہ روپ کہتا ہوں - ۹ - رت روپ آپکو کہتا ہوں - ۱۰ - ستیہ روپ آپ کو کہتا ہوں - سو آپ میری حفاظت کرو - ۱۲ - میرے گرو کی حفاظت کرو -

(دوسرا انوباک) دوسرا منتر - بعد مناجات مندرجہ پہلے منتر کے اب سیکشا (نصیحت) کو ظاہر کرتے ہیں اور وہ نصیحت و تعلیم مراتب ذیل کی اس ادھیا میں ہے ۱ - برن (حرف) ۲ - سُر (آواز دماغی) ۳ - ماترا (اعراب) ۴ - طاقت - ۵ - حرفوں کے بولنے کا طریقہ - اس طرح پانچ مراتب کی بیان میں یہ ادھیا ہے -

(تیسرا انوباک) منتر نمبر ۴ - نیکنامی اور برہم کا حلال - ہکو اور ہمارے گرو کو حاصل ہو - اب کہتے ہیں کہ اِس ادہیا ہیں - ۱ - ادہ لوک - ۲ - ادہ جوتش - ۳ - ادہ ودیا - ۴ - ادہ پرجا - ۵ - ادہیاتم - یعنی یہ جو برہم کے پانچ روپ تکا بیان ہے - تمس سے اوّل ادہ لوک کو کہتے ہیں واضح ہو کہ جس کے دائیں طرف یعنی ایک طرف کی حد زمین اور بائیں طرف یعنی دوسری طرف کی حد - سُرگ یعنی عرش اعظم - اور جس کے درمیان ہیں جسقدر کل خلا (اکاس) -

منتر نمبر ۴ - اور اُس زمین و سرگ و خلا کے اندر جو ہوا چلتی رہتی وہ ہوا اون دونوں کو شامل کرنیوالی ہے اسقدر کا نام - ادہ لوک ہے - اب ادہ جوتش کو کہتے - کہ جس کے دائیں طرف کی حد - آگ - اور بائیں طرف کی حد سورج - درمیان میں پانی - بجلی جن دونوں کی ملانیوالی ہے - اب ادہ ودیا کو کہتے ہیں - کہ جس کے دائیں طرف کی حد - اچارج گرو - ودیا سکہلانیوالا -

منتر نمبر ۵ - اور اچارج کے گہر رہکر ودیا کا پڑہنے والا جس کے بائیں طرف کی حد جس کی درمیان ہیں ودیا - اور پڑہنے پڑہانیوالے کی باہمی گفتگو - اُس کو ملاپ کرنیوالی - اب ادہ پرجا کو کہتے ہیں - کہ جس کے دائیں طرف کی حد - ماں - اور بائیں طرف کی حد باپ - اور بیٹا ناتی وغیرہ رشتہ داران دنیوی جس کے درمیان ہیں - اور رُت - کال اپنی استری سے مجامعت کرنا - یہ اونکا ملاپ کرنیوالا ہے -

منتر نمبر ۶ - اب ادہیاتم کو کہتے ہیں کہ جس کے دائیں طرف کی حد - اوپر کا ہونٹ (لب) - اور بائیں طرف کی حد - نیچے کا ہونٹ - نطق درمیان میں - زبان جنکا ملاپ کرنیوالی ہے - اِس طرح یہ سنگہتا پانچ قسم والی - لائق طالب علم کے سکہانیکے ہے - اور جو ان پانچوں کو جان لیتا - وہ - سرگ لوگ - برہم تیج - استری پتر دین دولت - مویشی گہوڑا وغیرہ سب عروج کو پاتا ہے -

چوتھا انوباک "اُم" اونکار کی صفت

منتر نمبر ۱ - وید میں اُم اونکار سب سے زیادہ افضل قرار جہیں لکہا ہے امرت روپ ویدسے ہی اوم - کی کیفیت معلوم ہوتی ہے - سو ہے برہم اندر نام مجکو آدم کے جاننے کے لایق طاقت دو - تاکہ میں امر ہو (زندگی جاوید) کو باؤں اور میرا جسم لایق نطق خوش گفتگو - کانوں سے خوش شنوا ہوئے - ہے اونکار - تو برہم کا خزانہ ہے - سو میری اچھی سی شنوائی سے آتم گیان کی حفاظت کرو - دیہانتک یہ منتر ہو کہا جو اُس کو جپ کرے اُس کی عقل درست اور ترقی پاوے

اُس کے آگے جو آہ وتی وتبنوانا) منتر ہے جو اُس کو جپ کرے اُس کا خزانہ وعروج بڑہ جاوی ۔معنی اوس منتر کے یہ ہیں ۔ لانیوالی اور ترقی کرنیوالی ۔

منتر نمبر ۸ ۔ اِس منتر کے نصف حصہ میں جو منتر ۔ابتداء سے نہایت لفظ سواہا کے لکھا وہ واسطے جپ کرنیکے ہی ۔جس کے معنی یہ ہیں ۔میرے لئے ۔کپڑوں ۔ماد گاؤں ۔غذا غلہ وغیرہ کی جس سے ہمیشہ گذارہ ہو ۔بھیڈ بکری وغیرہ اور ہر قسم کی مویشی کو معہ خزانہ روپیہ کے لاؤ ۔

اس سے آگے جو منتر کا نصف حصہ ۔اور اُس میں پانچ جگہ لفظ ۔سواہا کا ہے وہ بہی واسطے جپ کرنے کے ہے ۔جس کے معنی یہ ۔۱ ۔کہ برہمہ چاری پن مجھے ملے (سواہا) ۲ ۔ برہمہ چاری پن خالص مجھے رہے (سواہا) ۔۳ ۔ مجھے سچا گیان (علم) ملے (سواہا) ۔۴ ۔مجھے وہ طاقت ملے کہ محسوسات کو قابو کروں (سواہا) ۔ ۵ ۔مجھے وہ طاقت ملے کہ قلب کی صفائی سے قلبی امر میری قابو میں رہیں (سواہا) ۔

منتر نمبر ۹ ۔ ایسے ہی اِس نویں منتر میں ۔منتر واسطے جپ کے اور ہیں ۔۱ ۔ دنیا میں نیکنامی ہو (سواہا) ۔ ۲ ۔ بمقابلہ دولت مند سے زیادہ دولتمند دنیا کے میں سب سے عمدہ اور بڑا دولتمند ہوں (سواہا) ۔۳ ۔میں بہگوت میں وصل ہوں ۔ (سواہا) ۔۴ ۔ ہے بہگوت تم ہی مجھہ میں داخل ہو جس سے میں جیو اور تو برہمہ روپ ایک ہو جاویں میرے تیری درمیان میں دوئی نہ رہے (سواہا) ۔۵ ۔ ہے بہگوان تم ۔ ہزار جلال والے ہو ۔سو میں تم میں اپنے افعال کو پاک کروں (سواہا) ۔۶ ۔جیسے پانی ۔نیچے کی طرف کو اور جیسے ۔دن رات مہینا میں اور مہینا سال تمام چلا جاتا ویسے دنیوی سب عروج مجھہ میں داخل و واصل ہوں (سواہا) ۔۷ ۔ جیسے تھکے ہوئے راہ گیر کو ۔کوئی نزدیک کا مقام واسطے آرام کرنیکے ہوتا ویسے ہی پرماتما میرے آرام کرنیکے لئے تم نزدیک سے نزدیک ہو ۔ ۸ ۔ ہی ہدا اتا پرماتا ۔ برہمہ چاری پن کی جو سادیت اوس کو ترقی کرو ۔ (سواہا) ۔

پانچواں انوواک

منتر نمبر ۱ ۔ گائتری وغیرہ منتروں میں جو منتر سے پہلے ۔چار بیج روپ منتر کہے جاتے ۔یعنی ۔۱ ۔ بہور ۔۲ ۔ بہوہ ۔۳ ۔سوآہ ۔۴ ۔مہہ ۔ اِن میں پہلے بہور کا مطلب اِس لوک سی ۔دوسری بہوہ کا مطلب ۔ انترکش لوک سی ہے جو زمین سے اوپر کو خلا ہے ۔تیسرے ۔سوہ ۔کا مطلب ۔سرگ لوک سی ۔چوتھے مہہ ۔کا مطلب برہمہ لوک سی ہے ۔اِن چاروں کا نام

سنسکرت میں (دیاہرتی) ہے - اچھی طرح اِس چوتھے - مہہ - بیاہرتی کا جلوہ جس رشی نے پایا کہ اُس کے ادھن
سے برہمہ روپ ہوگیا - بس پورے یقین کرکے - چاروں بیاہرتی اور خصوصاً چوتھی - مہہ - بیاہرتی کو خاص برہمہ
روپ آزادہن کرنا چاہیے باقی جس قدر دیوتا وہ سب اسکے انگ ہیں -

منتر نمبر ۱۱ - اونہیں چاروں بیاہرتی کی اور صفت کہتے - کہ - مہہ - یہ سورج روپ ہے جس سے سب لوگ
بڑہتے اور سب لوگ ہیں جس کی روشنی رہتی - بہور - مثل اگنی کے ہے - بہوہ - مثل ہوا کے - سوہ - یہ سورج - مہہ -
یہ چندرمان ہے - یعنی - سورج چندرمان - اگ جوتش روپ پرانیا کی روشنی دینیوالے سو یہی چاروں بیاہرتی ہیں -
تیسری صفت یہ کہ بہور - (رگ وید) - بہوہ - (شام وید) - سوہ - (یجروید) ہے - مہہ کی صفت اگلے منتر میں کہتے ہیں -

منتر نمبر ۱۲ - مہہ نام کی بیاہرتی خاص برہمہ روپ ہے جس برہمہ سے سب وید نکلے ہیں - چوتھی صفت
بہو (پران) - بہوہ - (اپان) - سوہ - (وہیان) - مہہ - (غذا) ہے جس سے سب پران قائم رہتی ہیں - غرض چاروں
لوک - جوت روپ سوز - چاروں وید - پران - اور برہمہ - یہ چاروں بیاہرتی ہیں آئیندان چاروں میں چار چار
قسم اور ہوکر کل - ۱۶ - بیاہرتی ہیں جو سب بیاہرتیوں کو جانتا وہ برہمہ کو جانتا ہے اور اس برہمہ کے جاننے والے کے لئے
سب دیوتا بہیٹ نذرانہ لاتے - یہ برہمہ گیانی - تمام لوکوں اور تمام وید کے نتیجہ کو جان لیتا ہے -

چھٹا انوباک

منتر نمبر ۱۳ - قلب کے اندر جو خلا ہے اس میں وہ برہمہ پُرش دردل میں بسیط ہے اور زندہ جاوید ہونیسے کبھی نہیں مرتا
کہ موت کی احاطہ سے باہر - اور ہرن روپ زیادہ سے منور ہے - اور سینہ کے اوپر - جو دونو پستان - اُنکے بیچا بیچ
میں ایک ناڑی ہے جو اُس مقام سے سر کے اخیر حصہ بالوں یعنی ام الدماغ تک گئی ہے - اُس کا نام - اندر
اور برہمہ رندھر - برہمہ کے نکلنے کا دروازہ ہے - اور پیچھے جو بہور کو - اگنی اور بہوہ کو ہوا روپ کہا تس - اگنی اور
ہوا کی صورت سے اِس لوک میں قائم و جلوہ گر ہوتا -

منتر نمبر ۱۴ - اور تیسرے سوہ - سے سورج میں - چوتھے مہہ سے برہمہ میں نواس کرتا ہے -
پھر نطق - آنکھ - کان - عقل کا مالک ہوتا - وہی - آکاش سریر والا - اور برہمہ ست سروپ - پران کا
تنکیہ - اور دل کا سرور ہے -

ساتواں انوباک

منتر نمبر ۱۵ - زمین - اور زمین سے اوپر کا خلا انترکش نام - سُرگ - پورب وغیرہ دشوسمت - سب آتما دیوادہی بھوت - اور آگ - ہوا - سورج - چندرماں - ستارے سے یہ ادہی دیو - اور - پانی - نباتات اکاس سے بھوت روپ ہے غرض اس طرح - یہ سب اُس کا براٹ روپ ہی - اور پران - اپان - بیان - اودان - سمان - اور آنکھ وغیرہ سب محسوسات و دل وغیرہ سب قلب - اور جسم کی اندر کے گوشت - ناڑی - ہڈی - آنت - اوجری وغیرہ سو سب اُس کا - ادہیاتم روپ ہے - اور اس طرح جو طرح طرح کی اقسام تن سب سو وہ پورا - اور سب ایک ہی یعنی ہمہ اوست -

آٹھواں انوباک

منتر نمبر ۱۶ - اس طرح ہے (اوم) یہ شبد - برہمہ - اور سب قسم کا شبد - اور انوکرن - اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ سنا دَیا سُناتے ہیں - اور جس کو سام کر کے گان کرتے - اور جس کو شاستر کہتا ہے - اور رچا کا پڑھنا گا کریا - بدون گائے ہوئے کے - اور برہما - اور خوشی کرنا - اور اگنی ہوتر کرنا - اور برہمن - اور کہنے کی خواہش کرنیوالا - اور کہنے والا کہ میں برہمہ کو پاؤں گا - اور جو برہمہ کو پاتا - اور پاویگا - سو سب اوم اور اوم برہمہ روپ ہے -

نواں انوباک

منتر نمبر ۱۷ - شاستر کی تعلیم - ست بولنا - تپ کرنا - محسوسات کا قابو کرنا - قلب کا قابو کرنا - اور ان سب کا انشٹھان کرنا - اور اگنی و اگنی ہوتر - اور اتتھہ کا پوجن کرنا اوس کو کھلانا - اور بیاہ وغیرہ جو دنیا کی رسوم - اور بیٹا ناتی وغیرہ کا پیدا کرنا - رت کال میں جب اپنی عورت ماہیانہ فرض سے فارغ ہو اوس کے ساتھ مجامعت کرنا - ان سب کا کرنا واجب - اور ان سب کی کرتے وقت (سوادھیار - پرجپن) اوم شبد پرماتما کا جپ اور دھیان کرنا لازمی ہے -

ضرور انشٹھان کرنیکے لائق ہے اس طرح تو - رتھیں تر - آچارج - اور تپ ہی کرنیکے لائق ہے - اسطرح پٹورشٹ نامی آچارج - اور جپ و دھیان ہی کرنیکے لائق ہے - اس طرح مُدگل رشی نے جدا گانہ مانا اور جدا گانہ

ان سب کی تعمیل واجب قایم کی - اور سب کا کلیہ یہ کہ جب اور دہیان کا تپ اور اس تپ کرنا استہان کرنا لازمی ہے -

دسواں انوباک

منتر نمبر ۱۸ - میں درخت روپ دنیا کا انترجامی روپ سے متحرک ہوں - اور جیسے پربت کی شکہر جو اونچی اور اُس کو سب کا اچھا کہنا تیسی میری اچھے ہونیکی نیکنامی - اور دنیا میں جو پاک شے اون سب پاک اشیاؤں سے زیادہ پاک ہوں - سورج سے زیادہ پاک اور روشن - امرت سے آتم تت ہوں یہانتک جو مراتب اس منتر میں کہے یہ سب راز - ترشنکو رشی کی ہے -

گیارھواں انوباک

منتر نمبر ۱۹ - وید پڑھانیوالا - چیلہ کو لب پڑھا دینے وید کے - وید کی مطلب کی تعلیم دیتا ہے - اور وہ اور مطلب ہی کہ سچ بولنا - اور نیک رویہ رہنا - اور اپنے وید دانی کا غرور نہ کرنا - اور وید پڑھانے والیکو (جہانتک ممکن ہو) نذرانہ دی اس قدر تعمیل کے بعد - برہمچرج آشرم کو ختم کرکے سماورتن نام والے سنسکار کو کرے یعنی گرو کے گہر سے رخصت ہوکر اپنے گہر آوے اور گرہست آشرم - دھارن کرے - یعنی شادی کرکے اولاد کی پرورش وغیرہ کرے - اور دنیوی رسوم سچ اور دھرم - اور خیریت یعنی بخوشی تمام ادا کرنا - عروج پاکر غرور نہ کرنا - اور جب استر کے دہیان کا دل میں یا باہر لوگوں میں بیٹہکر غرور نکرنا -

منتر نمبر ۲۰ - اسی طرح دیوتا اور پتروں کی پرستش میں کاہلی نہ کرنا - اور ماتا - پتا - گرو - اور اتتہہ ان چارونکو - برہما - لشبن - شب یکتی چاروں دیوتا روپ جان کر اون کا پوجن کرنا - اور جن کے کرنیسے نیکنامی ہو اون افعال کو کرنا چاہیے - جنمیں بدنامی پیدا ہوں ایسے افعال ہرگز نکرنا - غرض نیک چلنی لازمی - قابل کرنیکے اور بدچلنی تامترنہ کرنیکے لایق ہے -

منتر نمبر ۲۱ - دنیا میں جو اچہے برہمن ہیں جب کوئی اُن میں سے آویں تو اُن کو آسن (مقام نشست دیکر) بٹہانا - اون کی خاطر تواضع کرنا - اور جو کچہہ برہمن یا کسی اور کو دینا تو شردھا سے دینا - دل میں ناراض ہوکر نا خوشی یا کراہت سے نہ دینا - اور لکشمی سے دینا یعنی اپنے پاس جو روپیہ پیسا - اناج وغیرہ موجود ہے

اوس میں سے بقدر طاقت وممکن کے دیا اور دیتے وقت شرما کر دینا کہ مجھ سے تھوڑا دیا گیا ہے ایسا غرور کر کے نہ کہنا نہ دینا کہ - ہم بہت خیرات کرتے ہیں یا جس کو دیا اوس سے یہ نہ کہنا کہ ہم نے تجھکو بہت دیا کھا نتک دیں - اور خوف کہا کر دینا یعنی جو خیرات نہیں کرتا وہ بخیل کمبخت مشہور ہو جاتا ہے - اور جو خیرات نہیں کرتا وہ دوسرے جنم میں محض مفلس بھیک مانگنے کے لایق ہوتا ہے - پس بہر خوف دل میں رکہنا کہ ہم بخیل وغیرہ مشہور نہو ویں - اگلے جنم میں مفلس ہوں - اس لئے اس خوف سے بہی خیرات کرنا چاہئے - اور جو کوئی اپنے دوست ورشتہ دار کنگال ہیں اون کے یہاں جو شادی وغیرہ رسوم دنیوی ہوں اوس میں اون کو کچھہ دینا امداد کرنا اور اوس زر امداد کا بدلا پانیکا دل میں خیال نہ کرنا اوسکا نام سم بادہی -

منتر نمبر ۲۲ - پہر جس دیس - جس وقت - اور ہر قسم کے آچار وبچار میں جو اچھا اور اچھے فعل کرنا اور دوسروں کی امداد کرنیوالا - غرور اور تلخ و تیز گفتگو نہ کرنے والا عقل سلیم والا - بلا خواہش کسی مراد کے جو دہرم و خیرات کرنے والا - ایسا جو کوئی مہاتما نیک چلن ہے اوس کے نیک چلنے کے مطابق اپنا نیک چلن نیک افعال رکہنا چاہئے -

یہاں تک جو کہا وہ گرہست والے کیلئے نصیحت - اور اشیرباد - مطابق وید کے ہے - ان سب امور میں خصوصًا منتر کا جپ اور ایشر کا دہیان نہایت لازمی ہے اوسکو کبہی نہیں چھوڑنا چاہئے - ۱

بارھواں الوباک

منتر نمبر ۲۳ - دوست - برن - اریان پتر - اندر - برسپت - بشن - یہ سب جو برہمہ روپ ہو ہم کو سکہہ دینے والا ہو - برہمہ کو نمسکار کرتا ہوں - باؤ کو نسکار کرتا ہوں - تو ہی ظاہر ظہور برہمہ ہے - تجھکو ہی برہمہ کہتا ہے - ریت کہتا اور سچ کہتا ہوں - شانت ہو - شانت ہو - شانت ہو - شانت ہو - شانت ہو - پانچ مرتبہ کہنا چاہئے -

منتر نمبر ۲۴ - ہم کو یہ سکیشا - اور وید سے نکلے ہوئے یہ بارہ الوباک اور ۲۳ منتر جو بانتک اس پہلی بلی میں کہے سب سکہہ کے دینے والے ہو -

دوسرا ادھیار

پہلا انوباک

منتر نمبر ۱ - اِس ادھیا کے شروع میں کہتے ہیں کہ (برہمہ کا جاننے والا پر برہمہ روپ ہو جاتا ہے) پس اِس ادھیا اور بلی میں یہی بات معہ ثبوت کے ظاہر کیجاتی ہے - چنانچہ کہتے ہیں کہ - جو برہمہ کو ہردے کی گوپھا کے اندر مقیم جانتا - سو سب کے جاننے والے برہمہ روپ سے ہی سنسار کے تمام لذات کو ایک وقت میں حاصل کر لیتا ہے -

اِسی برہمہ روپ آتما سے - اکاس - اکاس سے باؤ - باؤ سے آگ - آگ سے پانی - پانی سے خاک خاک سے نباتات - نباتات سے غذا - غذا سے نطفہ - نطفہ سے انسان پیدا ہوا - اس لئے یہ جسم انسانی غذا اور پانی سے ٹہرتا ہے - اِس لئے اِس کا یہی سر - یہی دائاں بازو - یہی بائاں بازو - یہی آتما - اور ناف کے نیچے جو - نیچے کی طرف کا جسم وہی اس کی پونچھ ہے - اِسی بیان میں یہ اشلوک ہو کہ انسان کو حیوان کی صورت میں - پونچھ وغیرہ والا بیان کیا -

دوسرا انوباک

منتر نمبر ۲ - ان (غذا) سے جو انسان پیدا ہوتے وہ غذا سے ہی جیتے زندہ رہتے - اور مر کر - ان یعنی خاک ہی ہو جاتے - بدیوجہ اور اقسام کے - آبی - بادی - آتشی جانوروں سے انسان اشرف المخلوقات اور سب کی دوا ہے - پس جو انسان (اصلی غذا روپ برہمہ) کی پرستش کرتا وہ ضرور ہر قسم کی عمدہ عمدہ غذا پاتا - اس طرح - ان (غلہ غذا والا) سب میں بہتر کیونکہ پہلے اُپجتا اور سب کو اُس سے آرام ملتا اسلئے ان کو اودھیہ - اور سب سے بہتر کہتے - کہ ان سے پیدا - ان سے پرورش ہو کر سب پرانی ان خاک میں فنا ہو جاتے ہیں - پھر اس ان میں سے جسم کے اندر جو پران وہ ہی آتم پرش ہے اور سب محسوسات متعلقہ پران کے ہیں اس لئے سب اندریاں (محسوسات) پران مے کوش کہے جاتے ہیں - یہ پہلا کوش خزانہ ہے چونکہ وہ ہی پرش آکار (انسان کی سی صورت والا ہے) جس کا (پران پاؤ سر) - (بیان باؤ - دایاں دھڑ) دایاں - بایاں دھڑ) اور زمین جسکی پونچھ - اور اکاس جسکا (آتما ہی) یہ دوسرا پران مے کوش ہے

تیسرا انوباک

منتر نمبر ۳ - اگن وغیرہ سب دیوتا - بذریعہ پران کے - اور اُن کی وجہ سے سب انسان و حیوان ذی روح زندہ رہتے - اِس وجہ سے پران کو سب کا باعث حیات کہا جاتا پس جو اِس پران برہم کی پرستش کرتے سو بڑی عمر کو پاتے ہیں - جب کہ اِس طرح پران ہی سب کی عمر والا ہے اور اسلئے پران کو سب کی عمر کہتے - اور اِس وجہ سے پہلے جو کوئی قسم کا کسی جون میں جسم ذی روح تھا اُس میں ہی یہی پران آتما تھا - اسکے اندر - آتما - منومئے بھی ہی - یعنی مع محسوسات و دم - کے جو دل - تس دلکی توجہ سے سب محسوسات اپنا اپنا فعل کرتی - اور دم سے محسوسات زندہ رہتی اِس لئے اِس مجموعی مشیار (محسوسات و دم و دل کو) منومئی کہتے - سو یہ منومئے آتما بھی - انسان کی صورت والا ہی - کیونکہ انسان کے عضو عضو میں پران اور دل متسلط ہے اس رعایت سے پران کو اور من کو - انسان کی صورت والا کہا جاتا - پس منومئے آتما کا منتر بھاگ - یجر وید - سر - رگ وید - دایاں دھڑ - سام وید بایاں دھڑ اتھرب وید پونچھ - اور چاروں - برہمن بھاگ وید آتما ہے - اِس اُدھرن میں یہ اسلوک ہے اور یہ تیسرا منومئے کوس ہے -

چوتھا انوباک

منتر نمبر ۴ - اوس منومئے مصرحہ بالا کے - اندر - چوتھا بگیاں مے کوش ہے اِس طرح کہ - مع جسم - محسوسات - دل کے جو عقل - اُس کو بگیان مئے کوس کہتے کہ جسم و محسوسات و دل کے جو افعال وہ عقل سے صحیح و یقین کئے جاتے ہیں - سو اِس موقع پر عقل آتما ہے - جو سب میں بسیط اور اِس لئے مطابق شرح مندرجہ بالا کے یہ بگیان منی بھی پرش کی صورت والا ہے - تسکا - یقین - سر اور ریت - خواہش دایاں) دھڑ - اور سچ بایاں دھڑ - اور اِس میں جو مہت تیا - یعنی درجہ میں سب کی اوّل درجہ والا ہوتا) وہ اُسکی پونچھ - اور جوگ (یعنی چیت کا مستقل اور مختلف ہونا) وہ اِس کی آتما ہی -

پانچواں انوباک

منتر نمبر ۵ - آب پانچویں - آنند مئی کوش کو کہتے ہیں - جو بگیان جگ (دانائی) اور نیک افعال کو

پڑھاتا اور جس نگیان کو سب دیوتا پرستش کرتے - اور جب گیان روپ برہمہ کو جانتا اور اُس کے جاننے کا غرور نہیں کرتا - سب عذابوں سے چھوٹ کر عمدہ عمدہ نیک اعمالی کے ثمرہ جات کو تصرف کرتا - یہی - آتما - اور تس کے اندر یہ پانچواں اننددمئی کوس ہے جو عضو عضو میں پورا لبسیط ہے اور اُسی طرح یہ بھی مجموعی جسم کے اندر مجموعی پُرش روپ ہے - فقط - پرہیہ - سر - مود دایاں دھڑ - پرمود بایاں دھڑ - برہمہ پونچھہ - اور انند (عین سرور) آتما ہے -

شرح - کوئی شے موجود ہے اور اُس شے موجودہ سے جو خوشی - اُس کا نام - پریہ اور جو شے اِس سے پہلے حاصل ہوگئی اور اُس کی جو خوشی اُس کا نام - مود - اور جو شے آئندہ حاصل ہونیوالی اور اُس کے آئندہ ملنے کی جو خوشی اُس کا نام پرمود - اور (عین سرور) کا نام آنند ہے -

چھٹا انوباک

منتر نمبر ۶ - جو شخص کہتا ہے کہ برہمہ ست نہیں یعنی کوئی شے نہیں اور اس طرح وہ ناستک ہے یا کوئی ایسا کہے کہ برہمہ کوئی ہوگا مگر میں نہیں جانتا - ایسے یقین والے بہ مثل جھوٹے یقین کے جھوٹے ہی ہوتے - اور جو کوئی ایسے یقین والا ہے کہ برہمہ ست صحیح اور میں برہمہ ہوں ایسا سچا - ذی علم - بذریعہ برہمہ ودیا کے اور سبھوں کو برہمہ کی طرح جاننے کے لائق ہے - مشنکا - سوال - جبکہ وہی آنندمئی کوس مندرجہ انوباک پنجم - پہلے جسم میں ہی تھا تو کیا وجہ ہے کہ مرکر نادان (بے علم جاہل) اور (دانا ذی علم عاقل) اسی لوک میں آکر پیدا ہوتی ہیں - جواب - ابتدائے - دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے - آتما نے خواہش کی کہ - میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں - اس ارادہ کے پورے ہونیکے لئے آتما نے تپ کیا اور تپ کی طاقت سے اُس نے اپنے میں سے آپ اس تمام جگت روپ کھیل کو بنایا - جہاں تک جگت کی حد ہے - اس کے بعد یعنی جگت پیدا کر دینے کے پیچھے وہ آتما خود ہی - جیو روپ اور جیو نام والا ہوکر ہر جسم میں داخل ہوکر - ظاہر اور پوشیدہ ہوا - اور بوجہ - گیان روپی ہونے آتما برہمہ - اور اگیان روپی ہونے جیو کے کہ (اگرچہ واقعی ایک ہی روپ ہے صرف موقع جات مختلف کی وجہ سے اور انیک روپ ہو جانے سے - وہی برہمہ وہی آتما وہی جیو کہلایا اور اسی وجہ سے دنیا کی سب شے دو دو قسم

گیان اور اگیان والی ہیں۔ جیسے نرکت (کہ یہ ہے۔ سو وہ ہے) اور جیسے انّ رکت۔ کہ (یہ نہیں۔ سو وہ نہیں)۔ یہ سب ہی بے جسم اور پوشیدہ اور باجسم۔ ظاہر ہیں کیونکہ جو شے کسی کے سہارے سے موجود وہ شے باجسم۔ اور جو بلا سہارے ہے وہ بے جسم ہے۔

ساتواں انوباک

منتر نمبر ۷۔ یہ پہلے است تہا تس سے جو ست پیدا ہوا سو غیر کوئی اُس نے آپ ہی آپ کو نوع بنوع نمایاں کیا۔ چونکہ وہ برہم بذاتہ ستؔ (برحق) ہے بدیں وجہ سب ست ہی ہوا۔ اِس سئے یہ سوکرت (اپنا کیا ہوا) کہلاتا ہے۔ سو یہ سوکرت (رس) روپ یعنی پھل کے اندر کا شیرہ جس کے ذائقہ سے سرور ہوتا۔ اور اُس کے کھانے سے سیری ہوتی۔ اگر اکاس میں سرور نہ ہو تو پران اور اپان میں کون گشت کرے گا جس سے سب جسم میں سرور ہوتا۔ پس جو کوئی ایسے آتما پرش کو پاتا ہے جو دیکھنے میں نہیں آتا۔ اور اناتم اور ان رکت ہے۔ (کہ جہاں تک اُس کو محیط کہو) وہ وہ نہیں بلکہ محیطی اشیا سب اناتم ہیں۔ اور وہ بذاتہ بے جسم بے عضو۔ بے خوف ہے۔ تب ایسے آتما پرش کا جاننے والا۔ سب سے بیخوف ہو جاتا ہے۔ اور اگر جیو برہم آتما میں ذرا بھی بھید مانتا اُس کا بڑا خوف ہوتا ہے کہ ازل سے ابد تک ہمیشہ تناسخ میں رہتا۔ کبھی اپنے اصل میں وصل نہیں ہوتا۔ اس شرح میں یہ اسلوک ہے۔

آٹھواں انوباک

منتر نمبر ۸۔ آتما کے خوف سے ہوا چلتی۔ سورج طلوع ہوتا۔ اگنی۔ اندر۔ مرت اپنی اپنے کام متعلقہ کو کرتے ہیں سو یہ بچار آنند کا ہوتا۔ جو سب سے اچھا۔ طاقتور۔ وغیرہ سے نکلا ہوا آنند اور جس کے یہ پرتی یعنی جو تمام روزمین کا بادشاہ چکرورتی جس قدر ایسے بادشاہ کو آنند سرور۔ اُسقدر ایک انسان کا آنند ہوتا۔ اور ایسے ایک سو انسان کے آنند کے برابر ایک منکہ گندھرب کا۔ آنند ہوتا

شرح۔ انسان جو۔ نیک افعالی و پرستش کی قوت سے۔ درجہ گندھرب پر پہنچا ہو اوس کو منکھ گندھرب کہتے۔ اوس میں ایک سو چکرورتی راجا کے آنند کے برابر آنند ہوتا۔

ایسے ایک سوگند ھرب کے برابر ایک منکھ دیوتا - کا - آنند - وہ اُس انسان کو ہوتا جو بلا تمنا ،
کسی مراد کی نیک افعالی دریافت کرتا - اور اُس کو منکھ دیوتا - کہتے -

اور ایسے ایک سو دیوتا کے آنند کے برابر - ایک (پتروں - ارواح پاک مردگان) کو ہوتا - جو
وہ پتر - مقام دائم القیام میں رہتے (جنکو پتر لوک نواسی کہا جاتا) ایسی قدر آنند نسکام کرم کرنیوالیکو ملتا - اور ایسے
سو پتروں کے آنند کے برابر ایک (آجانج دیوتا) کو ہوتا -

شرح - آجانج اُس کو کہتے کہ جس کے نیک افعالی کے مطابق سرگ وغیرہ لوگوں میں ہر طرح کی اشیا
سامان عیش مہیا ہوں اور اُس کو وہ حاصل کرے) اسی قدر آنند نسکام کرم کرنیوالے کو ہوتا -

ایسے سو - آجانج دیوتاؤں کے آنند کے برابر ایک کرم دیوتا کا آنند - شرح - (جو صرف وید وکت اگنی
ہوتر وغیرہ کرکے - دیوتا کی نوع میں پہونچے - اسی قدر آنند - نسکام کرم کرنیوالے کو ہوتا - ایسے سو کرم دیوتا کے
آنند کے برابر - ایک ابتدائی دیوتا کا آنند ہے - شرح - ابتدائی دیوتاؤں میں - بسو ۸ - ردور ۱۱ - سورج ۱۲ چندرماں ۱
ہر جاپت ۱ - میزان ۳۳ - شمار کئے جاتے - اسی قدر آنند - نسکام کرنیوالیکو ملتا -

پھر ایسے ابتدائی - خاص دیوتا کے آنند کے برابر - ایک اندر دیوتا کا آنند ہے - جو سب دیوتاؤں کا
راجا - یہی آنند نسکام کرنیوالے کو ملتا - ایسے ایک سو اندر کے برابر ایک برہسپت دیوتا کا آنند ہے (جو برہسپتی
اندر دیوتا کا گرو ہے) یہ آنند بھی نسکام کرم کرنیوالیکو ملتا - ایسے سو برہسپت کے آنند کے برابر ایک پرجاپت
(براٹ روپ) کا آنند کہ وہ بھی نسکام کرنیوالے کو ملتا - اور سو پرجاپت کے آنند کے برابر - ایک برہمانند
ہے وہ بھی نسکام کرنیوالے کو ملتا (اس موقع پر برہمانند کا مطلب ھرن گربھ کے آنند سے ہی -)

مطلب یہ ہی کہ کرم کرنے سے - منکھ - ادن درجات - پر پہونچتا جو گند ھرب سے لیکر ہرن گربھ تک
بیان کئے مگر اوّل تو کرم کرنے میں صرفہ اور محنت بہت زیادہ - دوم - جیتے جی اس جسم میں کرم کرنیوالا
ان درجات پر نہیں پہونچ سکتا بلکہ مر کر جب اُس کے کرم کے ایفار کا وقت آوے تب اُس درجہ پر پہونچتا -
سوم جبتک وہ درجہ ملے تب تک درمیان میں بار بار ہزارہا قسم کے جونیں جنم لیتا اور مرتا ہے - مگر بلا تمنا
حصول کسی مراد کے - کرم کرنا یعنی (نسکام کرم کرنا) ایسا ہے کہ جس درجہ کے کرم کرے اُس درجے کو

پہونچے گا سرور گندھرب سی لیکر ہرن گربھ تک کا جیتے جی ہی نسکام کرم کرنیوالا پا لیتا ہے۔ اور مرکر عالم بقامیں پہونچتا۔

یہ صفت نسکام کرم کرنے کی ہے۔ اور ایسی آنند کے کسی قدر ایک حصہ کے لئے۔ برہما وغیرہ کوشش کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہانتک جو چند اقسام کے آنند۔ (سرور) کہے اُن سب کا مجموعی پرمانند (عین سرور) برہم آتما سو وہ برہم آتما پرمانند روپ ہی پُرش اور وہی سورج اور وہی آنکھ میں جلوہ گر ہے۔ جو کوئی اس اصلی پرمانند برہم آتما کو جاناوہ۔ اِس لوک سے علیحدہ ہو۔ اور پانچوں قسم کے آتمانند یعنی پانچ کوس ان سے پران مئے۔ منومئے۔ بدہ مئے۔ آنند مئے اوپر کہے۔ تن سب سے اونچے درجہ پر عین پرمانند روپ ہوجاتا لیسے کے سئے یہ اشلوک ہے۔

منتر نمبر ۹۔ نطق اور دل اُس پرمانند کا بیان نہیں کرسکتے کہ وہ کہنے اور سوچنے میں نہیں آتا پس اوس برہمانند کا جاننے والا سب سے بیخوف ہوجاتا ہے۔ اور اُس کو کوئی اچھے بُرے دنیوی خیال اور ثواب و عذاب رنج و راحت نہیں دیتے۔ کیونکہ ایسا جاننے والا۔ اچھے بُرے۔ ثواب۔ عذاب۔ رنج و راحت یعنی دونوں قسم کو یکساں ایک اور سب کو برہم روپ (ہمہ اوست) سمجھتا ہے۔ ایسی یہ اپنشد ہی۔

منتر نمبر ۱۰۔ اِن سب مراتب کو جو اس ادھیائے میں ہے۔ اکاس وغیرہ پنج تت۔ پنج پران۔ چاروں وید۔ ہر قسم کے جوگ۔ پانچوں کوس۔ پریہ۔ مود۔ پرمود۔ اور گندھرب سی لیکر۔ پرجاپت تک کی آنند وغیرہ۔ کہے۔ ایک برہم روپ جاناوہ برہم روپ ہوجاتا۔ یہ خلاصہ و نتیجہ اس اُپ نشد کا ہے۔

منگلاچرن۔ مناجات

منتر زائد۔ ہے پرماتما۔ ہماری طرف ہر بلا سے حفاظت کرو۔ ہمکو ہر قسم کے بھوگ دو۔ ہماری طاقت بڑھاؤ۔ ہمارا پڑھا ہوا بڑے جلال والا ہووے۔ ہم چیلہ و گرو آپس میں مخالفت نہ مانیں شانت ہو تین مرتبہ۔

یہاں سے تیسرا ادھیائے شروع ہوا۔ پہلا انوباک

منتر نمبر ۱۔ بُرن نامی رشی کا بیٹا۔ بھرگ نام۔ اپنے پتا بُرن کے پاس گیا اور کہا کہ ہے بھگوان

برہمہ کی حقیقت کو کہو۔ اِس کے جواب میں برُن جی نے کہا کہ۔ جس کو ان یعنی جسم۔ اور جسم کے اندر۔ پران۔ اور۔ آنکھ۔ کان۔ دل۔ نطق گیان اندریان۔ کہتے۔ سو سب برہمہ ہے۔ جس برہم سے یہ سب اشیا ظہور پذیر ہوئی اور قائم ہیں اور اُس میں فنا ہوتی ہیں۔ اور برہمہ کے جاننے والے آتم روپ برہمہ ہو جاتے۔ تسکو تو برہمہ جان اور اُس کے جاننے کی خواہش کر۔ ایسا سنکر۔ بھرگ۔ تپ یعنی برہمہ کا بچار۔ کرنے لگا۔

دوسرا انوباک

منتر نمبر ۱۲۔ برن رشی کی گفتگو میں سے بھرگ نے یہ نتیجہ نکالا کہ۔ ان (غذا) سے جو خاک کا نتیجہ ہے سب پیدا ہوتے۔ غذا سے ہی پرورش پاتے۔ مرکر۔ ان۔ خاک میں ہی سماتے۔ اس لیے ان (غذا) برہمہ ہے۔ مگر پھر بھی بھرگ کو شک رہا کہ ان برہمہ نہیں ہو سکتا اس لیے پھر بھرگ اپنے باپ برن کے پاس گیا اور کہا کہ۔ برہمہ کو تبلائیے۔ تب برن نے کہا کہ۔ تپ یعنی بچار کر جس سے۔ بالاتر برہمہ کو جان جاویگا۔ چنانچہ پھر بھرگ نے بچار کیا۔

تیسرا انوباک

منتر نمبر ۱۳۔ بھرگ نے پھر بچار کر۔ پران کو برہمہ سمجھا۔ کہ پران کی موجودگی تک جسم قائم رہتا۔ اس لئے۔ ان برہمہ ہے۔ پھر بھی شک رہا اور باپ کے پاس جاکر کہا کہ۔ برہمہ کو تبلائیے۔ باپ نے کہا کہ ابھی اور بچار کرو۔

چوتھا انوباک

منتر نمبر ۱۴۔ بھرگ نے پھر بچار کر۔ دل کو ازبہ بہتر سمجھکر۔ دل کو برہمہ قرار دیا مگر شک رہا۔ اس لئے باپ سے جاکر کہا کہ۔ برہمہ کو کہو۔ برن نے کہا کہ اور بچار کرو۔ وہ برہمہ۔ دل سے بالاتر ہے۔

پانچواں انوباک

منتر نمبر ۱۵۔ بھرگ نے پھر بچار کر۔ دل سے افضل تر عقل کو سمجھکر۔ عقل کو برہمہ قرار دیا اور باپ سے۔ عقل کا برہمہ ہونا کہا۔ باپ نے کہا کہ وہ عقل سے بالاتر ہے۔ اس لئے اور بچار کرو۔

چھٹا انوباک

منتر نمبر ۱۶ - پھر بچارت برگ سے انند کو برہم جانا - کہ آنند سے سب پیدا ہوتے ٹہرتے اور انند میں سے ہوتے ہیں فقط - یہ جو - برگ وربرن رشی کی کی اور تنقیح کی ہوئی برہمہ ودیا ہی جس سے کے ہردے اکاس میں جاگزیں ہو اور جو ایسا یقینی طور پر جانے وہ لاجنب - اور ان دان - اور آنند روپ ہوتا اور بیٹا ناتی وغیرہ - مویشی گھوڑا گاؤ وغیرہ - برہم گیان سے دنیا میں بڑی عروج والا ہوتا ہے -

ساتواں انوباک

منتر نمبر ۱۷ - انسان کو چاہیے کہ - ان (غذا) کی مزمت نہ کرے - اور یوں سمجھے کہ پران (غذا ہے) - شریر - غذا ہے - کہ پران میں شریر - شریر میں پران - باہم بطور لازم ملزوم مقیم ہیں - اور یہ غذا غذا میں قائم ہے جو اس طرح غذا میں غذا کو قائم سمجھتا وہ ان دان - اور خود ان روپ وانند روپ ہو جاتا ہے - اور بیٹا ناتی - مویشی - وغیرہ سے دنیا میں بڑے عروج والا ہوتا ہے -

آٹھواں انوباک

منتر نمبر ۱۸ - پانی ہی غذا ہے - آگ ہی غذا ہے کہ پانی میں آگ - آگ میں پانی موجود ہے گویا ہر طرح یہ سب اشیار غذا ہیں - اور غذا میں غذا ہے - اس لئے ان سب غذاؤں میں سے کسی غذا کی مزمت نہ کرنا چاہیے نہ کسی غذا کو چھوڑنا چاہیے - اور اس طرح جو غذا میں غذا کو موجود دیکھتا ہو غذا اور غذا کے سب اشیار سے اور غذا کی طاقت سے بھرا پورا - اور بیٹا ناتی - مویشی وغیرہ سے دنیا میں بڑے عروج والا ہوتا ہے -

نواں انوباک

منتر نمبر ۱۹ - غذا کی ترقی کرنا چاہیے اور اس کا ہمیشہ انتظام کرنا - اور پرتھی واکاس کو غذا سمجھنا - کیونکہ پرتھی میں اکاس - اکاس میں پرتھی موجود باہم وابستہ - اور غذا میں غذا موجود ہے اور اس طرح جو غذا میں غذا کو موجود جانتا وہ غذا اور سرور سے خود غذا اور غذا کا کھانیوالا اور - غذا کی

طاقت اور بیٹا ناتی مویشی وغیرہ دنیا میں بڑے عروج والا ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰- جو کوئی فقیر اگر اپنے مکان پر ٹھہرنا چاہے اُس کو ٹھیرنے سے منع نکرنا چاہیئے۔ اوسکو فرض سمجھے اور اُس سادھو فقیر کو علاوہ مکان پر ٹھیرانیکے کھانا بھی دینا فرض ہے۔ اِس سے اُس کے یہاں کا غذا کا سامان بہت ترقی پکڑتا ہے۔ اور اِس طرح جو شیریں کلامی سے سادھو کی خاطر تواضع کرنا اور جس وقت ناوقت میں سادھو کو ٹھیراتا۔ کھانا کھلاتا۔ اُس کو مطابق اُس کے شردھا کے۔ وقت ناوقت عمدہ سے عمدہ کھانا ملتا ہے۔ یعنی بہت بڑا دھرم ہے پس جو جس درجہ سے دیتا اوس کو اوسی درجہ کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۲۱- جیسا یہاں تک غذا کا بیان ہوا۔ جو اِس طرح غذا کی قدر جانتا۔ غذا کی قدر کرتا۔ سادھو وغیرہ کو۔ بخاطر داری تمام غذا دیتا۔ ہر طرح غذا کے ثمرہ کو پاتا ہے۔ کہ اس کی تعمیل کرنا۔ پران اور جوگ روپ داخل واجب التعمیل کے۔ اور اس کی تعمیل نہ کرنا۔ اپان اور چھیم روپ ناواجب ہی۔ اور ہاتھ سے جو کرم کیا جاتا۔ وہ۔ ہاتھ۔ اور پاؤں سے جو چلنا ہوتا وہ پاؤں۔ اور مقعد جو فضلہ غذا کا چھوڑا جاتا وہ مقعد یعنی۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ مقعد۔ اِن سب کو برہم روپ جاننا اور ایسے مانسی پوجن (باطنی پرستش) سے برہم کی پرستش کرنا چاہیئے۔ اب دیوی پرستش کہتے ہیں۔ کہ بارش سے ان پیدا ہوتا اور ان سی سب کی شکم سیری ہوتی اس لئے بارش کو برہم روپ سمجھنا اور باطنی پرستش کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بارش کے وقت جو بجلی چمکتی اوس کو برہم روپ سمجھنا اور باطنی پرستش بجلی کی برہم روپ سے کرنا چاہیئے۔

منتر نمبر ۲۲- جس (عروج کی نیکنامی جو۔ ہاتی گھوڑا گاو وغیرہ کی موجودگی سے) ہوتا۔ سو جس روپ سے مویشیوں میں اور۔ جوت روپ۔ نورانگین ہونے سے ستاروں میں۔ امرت روپ سے آنند میں اور تمام اکاس میں۔ برہم جلوہ گر ہے اور اُسی کے جلوہ سے یہ اشیا عمدہ کہی جاتی پس جس کے جلوہ سے اِن سب میں عمدگی ہے اُس کو جو پرستش کرتا وہ دنیا میں بڑا نیکنام ہوتا۔ اور جو کوئی دل کو برہم روپ جانکر پرستش کرتا وہ بہت بڑا دل والا۔ عاقبت اندیش ہوتا۔ اور جو کوئی برہم کو بڑے سے بڑے درجہ والا جانکر پرستش کرتا وہ دنیا میں سب بڑوں سے بڑے درجہ والا ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۳ - جو برہمہ کو - تم روپ (عمدہ اوصاف حمیدہ والا) جانکر پرستش کرتا وہ بڑے اوصاف والا ہوتا - جو ایسی پرستش کرتا کہ برہمہ ہے وہ برہمہ اکاربتی والا برہمہ روپ ہو جاتا - اور ایسا پرستش کرنیوالا برہمہ کا دپرمر - ہوا) روپ ہوتا - شرح لفظ پرمر کی خلا کے اندر جو ہوا چلتی اُس ہوا میں ۱ - بجلی - ۲ - بارش - ۳ - چندرمان - ۴ - سورج - ۵ - اگنی (آگ) یہ پانچ دیوتا برتے ہیں اِس بنا پر - ہوا کو پرمر کہتے ہیں - یہاں یہ مطلب ہے کہ برہمہ کا پرستش کرنیوالا اِس درجہ پر پہونچتا جسمیں بجلی - بارش - چندرمان - سورج - اگنی سب آکر لئے ہو دیں -

اِس باطنی پرستش - (مانسی پوجن) سے جو برخلافی کرتے - اور جو ایسے پرستش کرنیوالے سے برخلافی و عداوت رکھتے - وہ گویا - نامہربان و عداوتی بھتیجہ ہیں - سو ایسے برخلاف شخص سب طرف سے مرتے ہیں -

(عداوتی بھتیجہ کی شرح) کہ آتما تو سب میں ایک ہے اِس لئے تمام ذی روح اِس پرمارتھ کی رشتہ سے حقیقی بھائی ہیں - اور اُن میں سے جو کوئی برخلافی کرنیوالا ہو وہ گویا - عداوتی بھتیجہ کا ہے - پہر اور طرح برہمہ کا نشان واسطے مانسی پوجن کے کہتے ہیں کہ جو پرش ہیں - جو سورج میں - جو آنکھ میں - وہی ایک برہمہ ہے -

منتر نمبر ۲۴ - جو برہمہ کو ایسا جاننے والا ہے وہ جب اِس لوک سی دیہہ تیاگ کرے تب وہ ادن پانچوں کوس روپ والے آتما - یعنی ان مئے - پران مئے - منو مئے - بدھ مئے - آنند مئے آتما سے بڑھکر - اور جس قدر ست لوک وغیرہ کہے جاتے ادن سب لوکوں کو چھوڑتا ہوا - یعنی تمام نام و روپ والے جگت اور جگت کے عضو عضو سے نجات ہوا - کہ یہ سب برہمہ کے کارج روپ (معلول) ہیں - اصلی کارن روپ (فاعلی علت مسبب الاسباب) برہمہ میں وصل ہوتا ہے - اور پہلے جو اوس نے دیہہ موجود میں (جب تک برہمہ کو نہیں جانا اور کامنا -) دنیوی سرور کی خواہش سے جگ وغیرہ کرم کئے اُن سب اپنی خواہش سے پیدا ہوئے ثمرہ جات کو درمیان میں بطور سیر - بازار کے دیکھتا ہوا - اور - ہاؤ ہاؤ - ہاؤ - یہ جو سام وید کی رچا ہے اُس کو گاتا ہوا اور سب کو چھوڑتا ہوا - برہمہ میں لاجب مقیم ہوتا ہے -

منتر نمبر ۲۵ - اور برہمہ میں وصل ہونے سے پہلے - شل شخص متعجب کے سب موجودات کو
ملاحظہ کرکے چلا جاتا ہے - کہ - انّ (جس کی یہانتک صفت کی وہ انّ میں ہوں) انّ میں ہوں
انّ میں ہوں - انّ کے ۓمیں جن جنکو کہا وہ میں ہوں - میں ہوں - میں ہوں - انّ ور انّ
کے ۓمیں جو جو اون سب کا بنانیو الااُپتین میں ہوں - بنانیوالااُپتین میں ہوں - بنانیوالااُپتین میں
ہوں - رت روپ میں ہوں - کہ رت سے سب پیدا ہوتے سو میں اِن سب سے پہلے کارت روپ
ہوں - دیوتا جو امرت سے زندجاوید رہتے سو خاص امرت روپ میں ہوں - جو مجھکو جیسا دیتا ہے
میں اُس کو ویسا دیتا ہوں - غذا اور غذا کے کھانیوالے کو میں کھاتا ہوں - تمام بھون رُوپ دُنیا کو
میں کھاتا ہوں - میرا نور بہت بڑے جلوہ والا ہے - یہ اُپ نشد (مخفی اسرار) ہے جو ایسا جانتا
ہے وہ سدّہ (رسیدہ) ہوجاتا اور رمان وان ہوتا ہے - منجملہ تین - ہاؤ - مندرجہ سام وید کے یہ ایک
ہاؤ - ہے جو اِس کو جانتا وہ ایک برہمہ روپ ہے -

منتر نمبر ۲۶ - اِس بھرگ بلی اپ نشد میں سب طرح سب ناموں پران وغیرہ سے برہمہ کا
بچار کہا - اب اخیر بر برہمہ کی مناجات کہتے ہیں کہ - ہے پرماتما ہماری رکشا (حفاظت کرو) ہم کو اپنے
اُبھیدتا کا آنند بھوگا دو - ہمکو وہ طاقت دو کہ اُبھید آنند - کاندی دھیاس (تصرف) کریں - اور ہمنے
جو اِس برہمہ ودیا کو پڑھا وہ سپھل ہو اور ہمارے پچھلے سب پراودیا (جو وید وغیرہ شاستر میں واسطے ترقی
دنیا کے پڑھی اور اُس پر عمل کیا) دورکرو کہ آئندہ ہمارا انحصار نہ بڑھے عین برہمہ روپ ہو جائیں -
یہ میں سچ - سچے اعتقاد سے کہتا ہوں - اوم شانت ہو - اوم شانت ہو - اوم شانت ہو -

۳

ایس اُپ نشد

منتر بھاگ یجروید کا چالیسواں ادھیائے اور برہمن بھاگ وید کا

وید کے اخیر میں یہ اُپ نشدہ اور سب اُپ نشدوں کا سار ہے - اِس لئے اِس کو ویدانت کہتے ہیں

یہ اُپ نشد سِر اکبر میں مولفہ شاہزادہ داراشکوہ میں بنمبر ۵ - اور الکھہ پرکاش مولفہ منشی کنہیا لعل الکھہ دھاری میں بھی بنمبرہ - مندرج ہے - یہ ترجمہ بموجب ابتدائی بھاش مولفہ شری سوامی شنکر اچارج مہاراج کے کیا گیا

پہلا منتر - یہ جگت جو پیدا اور نابود ہونیوالا - تس سب جگت کے عضو عضو میں چھپا ہوا - ایش (پرماتما) کا باس (مقام) ہے - تِس ایش کو جو چھوڑتے اور کسی کے مشدہ دہن کو لیتے وہ موت حیات کے دکھوں کو بھوگتا ہے -

دوسرا منتر - سو برس تک زندہ رہنے کی خواہش سے اِس دنیا میں - کرم کرتا ہوا اِس طرح تیرے واسطے - خلاف نہیں - نہ اِس سے کرم لیتے ہیں - (نتیجہ یہ کہ نیک کام کرو (جس سے زندگی بڑھتی اور آرام سے کٹتی عاقبت درست ہوتی ہے - برا کام نکرو جس سے سب بات برخلاف ہوتی ہیں -

تیسرا منتر - جو آتم ہنتا - لوگ وہ - اُسر ہو - (راچھسوں) کے لوکوں میں - جہاں مہا اندھکار ہے (یعنی جہاں بد افعال راچھس لوگ جاتے) وہاں مرکر پہونچتے ہیں -

چوتھا منتر- وہ ایس پرماتما سب میں بیاپک ہونے سے نہ کانپتا نہ حرکت کرتا نہ کسی کا اُسکو خوف ہے۔ وہ ایک (وحدہ لاشریک) ہے جس کی برابر دوسرا کوئی نہیں۔ دل کی تیزروی سے وہ زیادہ تیزرو ہے (کہ دل جس مقام پر پہنچا پرماتما پہلے ہی وہاں موجود ہوتا) اندریوں کے دیوتا۔ اُس کو نہیں پا سکتے (یعنی آنکھ سے دیکھا۔ کان سے سنا۔ ناک سے سونگھا۔ زبان سے اُسکا ذائقہ۔ ہاتھ سے وہ پکڑا نہیں جاتا) پس جو پرماتما کو معلوم کرنیکے لئے بذریعہ محسوسات اور دل کے اِدھر اُدھر دوڑتے وہ فضول ہے کیونکہ جہاں جہاں لستوں کے لئے اندر جاتی۔ پرماتما پہلے سے موجود ہے۔ (نتیجہ یہ کہ اندریہ وغیرہ)۔ کارج (علت) اور پرماتما۔ کارن (مسبب) ہے سو ظاہر کہ کارن کو کارج ادراک نہیں کرسکتا۔

پانچواں منتر- وہ چلتا ہے۔ وہ نہیں چلتا ہے۔ وہ دور ہے۔ اور نزدیک سے زیادہ نزدیک ہی۔ وہ سب کے اندر۔ اور سب سے باہر ہے۔

چھٹا منتر- جو کوئی سب بھوت دیہہ دھاریوں کو باریک بچار سے آتما میں۔ اور سب بھوتوں میں آتما کو دیکھتا۔ وہ اس گیان کرکے آتما اُس سے پوشیدہ نہیں رہتا اور وہ کسی کی توہین نہیں کرتا۔

ساتواں منتر- جب کہ گیانی پرش۔ سب بھوتوں کو آتما ہی جانتا۔ تسکو۔ شوک اور موہ کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام جگت کو ایک آتم روپ جانتا ہے۔

آٹھواں منتر- پرماتما تمام جگت میں ہر جگہ بیاپک موجود۔ جگت کا پیدا کرنیوالا۔ نراکار زخم وغیرہ سے مبرا۔ ناری نس کے بندھن سے علیحدہ (بے عضو) پاک۔ پاپ سے رہت۔ سب خطاؤں سے منزہ۔ گیانی سب کا جاننے والا۔ دل کا مالک اور سب کے دل کے اندر کی جاننے والا۔ انترجامی۔ سب سے بڑھکر ہر جگہ رہنے والا۔ اپنے آپ ظہور پذیر۔ جتھارتھ۔ دنیا کی سب اشیاؤں کا۔ پرجا کی شانتی کیلئے۔ اور ہمیشہ تک رہنے والوں پر جاہت کیلئے۔ گیان جداگانہ دیا بھیا۔

نواں منتر- جو ادیا کی اُپاسنا اُستہان کرتے۔ (بے علم) لوگ وہ مہا اگیان اندھیرے میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جو کرم (فعل ریاضت ہر قسم) کو چھوڑ کر بالکل جہالت کا کام کرتے وہ اُس سے

زیادہ اندھیرے میں پرستش کرتے۔ (کیونکہ پہلوں کو تو اودیا کا آسرا ہے ان جاہلوں کو کسیکا آسرا نہیں۔

دسواں منتر۔ دھیر وان بدوان (با علم) شخصوں سے سُنتے آئے ہیں کہ دنیا میں اچاریہ لوگ دو قسم کا اُپدیش لوگوں کو کرتے ہیں۔ ایک ودیا (برہمہ ودیا) کا۔ جسکے عمل سے کرنیوالوں کا سنسار چھوٹ کر مکت پد ملتا) دوسرا۔ اُپدیش اودیا (اپرا اکرت ودیا) کا (کہ جس کے عمل سے عمل کرنیوالا ہمیشہ دنیا میں پھنسا رہتا ہے کبھی نہیں چھوٹتا۔ (جیسے دنیوی سرور میں چکرورتی راجا ہونیکے لئے۔ اور آخرت میں سُرگ تک ملنے کیلئے۔ جگ وغیرہ۔ کام پراکت۔ کرم کرنا) اور یہی جگ وغیرہ کرم اگر نشکام (بلا کسی تمنا) کے کئے جاویں تو درجہ بدرجہ ان سب سے ہی برہمہ ودیا حاصل ہو کر مکت پد ملجاتا ہے۔

گیارھواں منتر۔ جو کوئی ودیا (برہمہ ودیا) اور اودیا (پراکت ودیا) کو جانتا۔ وہ۔ اودیا کو چھوڑ دیتا۔ جس کے چھوڑنے اور برہمہ ودیا کے عمل کرنیسے۔ موکش حاصل کرتا ہے اور موت سے چھوٹ جاتا۔

بارھواں منتر۔ تمہید۔ (برہمہ آتما سے سوا جس قدر دنیا میں پدارتھ ہیں پرکرتی تک وہ سب اسم بھوت (ہرن گربھہ کار یہ برہمہ روپ سم بھوت ہے)۔ پس جو کوئی اسم بھوت پرکرتی کی پرستش کرتے۔ وہ مہر کر مہا اندھکار روپ اودیا میں پڑتے ہیں کہ پرکرتی اودیا کا بیج ہے۔ اور پرکرتی کا جو کاریہ سنساری پدارتھ سم بھوت نام جو اُن کاریہ روپ سنساری اشیا کا شیون کرتے اور اُن سے سرور چاہتے وہ اُن سے زیادہ اندھکار میں پڑتی ہیں۔

تیرھواں منتر۔ جیسا منتر نمبر ۱۰ میں ودیا۔ اودیا کے اُپدیش اور عمل کے ثمرہ کو بیان کیا گیا۔ ویسا اس منتر تیرہ میں۔ سمبھوات (کاریہ روپ جگت) اور اسمبھوات (کارن روپ پرماتما) کی بابت بیان ہے (کہ کاریہ اور کارن دو قسم کا لوگ اُپدیش کرتے ہیں۔ دھیر وان شخصوں سے ایسا سنتے آئے ہیں۔

چودھواں منتر۔ اُن کاریہ روپ وکارن روپ دونوں کے تت کو جو جانتا۔ وہ کاریہ کی

پرستش تیاگ کر۔ موت سے بری ہو۔ امرت (موکش) کو پاتا ہے۔

پندرھواں منتر۔ سونا ریا کلیات میں چمکدار روپ جو دنیا کی اشیاء کے برتن سے ست (پرماتما) کا منہ ڈھکا ہوا ہے۔ پس جو اپنے پوشن (بہتری) کیلئے ست دھرم کو دیکھا چاہے تو اوس برتن کو اٹھاوے جس سے وہ چھپا ہے تب ست کا درشن ہو کر سب سے بڑھ کی ترقی (موکش) اسلئے (یعنی دنیوی اشیاء کی خواہش چھوڑ دے۔

سولھواں منتر۔ (برہم استتی میں یہ منتر ہے) ہے پرماتما۔ تمام جگت کے پرورش کرنیوالے رشی (یعنی سب کی جاننے والے) یم۔ یعنی انصاف کرنیوالے۔ سوریہ (یعنی مہاچیتن روپ درشن سے زیادہ روشن) پراجاپت (سب کی حفاظت و پیدائش کرنیوالا)۔ بیوہ (ہم سے دور کرو وہ پردہ جس سے آپ چھپے ہو اور اس پردہ کا بیان منتر نمبر ۱۵ میں ہوا) اور آپ کا روپ جو مہاچیتن روشنی سے زیادہ روشن۔ کہ جسکی جو تیج روپ کرنیں۔ کلیان کی کرنیوالیں۔ تمکو دیکھوں (درشن کروں) کہ وہی بیاپک پرماتما۔ آتما پرش اور وہی میں ہوں۔

باؔو (ہوا پران وغیرہ۔ اگنی۔ جسم اگن جگ کی اگ وغیرہ۔ امرت (آبحیات۔ زندگی بخش) اور پھر بھسم ہو جانیوالا جسم۔ اور اوم اگنی۔ یہ پرماتما کے نام ہیں (اس لئے چاہئے) کہ اوم نام کا سمرن کر۔ اوم منتر کا جپ کر۔ اپنے کئے ہوئے کرموں کو یاد کر جس سے طاقت حاصل ہو۔

انت پر پرارتھنا ہے۔ کہ ہے اگنی (یعنی ہے پرماتما مہاچیتن جوتی سروپ آپ ہمکو اچھے راستے کرم پھل کے بھوگنے کیلئے لیجائیے اور جانتے ہیں ہم اپنے سب کرموں کے پھل (افعال کے نتائج) اور اپاسنا۔ وگیان کو جانتے ہوئے جاویں۔ اور ہم سے جو جو ناقص ادھرم کے کام ہوئے ہیں انکو ناس کر۔ ہے پرماتما آپکی پوری پرستش اور مناجات کرنے میں ہم معذور و مقصور ہیں اس لئے آپ کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔

نوٹ

اس تمام اپنشد کے ہر الفاظ پر جو ہندسہ ہیں وہ اصلی سنسکرت لفظ کے معنے کا نشان ہیں جو صاحب اصل منتر کو ملاحظہ کریں انکو ہر لفظ کے معنے جداگانہ ان ہندسوں سے معلوم ہونگے۔

۴

کٹھ بلی اُپنشد

ججروید منتر بھاگ اور ست پت برہمن بھاگ

جو وید میں نمبر ۲۶ - سر اکبر مؤلفہ دارا شکوہ بادشاہ دہلی میں نمبر ۳۷ اور الکہ پرکاش مؤلفہ منشی کنہیا لال الکہ دہاری میں نمبر ۲۱ - مندرج ہے - اصلی بہاس اس کا جو مؤلفہ سری سوامی شنکر اچارج کا اُس کے بموجب یہ ترجمہ مرتب کیا -

یہاں سے کٹھ بلی اُپنشد کے پہلے ادھیا کی پہلی بلی (یعنی پہلے باب کی پہلی فصل شروع ہوئی)

(پہلے منتر کا ارتھ) - اُرن رشی معروف (باج سروا) نامی رشی کا بیٹا اُدالک نام نے سرب میدنام جگ کیلئے - سُرگ ملنے کی خواہش سے - جگ کرنے والے برہمنوں کو - گئوں کا دان دیا اور گا خیرات دیں (اس اُدالک کا بیٹا - نچکیتا نامی تھا -

دوسرا منتر - اِن دونوں منتروں نمبر ۱ و ۲ کے یکشال ہونے لکھنے سے عبارت کی تہذیب ہے لہذا اکیشا ال ادر پہلے منتر نمبر ۳ - پہر نمبر ۲ - کے معنی لکھے جاتے ہیں - وہ خیرات کی ہوئی ماد گاؤ ایسی ضعیف العمر - کم طاقت تہیں کہ جنکو پانی پینے کیلئے اُٹھنے اور چارہ کہانیکی طاقت نہیں اور جنکے سب پاؤں وغیرہ اندریہ محض بے طاقت تہیں - پہر اُن کے دودہ دہنے کی کیا اُمید ہوسکتی ہے - اور نہ ایسی ناقص خیرات سے - بہشت میں پہنچکر سرور دائمی ملسکتا ہے - نچکیتا مذکور اگرچہ نابالغ تہا تاہم اُس نے ایسی ناقص خیرات سے اپنے باپ کا بھلا ہونا نہ سمجھکر باپ کے لئے عمدہ خیرات کرنیکی خواہش کی -

تیسرا منتر - نچکیتا نے اپنے باپ اُدالک سے کہا اے بجا و خیرات کرنے ایسی ماد گاؤ کے آپ

مجھے دان کر دیں تاکہ میں بطور خدمتگار کے برہمنوں کی خدمت کروں جس سے وہ خوش ہوں اور اخیر پر آپ کو نتیجہ نیک متصور ہوئے۔ یہ بات جب تک پہلا اور دوسری مرتبہ کہی تب تک اُدالک نے کچھ نہ کہا جب اصرار کر کے وہی بات تیسری مرتبہ کہی تو غصہ آگیا اور بحالت غصہ کے اُدالک نے اپنے بیٹے نابالغ نچکیتا سے کہا کہ ہم تمکو ملک الموت کو دیں گے یعنی تم مرجاؤ۔

چوتھا منتر۔ اپنے باپ کی گفتگو سنکر نچکیتا سوچا کہ دنیا میں تین قسم کے بیٹا اور چیلہ ہوتے ہیں۔ اعلےٰ درجہ کے وہ جو باپ اور گرو کیلئے جان تک دیدیویں۔ اوسط درجہ کے وہ جو باپ اور گرو کے حکم کو بجالاویں۔ ادنیٰ درجہ کے وہ۔ جو باپ اور گرو کے حکم کی نافرمانی کریں۔ سو میں اپنی جان دینے کو مستعد ہوں کہ اعلےٰ درجہ میں رہوں اور اس میں باپ کے حکم کی تعمیل بھی ہے۔

پانچواں منتر۔ تمہید۔ چونکہ اُدالک کہتے تو غصہ میں کہہ گئے۔ مگر بعدہ بیٹے کی الفت میں اُس کے مرنیکا بہت سوچ کیا۔ تب نچکیتا نے کہا کہ آپ پچھلے سچ بولنے والے اور حال کے سچ بولنے والوں کا خیال کیجئے کہ جو کہا وہ کیا اور اپنی جان دینے تک سے واسطے سچے رہنے کے اُن کو دریغ نہوا۔ اوسی طرح آپ اپنے کہنے کو سچ کیجئے مجھ کو ملک الموت کے یہاں بھیجدیجئے اور میرے مرجانیکا مطلق خیال اور سوچ نکرو کہ جیسے۔ دہان کا درخت۔ بار بار پیدا ہوتا پکتا۔ کٹ جاتا ہے نہ معلوم کتنی مرتبہ روز ازل سی میں پیدا ہوا اور مرچکا ہوں۔

چھٹا منتر۔ تمہید۔ باپ کو سمجھا کر نچکیتا نے۔ جوگ کی طریق سے جسم کو چھوڑکر ملک الموت کی یہاں پہنچا اُس وقت ملک الموت (یمؔ لسبت نام) موجود نہیں تھے بوجہ لوگ گئے تھے اس لئے۔ انتہ سمجھکر ملک الموت کی اہلیہ نے نچکیتا کی خاطر تواضع کی مگر اُس نے نہ کھایا پیا۔ بے آب و دانہ دروازہ پر بھوکا پیاسا کھڑا رہا۔ تیسرے دن جب ملک الموت واپس تشریف لائے تو اہلیہ صاحبہ نے سب ماجرا کہہ کر کہا کہ۔ آپ جلد اُس کو کھلا پلا کر سیر کیجئے۔ اور یہ بھی جان لے کہ گو بظاہر یہ نچکیتا نام برہمن کے لباس میں آپکے گھر موجود ہے۔ مگر وفی یہ بیشوانر اگنی (حرارت عزیزی ہے) جسکو جٹرا اگنی بھی کہتے ہیں جو حرارت عزیزی ہر جاندار کے معدہ میں ہے اور جس سے کھایا پیا۔ ہضم ہوتا اور اُسی کا خیمہ پانچ قسم کے سوانس و دم ایں

۱- پران -۲- اپان -۳- سمان -۴- اُدان -۵- بیان کہ ان کی موجودگی تک ہر ایک کی
زندگی اور اُن کے نکل جانے سے جسم مُردہ ہو جاتا ہے - وہی آپ کا اب اتتھ ہے - اتتھ اُس کو
کہتے کہ جو ہمیشہ درمعمول سے نہ آوے کبھی آجاوے -

ساتواں منتر - تمہید - دہرم راج جی نے وچنات سُنکر کہا کہ واقعی جو اتتھ موصوف کی خاطر تواضع
نہیں کرتا اُس کی دونوں قسم کی اُمید ایک وہ اشیا جو دیکھی ہوئی دنیا کی اشیا اور دوسری سنی ہوئی
بہشت وغیرہ کے عیش عشرت اور ست سنگت (صحبت نیک خیالاں) اور باغ وغیرہ کا بنوانا وغیرہ - بیٹا کنبا وغیرہ کا
ملنا - مویشی دودہ دینے والی و سواری وغیرہ - اسی قسم کی سب نیکنامی وغیرہ جاتی رہتی ہیں -

منتر نواں - دہرم راج نے نچکیتا کو کہا کہ تم جو تین رات میرے گھر بے آب و دانہ پڑے رہے سو ہے
برہمن تمکو نمسکار ہے - اور اُس کی عیوض تم مجھسے تین بردان مانگ لو جو تین شے مانگوگے وہی دونگا -

دسواں منتر - نچکیتا نے منجملہ تین بردان معہودہ ملک الموت کے پہلا ایک امر یہ مانگا کہ - مجھے آپ بدستور
مثل زندہ کی میرے باپ کے پاس بھیجدیجئے گر مجھکو بھوت پریت کی طرح ہوا آیا نہ سمجھیں - بلکہ وہ خوش ہو کر مجھ سے
بات چیت کریں اور میری مرجانیکا جو سوچ ہے وہ سوچ اُن کا دور ہو جاوے -

گیارہواں منتر - ملک الموت نے فرمایا - کہ پہلا امر ایسا ہی ہوگا جیسا تم نے چاہا - اور وہ اِس طرح کہ رات
میں تمہاری باپ اُدالک آرام سے سو رہے ہونگے سو ہم نے اُن سے خواب میں کہدیا ہے کہ تمہارا بیٹا موت سے چھوٹ کر
آتا ہے اِس لئے تم اُسکو مرا ہوا آیا نہ سمجھ کر اُس کے بدستور زندہ واپس آنیکا یقین کرنا -

بارہواں و تیرھواں منتر - نچکیتا نے جو دوسرا بردان مانگا اُس کا بیان دو منتر نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ سے کیا جاتا ہے
ہے بھگوان سرگ کی تعریف ایسی سنی جاتی کہ سرگ میں کسی کی دہشت کچھ بھی نہیں ہے - اور وہاں تم ملک الموت
ہی نہیں پہونچتے یعنی وہاں کسی کو موت نہیں ہے ضعیفی لاغری بیماری وغیرہ کا خوف ہی بلکہ دیگر اقسام کے رنج
بھوک پیاس وغیرہ سے بری ہو کر بہن مسرور سے سرگ میں رہنا ہوتا ہے - مگر وہ سُرگ اُس کو ملتا جو آگ کی پرستش
بذریعہ ہوم یگ وغیرہ کے کرے - اس لئے اُس آگ کی حقیقت آپ مجھے سمجھا دیجئے مجھے اس کے سمجھنے کی شردھا
تمنا ہے - جس اگنی کی پرستش سے سُرگ میں پہنچکر زندہ جاوید ہوجاتا یہ میرا دوسرا بردان ہے -

چودھواں منتر۔ ملک الموت دھرم راج نے جواب دیا کہ ہے نچکیتا۔ اُس سُرگ میں پہنچنے کا جو اگنی پرستش تس اگنی کی حقیقت جانتا ہوں اور وہ تم سے کہتا ہوں تمکو جانو۔ جو سُرگ لوک کی سادھن اگنی کے آشری روپ۔ گوہا۔ کھوہ میں مقیم ہے۔

پندرہواں منتر۔ دھرم راج نے کہا کہ لوک سرشٹ (تمام دنیا) کی پیدائش سے پہلے۔ ایشر نے اگنی کو پیدا کیا ہی اِس لئے براٹ روپ ہی اور پھر جس طرح اینٹ کا کنڈ بنا کر جگ کرتے اور جگ کی سب سامان کا بیان دھرم راج نے نچکیتا سے کہا۔ اس مختصر بیان دھرم راج کو نچکیتا نے مفصل کر کے سنایا تب دھرم راج۔ اگن ودیا کو اُس سے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھا کہ یہ تو ہم سے زیادہ اگن ودیا کا جاننے والا ہی۔

سولھواں منتر۔ تمہید۔ چونکہ نچکیتا اگنی ودیا سے پورا واقف نکلا جس کے حقیقت کو نچکیتا نے دوسرا بردان مانگا تھا۔ اُس کے اِس دوسری بردان کے عیوض دھرم راج نے یہ بردان دیا کہ۔ وہ اگنی اب دنیا میں تمہارے نام سے معروف ہوگی یعنی جیسے ابتدائی اُس اگنی کا نام۔ بیشوانر (حرارت غریزی) ہے تب سے تمہاری نام سے اگنی کا دوسرا نام۔ نچکیتا معروف ہوگا اور نہایت خوشی میں دھرم راج نے اپنے گلے کی مالا نچکیتا کو دی کر لو۔ اس کو پہنو۔

سترھواں منتر۔ دھرم راج نے اگنی کی پرستش کی اور صفت کہی کہ۔ اِس تین قسم کی اگنی تین قسم کے لوگوں سے سیکھ کر تین قسم کے کرم کرتے وہ جنم مرت سے چھوٹ جاتے ہیں کیونکہ یہ برہما جگت ہی۔ تس کو جانکر شانت ہو جاتا ہے۔ شرح الفاظ نمبر ۱ و ۲ و ۳۔ ناچ کیت نام کی ابتدائی اگنی تین قسم کی ہے ایک۔ اگنی۔ دوسری بالو۔ تیسری سورج۔ یعنی ابتدا رسرشٹی میں جو پرجاپت پیدا ہوا وہ اگن روپ اور اُن کا مجموعی نام ادہی دیو ہے جن سے آیندہ سرشٹی چلی۔ پھر وہی اگنی۔ بیشوانر اور پانچ پران نام کی ہوئی جس کی حرارت سے سب کھایا پیا ہضم ہوتا۔ اِس موقع پر اِس کا نام ادھیاتم ہے۔ پھر وہی اگنی سورج ہوئی کہ جس کی روشنی تمام دنیا میں ہی۔ یہاں اس کا نام ادبی بھوتک ہی۔ نمبر ۲۔ ۱۔ باپ۔ گرو یہ شخص ہیں جنسے اگنی ودیا کو سیکھنا چاہئے۔ تین سندھی ودیا کی۔ سُرہ برگ۔ ماترا۔ نمبر ۳۔ تین قسم کی کرم۔ جگ کرنا۔ علم پڑھنا۔ خیرات کرنا۔

اٹھارواں منتر۔ جو بدواں اُن تین اگنی اور جگ کی طریقے و سامان۔ اور ودیا کے تینوں سندھے کو اچھی طرح سمجھکر تین قسم کے کرم کو کرتا وہ موت کی پھانسی کو توڑ اور تمام فکر و رنج سے چھوٹ کر کمال مسرت سے سُرگ کی عیش و آرام کو پاتا ہے۔

اونیسواں منتر۔ دھرم راج نے کہا کہ ہے نچکیتا تمہاری بردان کی بابت ہم تمکو بر دے چکے کہ آئندہ اگنی کو (عالم لوگ) بدوان پرش، تمہارے نام سے کہیں گے اب تم تیسرا بردان مانگ لو۔

بیسواں منتر۔ نچکیتا کا بیان۔ ہے بھگوان آتما کی بابت اچارجوں کی مختلف رائیں اس مطابق مجھے صحبت طلب ہی کہ آتما ایک اور وہی سب جسموں میں بسیط ہی یا ہر جسم میں جداگانہ ہونے سے بیشمار آتما ہیں۔ اور وہ آتما استھول دیہہ و سوکشم و کارن شریروں سے علیحدہ اور اُن میں صرف بسیط شل روشنی کے اکرتا (کسی فعل کو نہ کرتا ہوا) ابھوگتا (کسی نیک و بد افعال کے نتیجہ کو نہ پاتا ہوا) ہے یا دیہہ شریروں میں مخلوط اور فعل کرتا (نتیجہ اعمال پاتا ہوا ہے اور اُس کو موت و حیات ہی یا نہیں سرگ نرگ اور تناسخ میں آجاتا ہے یا نہیں غرض تیسرا بردان یہ مانگتا ہوں کہ آتم ودیا (علم روحانی) کی تعلیم فرمائیے۔

اکیسواں منتر۔ دھرم راج نے اس لحاظ سے کہ معلوم نچکیتا لائق تعلیم آتم ودیا کے ہی یا نہیں فرمایا کہ تم نے انسان اچارجوں کو اس کے پہچاننے میں مشتبہ اور اُن کی مختلف رائیں ہونا کہا اس بابت میں پہلے زمانہ میں دیوتاؤں نے بھی آتما شناسی کی کوشش کی مگر وہ بھی مشتبہ اور مختلف الرائے رہے اندرینصورت یہ علم (خود شناسی) نہایت مشکل ہے اس لئے بجائے اس کے تنقیح کرنیکے تیسرے بران میں مجھ سے کوئی بر مانگو۔

بائیسواں منتر۔ نچکیتا نے کہا کہ جب آپ آتما نہایت باریک شے فرماتے تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ اُس کو ضرور جانتے ہو۔ پس مجھے اور کوئی بردان مانگنا نہیں ہے اسی آتم ودیا (علم خود شناسی) کی تعلیم فرمائیے۔

تیئیسواں منتر۔ تمہید۔ دھرم راج نے پھر بھی ہٹانا نچکیتا کو اس خیال سے ہٹانیکو کہا کہ یہ علم دنیا کے عیش و عشرت کو چھوڑا دیتی ہے اس لئے اِس کی تعلیم کی خواہش کو چھوڑ کر۔ دنیوی اشیا عمدہ سے مانگ لو جیسا اس منتر میں کہتے۔ کہ۔ ایک سو برس کی عمر۔ بیٹا نانی پوتے پشتان پشت۔ مویشی گھوڑا ہاتھی ہادگا وغیرہ سونا جواہرات۔ زمینداری مکانات۔ اور ان سب کے بھوگنے کے لئے سو برس سے زیادہ لاتعداد عمر۔

مانگ لو۔

چوبیسواں منتر۔ دہرم راج کا بیان۔ اُن اشیار کے برابر بلکہ سب سے بڑی درجہ کی اشیار مثل۔ زندگی جاوید۔ چکرورتی سلطنت۔ بیشمار خزانہ وغیرہ جو چاہے مانگ لے۔

پچیسواں منتر۔ دھرم راج کا بیان۔ اون اشیار سی سوا دنیا میں جو اشیار ملنا مشکل تنکو مانگ لو مگر ہے نچکیتا یہ دریافت نکرو کہ آتما مرتا ہی یا نہیں۔ اور آتما کون اور کیسا ہے۔

چھبیسواں منتر۔ نچکیتا کا مختصر جواب۔ ہے انت کرتا ملک الموت جو جو اشیار آپ نے منتر نمبر ۲۱ سے منتر نمبر ۲۵ تک مجھے مانگ لینے کو فرمایا سو مجھے اُن میں سے کسی شے کی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ستائیسواں منتر۔ نچکیتا کا بیان۔ دولت خزانہ سے انسان کبھی سیر نہیں ہوتا جس قدر موجود ہو اُس سے زیادہ ہونیکی خواہش رہتی۔ اور چاہے جس قدر عروج ہو کوئی آپ سی ملاقات نہیں کر سکتا سو میں اس وقت آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ جس کے مقابلے میں دنیوی اشیار نہایت کم درجہ کی اور کسی کام کی نہیں اور زیادہ عمر کے مانگنے کی مجھے یوں ضرورت نہیں کہ آپ کی عمر اس دنیا کے قیام تک کی ہے سو آپ مجھ پر مہربان ہو تو اب میرا مارنیوالا کون ہے ویسے ہی میں آپ کی عمر کے برابر زندہ رہوں گا پس مجھے میرا مطلوبہ ہی بردیجئے یعنی آتم ودیا تعلیم فرمائیے۔

اٹھائیسواں منتر۔ نچکیتا کا بیان۔ موت حیات بار بار ہونا موجب بڑی عمر ہونیکا ہی۔ چنانچہ دیوتا فرشتہ۔ موت حیات سے بری زندہ جاوید کہے جاتے لیکن اون کی بھی دو میعاد ہیں ایک ابتدائی دیوتا وہ ایک منوتر تک زندہ رہتے دوسری منوتر میں دوسری قسم کے دیوتا ہوتے۔ دوسرے وہ جو بعد میں از روئے ریاضت کی اوس درجہ پر پہنچے اون کا قیام اُسی وقت تک ہی جب تک اون کی ریاضت کے مساوی اون کو عیش و عشرت ملجاوی اُس کے بعد منوتر کے اندر ہی فوراً اوس درجہ سے خارج ہوجاتے ہیں۔ پھر بمقابلہ دیوتاؤں کے اور اپسرا (حور و غلمان) وغیرہ تو حقیقت ہی نہیں پس بڑی عمر کسی کام کی نہیں۔

اونتیسواں منتر۔ نچکیتا کا آخری بیان۔ جبکہ دیوتا بھی اس ودیا کو نہیں جانتے۔ اور شک و شبہ میں رہتے۔ اس لئے میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف برہم ودیا مانگتا ہوں وہ دیجئے۔ پہلے ادھیا کی پہلی بلی ختم ہوئی

نتیجہ مضامین پہلی بلّی کا

نمبر۱۔ بیٹا یا چیلہ اول اعلےٰ درجہ کا وہ جو باپ در گرو کے لئے اپنی جان دینے تک بھی دریغ نکرے۔ اوسط درجہ کا وہ۔ جو اون کے حکم کے مطابق تعمیل کرے۔ ادنی درجہ کا وہ جو خود مختاری سے کام کرے۔

نمبر۲۔ خیرات اور ریاضت مقدم تو ہی مگر ناقص شے کی خیرات سے اُلٹا ناقص ثمرہ ملتا۔ عمدہ شی کی خیرات اور بے تمنائی ریاضت سے سب نعمت غیر مترقبہ تک ملجاتی ہیں۔

نمبر۳۔ دنیا کی سب اشیاء۔ سُرگ دعرش معلےٰ تک فانی ہیں لہذا کسی خواہش پر دہ اسکی دلبستگی واجب نہیں صرف۔ برہمہ ودّیا (علم الٰہی وخودشناسی) مقدم ہے جس سے مکتی (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

یہاں سے کٹھ بلی اپنشد کی دوسری بلّی (فصل) شروع ہوئی

پہلا منتر۔ تمہید۔ بجواب سوال نچکیتا کے دہرم راج نے کہا۔ ہے نچکیتا۔ دنیا میں دو راستہ ہیں اور جو جس راستہ پر ہے اُس کو وہی راستہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اِس لئے اپنے اپنے موقع پر دونوں اچھے۔ عمدہ۔ پیارے ہیں۔ پہلا راستہ۔ ودیا روپ (یا علمی) کا دوسرا۔ ادیا روپ (بے علمی جہالت) کا۔ چنانچہ پہلا راستہ موکش کی طرف کو اور دوسرا راستہ۔ دنیا کی طرف کو لیجاتا ہے۔ ان دونوں کی قید میں تمام جہان پھنسا ہے۔ مگر جو پہلے راستہ پر ہے وہ نیک اور دوسرے راستہ پہ چلنے والا موکش نکو ئی عاقبت سے محروم رہتا ہے۔

دوسرا منتر۔ دنیا کی تمام خلقت میں سے صرف ایک نوع انسان کو وہ دونوں راستہ ملتی ہیں اور انسان ہی دونوں کی تمیز کرتا۔ مگر انسانوں میں وہ نیک ہی جو مستقل مزاجی سے دوسرے راستہ متعلقہ دنیوی کو چھوڑکر پہلے راستہ موکش حاصل کرنیوالے کو پکڑتا ہے۔ بیوقوف شخص دوسرے راستہ حصول عیش عشرت دنیا کے خواہاں ہوتے ہیں۔

تیسرا منتر۔ دہرم راج کہتے ہیں کہ ہے نچکیتا تمکو آفریں ہے کہ تم نے عیش عشرت دنیا میں چکروتی راج اور عاقبت میں سرگ تک کی لینے سے قطعی انکار کرکے طالب راہ معرفت کا ہوا۔ اور اُس دنیوی

عیش و عشرت کی دریا کی طرف مایل نہو جس میں جاہل و ناواقف ایسے ڈوبتے کہ پھر نکل ہی نہیں سکتے ہیں۔
چوتھا منتر۔ یہ دونوں رستہ باہمی تفرق سے باہم جداگانہ تاثیر اور انواع انواع گت دینے والے
ہیں۔ اے نچکیتا تم کو آفریں ہے کہ ہم نے تمکو عمدہ عمدہ دنیا کی اشیاء کی طمع دکھائی مگر تم اپنے سچے رستہ
پر ہمہ دیا سے نہ ہٹے۔
پانچواں منتر۔ اے نچکیتا۔ دنیا میں جو ایسے اچاریہ ہیں کہ دنیا کے عیش و عشرت حصول کرنیکے
لئے۔ لوگوں کو جوگ جپ تپ وغیرہ کرمونکی تعلیم دیتے وہ گو اپنے کو عقیل۔ پنڈت اپنے دل سے مانتے مگر
واقعی وہ محض۔ ابدیا یعنی دبے علم ہیں۔ اون کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ کوئی اندھا رہبر ہوا اور اُس کے پیچھے
اور بہت اندھے ہولئے تو یہی نتیجہ ہوگا کہ وہ رہبر خود کسی کنوئیں وغیرہ میں گریگا اور اورونکو لئے گریگا۔
چھٹا منتر۔ اے نچکیتا وہ آچاریہ پنڈت تعلیم دینے والے علم دنیوی کے محض ناخواندہ نہیں اسلئے
وہ اِس قدر علمی طاقت رکھتے کہ ست شاستر (کتب علم الہی) ویدانت کو پڑھ سکیں مگر پڑھتے نہیں اور بہت ایسے ہیں
کہ ویدشاستر کو پڑھتے جس میں وہ دونوں رستہ لکھے ہیں لیکن ویدشاستر میں جو جگ آدک کرم لکھے اُنکے ثمرہ عیش
و عشرت دنیوی کی بھول میں پڑ جاتے اصل مطلب کو جیسا طفل مکتب باوجود مطالعہ کرنیکے نہیں سمجھتا ویسے وہ
بھی طفل مکتب کی طرح اصل مطلب کو نہیں سمجھتے کہ وید نے یہ جگ وغیرہ کرم واسطے حصول دنیا کے بند ممنوع
لکھے ہیں اسلئے اونکو بہ تمنائے دنیا نہ کرنا چاہئے بلکہ اُن سے موکش حاصل کرنا چاہئے۔ پس اُن کو پڑھے ہوئے
بیوقوف سمجھنا چاہئے۔ اے نچکیتا جو ایسے سمجھتے کہ جو کچھ ہے یہی دنیا ہے۔ خوب عیش و عشرت اُڑالو۔
عاقبت کوئی چیز نہیں لقولہ۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ وہ۔ بیوقوف
اور ناستک (منکر۔ کافر) ہیں سانجام کو وہ بار بار کر مجھ ملک الموت کے یہاں آتے اور انواع انواع
کی اذیت پاتے اور نرک و اواگون میں ہمیشہ رہتے ہیں۔
ساتواں منتر۔ آتما۔ وہ لطیف ہی کہ بہت شخص اُسی کے اوصاف سنتے مگر اون کو آتما کا روپ
سمجھ میں نہیں آتا۔ اور بہت شخص ایسے ہیں کہ جن کو اُس کے سننے کی نوبت ہی نہیں پہنچی۔ آتما کا کہنے والا
اور سُنکر سمجھنے والا دونوں داخل تعجبات کی ہیں کہ اُس کی حقیقت صحیح کہنا اور سمجھنے والے کمیاب ہیں۔

آٹھواں منتر - جس اچارج نے سمیک گیان سے آتما کو جیسا ہے ویسا ہی نہیں جانا بلکہ سمیک گیان اور بہت فضول دلیلوں سے جو آتما کو بہت طرح کا کہتا وہ ناقص کہنے والا ہے اور جب خود وہ ہی آتما کو نہیں جانتا تو ایسے کہنے والے سے سنکر سننے والے کب آتما کو جان سکتے ہیں۔ البتہ آتما پرماتما کو واحد جنہوں نے حق الیقین سے سمجھا۔ ایسے انن درشی مہاتماؤں سے جو تعلیم پایا اُس کو کچھ شک نہیں رہتی کیونکہ آتما نہایت باریک اَنُو پرمان اور سب دلیلوں سے برتر ہے۔

نواں منتر - یہ آتما دلیلوں سے نہیں جانا جاتا۔ جو آتما کا برتی۔ آتما کے جاننے والے ہیں اون سے اوس کی حقیقت معلوم ہوئی بلکہ وہ آتما کو دکھا دیتے ہیں کہ آتما بے دلیل ہے۔ ہے نچکیتا جس درجہ کو پہونچا ہے (کہ دنیا اور لذات دنیا کو فانی اور ناچیز سمجھا) اچھا۔ دھیرج وان مستقل مزاج میرے نزدیک دنیا میں کوئی نہیں ہے اور تجھ سا آتما کی حقیقت پوچھنے والا بھی مجھے اب تک کوئی نہیں ملا۔

دسواں منتر - ہے نچکیتا۔ میں جانتا ہوں۔ (یعنی میری دانست میں) نذہ (یعنی اگن ہوتر وغیرہ کرم) کا ثمرہ جو سرگ تک پہونچنے کا (سب اشیاء فانی ہیں درشٹ یقین سمجھو کہ اشیاء فانی سے بقا (زندگی جاوید نجات از دنیا) کبھی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ دھرم راج کہتے ہیں کہ خود میں نے ہی ناچ کیت نامی اگنی میں بڑے بڑے سامان سے کئی مرتبہ جگ کئے اُس کا نتیجہ مجھے بھی اس قدر ملا کہ ملک الموت کا درجہ پایا ہے۔ جو داخل اشیاء فانی کے ہے۔ مُکت کا درجہ نہ ملا۔

گیارھواں منتر - ہے نچکیتا - جگت کے کاماکی حد سرگ ہی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہاں پہنچکر بیخوف ہو جاتا ہے اور ایسے شخصوں کی نظر میں وہاں پہنچنا بہت مشکل ہو رہا ہے مگر ہے نچکیتا تمکو آفرین ہے کہ۔ میں اُس سُرگ کو تمہیں دیتا رہا مگر تم نے اُن کو فانی سمجھا اور اپنی مستقل مزاجی سے نہ ہٹے اس لئے میرے نزدیک تم۔ ہرن گربھ سے بھی بڑے درجہ کے ہو کیونکہ ہرن گربھ میں بھی خواہش ہی جس کی خواہش سے جگت پیدا ہوتا۔ مگر تم میں خواہش مطلق نہیں۔

بارھواں منتر - ہی نچکیتا آتما نہایت باریک ہی۔ کہ بدون باریک عقل و فہم رسا کے اُس کا دیکھنا نہایت مشکل ہے۔ اور وہ آتما سب سے پورانا ازل سے ہر جسم کے اندر جو قلب مثل کھوہ پہاڑ کے اور طلب میں

جو عقل تسکے اندر مستقل مقیم ہی۔ مگر ہر ایک کی عقل سلیم و فہیم رسا نہیں یا امر اُس کے دیکھنے و سمجھنے کیلئے نہایت دخل مشکلات کے ہی۔ چونکہ صفائی قلب کی ادھیاتم ودّیا (علم خود شناسی) سے ہوتی اس لئے جس کو آتم ودیا ہے اُس کو وہ بخوبی اچھی طرح نظر آتا ہے۔ پہچان اوس کی یہ کہ جس نے آتما کا درشن کیا۔ وہ خوشی و رنج دنیا سے بری رہتا ہے۔

تیرھواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ جو انسان عقل اس کی کیفیت سن کر۔ مہا دھرم روپ آتما تک جسکی رسائی ہو جاتی۔ وہ ہی اُس کے سرور کو جانتا ہے کہ جس کو پا کر وہ عین سرور ہو جاتا جو سرور کہنے میں نہیں آسکتا پس ہے نچکیتا تیری حالت اور سمجھ دیکھ کر میں تم کو خاص برہم کے روبرو ہوا برہما کار برتی ہیں برہم روپ جانتا ہوں

چودھواں منتر۔ نچکیتا کا بیان۔ ہے دھرم راج جی آپ جو آتما کو۔ دھرم یعنی جگ اگن ہوتر وغیرہ سرگ کے دینے والوں سے علیحدہ۔ اور ادھرما (جان کشی وغیرہ) ادھرم نرک کے دینے والوں سے علیحدہ اور اُن کی کارن و کارج سے علیحدہ۔ اور تینوں زمانہ۔ ماضی حال مستقبل۔ سے برتر فرماتے اور وہ جیسا ہے ویسا اوس کو جانتے ہو۔ اوس کی اصلیت مجھ سے فرمائیے۔

پندرھواں منتر۔ دھرم راج کا جواب۔ ہے نچکیتا۔ سب وید جس کو ثابت کرتے۔ اور عالم لوگ تپ (ریاضت شاقہ) کر کے جس کے جاننے کی خواہش کرتے اور برہمچرج رکھ اُس کو جانکر لائق شخص کو اُس کی تعلیم کرتے۔ تس کو تم سے کہتا ہوں کہ واقعی وہ (اوم) اَنچھر پد (اعلےٰ درجہ) والا ہے۔

سولھواں منتر۔ یہی۔ (اَنچھر) برہم اور یہی پر برہم کا باچک۔ اسی اَنچھر کی کیفیت جو جس طرح جان کر جس امر کی خواہش کرتا وہ ہی اُس کو ملتا ہے۔

سترھواں منتر۔ یہ اونکار اَنچھر۔ عمدہ ذریعہ۔ اور سب ذریعوں سے بہتر ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ سے برہم لوک میں بڑا درجہ ملتا ہے۔

آتما کی حقیقت

اٹھارھواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ آتما۔ (جس کا باچک اَنچھر ہے) سو آتما نہ جنم لیتا نہ مرتا ہے۔ کیونکہ آتما نادی ہے اس کا پہلے کبھی جنم نہیں ہوا اور جو جنم لیتا سو مرتا۔ اس لئے یہ نہ جنم لیتا نہ مرتا ہے۔ اور بذات خود سب کائنات کا جاننے والا ہے۔ یہ کسی (ماتا پتا وغیرہ سے) پیدا نہیں ہوا ایسا یہ آتما۔ اجنما ہے (کبھی اس کا

Shamlal and sons fotografers

جنم نہیں ہوا نہ ابتک اُس نے دوسرا جنم لیا نہ آیندہ دوسرا جنم لیگا۔ نت (لازوال) ہمیشہ کا اور قدیم۔ پورانا ہے۔ دنیا میں جو جسم مرتے اُن کے ساتھ یہ نہیں مرتا ہے۔

انیسواں منتر - مثلاً دنیا میں قاتل و مقتول دو شخص ہیں۔ اون میں سے قاتل مانتا ہے کہ میں نے فلاں کو مارا۔ اور مقتول بھی مانتا کہ میں فلاں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ مگر یہ دونوں نادان ہیں۔ کیونکہ آتما نہ کسی کو مارتا نہ مرتا ہے (شرح از مؤلف) اصلیت یہ ہے کہ ہر ایک جسم کے اندر جو روح۔ اوس کا نام پرتیگ آتما محض نراکار۔ نربکار اکرتا اور ابھوگتا روپ ہے۔ اور مارنا و مرنا دیہہ کے دہرم ہیں۔ پس جو لوگ جسم کو اپنا آپا مانتے وہ ایسا کہتے کہ ہم نے مارا۔ ہم کو مارا۔ سو دونوں آتما کے گیان سے بے بہرہ ہیں۔ اور جنکو گیان ہے وہ مارنے اور مرنے کی نسبت اپنی ذات پر نہیں سمجھتے کیونکہ۔ بیوہار میں جو۔ اپنے کو کہتا ہے کہ میں یا ہم اور اوروں کو کہتا ہے تو یا تم۔ وہ ہر ایک کی ذات خاص آتما ہے جسم آتما نہیں۔

بیسواں منتر - آنو سے زیادہ انو (یعنی انو پرمان کم زیادہ سے کم ہے) مگر۔ آتما۔ انو سے نہایت چھوٹا۔ اور بڑا سے زیادہ بڑا ہے۔ سو وہ آتما ہر جسم کے قلب (آنتھ کرن ہردی گوبھا روپ) میں مقیم۔ نور افشاں موجود ہے اوس کو وہ مرتاض (جو بلا کسی تمنا کے افعال ریاضت کی کرتا) اور جس کے دل سے سب تمنا لذات دنیوی نیست و نابود ہو گئی ہیں ایسا (کامنا رہت پرسن) اپنے اندرونہ میں اپنے آتما کے مہان سے درشن کرتا ہے اور خوش ہوتا اور اُس کی پرشاد وجہ سے اُس کا رنج نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

اکیسواں منتر - ہے نچکیتا۔ آتما ہر جسم میں مستقل لاجنب (اٹل سکتی اوستھا کے) ہے۔ اور دور تک جاتا ہی ہے۔ یعنی جاگرت اوستھا جگتے وقت۔ جو اندریوں کی کامنا بامنا۔ اور سُپین اوستھا (خواب میں) جو دل دور سے زیادہ دور تک جاتا۔ سو اول تو اندریوں اور من میں اوسی کی قوت ہے۔ دویم۔ دنیا کے بیوہار میں جو آتما دیہہ کے ساتھ خصوصیت مان کر سب قسم کے فعل والا معلوم ہوتا اس سے کہا کہ دور جاتا۔ ورنہ وہ لاجنب مستقل ہے لیکن جاتا نہ آتا نہ کسی بیوہار کو کرتا نہ بیوہار کے پھل کو بھوگتا ہے۔ پس ہے نچکیتا جیسا صحیح طور پر میں آتما کو جانتا ایسا کوئی نہیں جانتا۔

بائیسواں منتر - آتما کا کسی قسم کا جسم نہیں بے جسم ہے۔ اور۔ ہر جسم کے اندر خالص چیتن روپ مقیم ہے

اور اُس کے جلوہ کے ٹکڑہ ٹکڑہ نہیں اکھنڈ تمام جگت میں ایک چیتن تانیسے بیاپک ہی اس لئے وہ بڑے سے بڑا ہے مستقل مزاج لوگ مہاتما ایسا اُس کو اپنا اور سب کا آتما جانکر کسی کا کچھ شوچ نہیں کرتے۔

تیئسواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ بہت شاستروں کا پڑھنا۔ بہت یاد کرنا۔ بہت سننا۔ سو پڑھنے یاد کرنے سننے سے آتما حاصل نہیں ہوتا۔ جب اپنے میں آپ کو دیکھتا تب ہی ملجاتا ہے۔ کہ اپنے آپ دکھائی دیتا ہے۔

چوبیسواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ بد باطن۔ اور جس کے محسوسات اُس کی قابو میں نہیں بلکہ ہر حس میں خواہش دنیوی بھری ہے۔ جو مستقل مزاج نہیں۔ جن کا دل مستقل نہیں۔ ایسے اشخاص آتما سے ملاقات وصل نہیں کر سکتے صرف گیان (اچھی طرح خود شناسی سے) ملتا ہے۔

پچیسواں منتر۔ تمہید۔ جیسے۔ بھات (چانول کا خشکہ۔ اور دال کڑھی وغیرہ) بوجن سامان خورش کے ہیں سو اوس تمثیل سے اس موقع پر۔ آتما کی خورش کا سامان بتلاتے ہیں کہ برہمن اور چھتری جو جگ وغیرہ کرنیسے دنیا میں اشرف المخلوقات کہلاتے یہ تو آتما کی خورش کیلئے مثل بھات کی اور موت (جو سب کو کھا جاتی) وہ آتما کی خورش کو مثل۔ دال کڑھی وغیرہ کے ہی۔ کہ اِن دونوں کو ملاکر کھانیسے وہ سیر ہوتا اور اُن کا ذایقہ لیتا ہے پس اور قوموں کو چھوٹے درجہ کی خورش سمجھنی چاہیے مطلب یہ کہ اوس سے موت اور ملک الموت تک جان بر نہیں ہوئی۔ سب اوس کی خوراک ہیں اور ایسا کوئی اوس کو نہیں جانتا۔ پس وہ ہی آتما ہی۔

کٹھ بلی اپنشد کے پہلے ادھیائی تیسری بلی شروع ہوئی

پہلا منتر۔ تمہید۔ اس تیسری بلی کے شروع میں۔ جیو۔ برہم۔ آتما کے دیس اور جگت کا بیان ہے۔ دنیا میں جو ذی روح تن سب کے ہردے (قلب) ایں جو آکاس (خلا) مثل پہاڑ کی کھوہ کی وہ مقام مستقل قیام برہم چیتن کا ہے۔ اور ہردے کے دیس کال اور ہمندہ سی قسم برہم کی اُس موقع پر دو حالت میں۔ ایک تو افعال کے ثمرہ جا او پاتا اوس کا نام جیو ہی۔ دوسری حالت سی وہ ساکشی چیتن (گواہ شاہد چشم دید۔ انترجامی)۔ اسب کی ہردی کی سب بات کو جانتا اُس کا نام آتما ہے۔ اور وہ دونوں نصفا نصف مثل۔ سایہ اور دھوپ کے ہیں (جیسے جیتن روح سورج) تیسے مہا چیتن روپ برہم۔ اور جیسے ایک سورج کا سایہ انیک جل کے بھری گھڑوں میں۔ تیسے۔

گڑھی کیطرح انتہ کرن (قلب)، جو مثل پانی کے شفاف ہی۔ اوس میں جو برہم چیتن کا سایہ سو جیو۔ (کہ جیسے ہوا وغیرہ لگنے سے گڑھیکے اندر کا سایہ والا سورج ہلتا۔ یا پانی صاف نہ ہونیسے وہ سایہ والا سورج ہی گدلا معلوم ہوتا۔ تیسے میلے انتہ کرن میں وہ جیو میلا۔ گدلا اور ہوا ہوس سے جو انتہ کرن چلائمان تیسے وہ جیو کرم کرتا چل ہوگیا وغیرہ معلوم ہوتا)۔ اور جیسے سورج کی دھوپ (جو واقعی روشنی ہی) تیسے برہم چیتن کا جلوہ سو ساکشی اور جیسے سورج کی روشنی کا نام دھوپ تیسے برہم کے جلوہ کا نام۔ آتما ساکشی چیتن ہے۔ اِس رمز کو ہر کوئی نہیں جانتا صرف آتما کاربرتی اور برہم کاربرتی والے جانتے اور یہاں تک جیسا کہا وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ اُن کے سوا پنچاگنی تپنے والے۔ یا ناچ گیت نامی اگن (مثل پنچ پران)، کو جوگ مارگ سے پرستش کرنیوالے بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ایک چیتن کے۔ برہم۔ جیو۔ آتما۔ ساکشی چند نام جداگانہ حالت سے ہیں۔

دوسرا منتر۔ جس نے اکشر برہم کو جانا تس کے لئے برہم کا جاننا مثل پل کے اور جو ایسا برہم کا جاننے والا ناچ گیت نامی تبوا اگنی کا آرادہن کرتا وہ سنسار سمدر سے پار ہو جاتا ہے۔

تیسرا منتر۔ ہے نچکیتا یہ جسم مثل رتھ کے ہے اور عقل رتھبان (رتھ کے ہانکنے والی) اور دل رسی (لگام نامی)، ہے جو رتھبان کے ہاتھ میں رہتی۔ اور۔ آتما اُس کا مالک رتھ کا بیٹھنے والا ہے۔

چوتھا منتر۔ اور اندریاں (جو محسوسات)، سو گھوڑے ہیں جو اُس رتھ میں جڑے ہیں۔ اور سنساری بشئے بھوگ (راستہ) ہے۔ یہ بات جو تیسرے و چوتھے منتر میں کہی ایسا فیلسوف کہتے چلے آئے ہیں۔

پانچواں منتر۔ جو گیان وان نہیں اون کا دل نہایت چنچل رہتا اور اس وجہ سے تنکی اندریان قابو میں نہیں رہتی۔ جیسے کسی کے رتھ کے گھوڑا۔ خراب ہون (اور بے قابو ہونیسے رتھ کو خلاف راستہ کے لئے پھرتے ہیں)۔

چھٹا منتر۔ اور جو کہ ہمیشہ صاف دلی سے گیان وان ہوتا۔ تس کی اندریان مثل۔ شائستہ گھوڑوں کے قابو میں رہتی ہیں۔

ساتواں منتر۔ جو گیان وان (ذی علم)، نہیں۔ اور دل جسکا متزلزل۔ سو تس برہم پد کو نہیں پاتا۔ اور بار بار بذریعہ تناسخ کے دنیا میں لوٹ لوٹ کر آتے ہیں۔

آٹھواں منتر ۔ اور جو گیان وان ہوتا ۔ اور اُس کا دل ٹھہرا ہوا اور پاک باطن ہی ۔ وہ اوس برہمہ پد کو پاتا ہے ۔ اور پھر وہ کبھی دنیا میں پیدا نہیں ہوتا مکت ہو جاتا ہے ۔

نواں منتر ۔ اور جو بگیان رتھبان والا (یعنی جس کی عقل سلیم و فہم رسا) اور دل اُس کے قابو میں وہ دنیا کی پار پہنچتا جو بشن کا پرم پد ہے یعنی موکش (دنیا سے نجات پاکر) برہمہ سے وصل ہو جاتا ۔

دسواں منتر ۔ اندریوں سے بڑے درجہ ہیں ۔ ارتھ ۔ ارتھ سے بڑے درجہ میں ۔ دل ۔ دل سے بڑے درجہ میں عقل ۔ اور آتما سب سے بہت بڑے درجہ میں ہی ۔

گیارھواں منتر ۔ بڑے درجہ والے (آتما مندرجہ منتر نمبر ۱۰ سے) بڑے درجہ میں ۔ ابیکت ۔ دجگت کا کارن ہول بیج) ابیکت سے بڑے درجہ میں ۔ پرش (پرتیگ آتما ۔ اسوح جو ہر جسم اور جسم کے عضو عضو میں ہے ۔ پرش سے پرے کوئی نہیں ۔ وہ ہی سب کا انجام (حد اخیر) وہ ہی پرم گت ہی ۔

بارہواں منتر ۔ یہ آتما سب بہوت پرانی (ذی روحوں میں) چھپا ہوا ۔ پرکاش کر رہا ہے ۔ عقل سلیم فہم رسا باریک بیں مہاتماؤں اُس کو دیکھتے ہیں ۔ بے عقل اور موٹی عقل والے اوس کو نہیں دیکھ سکتے ۔

تیرھواں منتر ۔ عقلمند کو چاہیئے کہ ۔ نطق کو دل میں ۔ دل کو عقل میں ۔ عقل کو آتما میں ۔ اور تس بڑے درجہ والے آتما کو ۔ شانت آتما ۔ (ساکشی چیتین میں) جو سب کا شاہد چشم دید ہی لے کرے ۔

چودھواں منتر ۔ ہمیں چاہیئے کہ ۔ اُٹھو ۔ سوتے سے جاگو ۔ سب سے اچھا جو (شانت آتما) ۔ تس کو جانو ۔ اور جیسے چھرا (تلوار وغیرہ سان رکھے ہوئی) کی دھار پر چلنا مشکل ہے تیسے عقلمند عالم لوگ اس رستہ پر چلنا نہایت مشکل کہتے ہیں ۔

پندرھواں منتر ۔ وہ ۔ شبد (نطق) ۔ پرش (لمس) ۔ روپ (صورت) ۔ رس (ذائقہ) گندھ (بو) ۔ یعنی پانچوں تت کے جو گن ان سب سے باہر یعنی اُن کے ذریعہ سے وہ جانا نہیں جا سکتا اور وہ ازلی ۔ بے حد والا ۔ مہت تت سے درجہ اعلے پر مستقل مثل قطب کے اُس کو جانکر موت کے منہ سے چھوٹ جاتا ہے ۔

سولھواں منتر۔ یہاں تک جو مرتیو (دہرم راج) نے ناچ کیت اگنی کا (نچکیتا) سے بیان فرمایا۔ جو اُس کو سُنتا اور جو پڑھتا سمجھتا۔ وہ برہم لوک کو پاتا ہے۔

سترھواں منتر۔ جو اِس خفیہ اسرار۔ از ہمہ بہتر کو برہمنوں کی سبھا میں سنا دے۔ اور وہ سنانیکا وقت سرادہ کال کا ہو۔ تس کا انت پھل (بیحد ثمرہ) ہوتا ہے۔ اُسی کو پھر مکرر کہتے ہیں کہ تس کا انت پھل ہوتا ہے۔ یہہ مکرر لکھنا سنسکرت پستکوں میں اوس موقع پر ہوتا ہے جہاں اَدھیا، وغیرہ ختم ہو۔ چنانچہ تیسری بلی ختم ہوئی۔ اِس سے پُن رکتی [illegible] دوش (ایک بات کو مکرر لکھنے کا عیب تصنیف) کا نہ سمجھنا چاہیے۔ شرح اس منتر کی دوسری حصہ میں لفظ (سرادہ کال) کا ہی اوس کی بابت سناتن دہرم والے اِس منتر کے ثبوت سے یہ ارتھ کہتے کہ (پتروں کا جو شرادہ) کیا جاتا اُس وقت سے مطلب ہے۔ اور حال میں آریہ سماجی یہ ارتھ کرتے کہ شرادہ کے معنے شردھا کے ہیں۔ اِس لئے شردھا کال میں سنادے۔ اپنے اپنے حوصلہ علمی کے مطابق سمجھنا چاہیے کیونکہ سناتن دہرم والے شرادہ کرنا جائز اور آریہ سماج ناجائز قرار دیتے ہیں۔

کٹھ بلی اُپ نشد کی پہلے ادہیا کی تیسری بلی ختم ہوئی

پہلا منتر۔ دہرم راج کہتے ہیں (ہدایت)۔ چاہیے کہ پرشن کی کہان اندریان (محسوسات) کو قابو کرکے۔ خود اختیار رہے (یعنی محسوسات کی تابع نہ رہے بلکہ اون کو اپنا مطیع کرلیوے) کیونکہ اندریان اپنے بشتے سے باہر۔ پرتیگ آتما کو نہیں دیکھتے۔ کوئی شاذونادر مستقل مزاج مستقل دل۔ آتما کو دیکھتا جبکی اندریان موکش کی اچھا کرتی اور سنساری عیش وآرام کو نہیں چاہتی اون کی طرف سے برگشتہ ہوگئی ہیں۔

دوسرا منتر۔ اگیانی شخص۔ سنساری لشیوں کو لیتے سو بار بار موت کی پھانسی سے مرتے اور پھر جنم لیتے اور پھر مرتے۔ یعنی تناسخ میں رہتے۔ اور جو گیانی دہیر پرش ہیں وہ۔ امرت تت دشے لازوال مستقل کو جانکر۔ دنیا کے جو غیر مستقل سب سامان تنکی مطلق خواہش نہیں کرتے ہیں۔

تیسرا منتر۔ یہ جو آنکھ اپنے بشے روپ کو۔ زبان ذائقہ کو۔ ناک بو کو۔ نطق گفتگو کو۔ ہاتھ کرن کو

الاشخاص مجاست کرا جاتے ہیں۔ اور سنساری بستی کوئی ایسا نہیں جو محسوسات کے جاننے سے باقی ہو پس جس کی قوت سے محسوسات اپنا اپنا فعل کرتے ہیں وہ قوت ایک ادویت (وحدہٗ لاشریک) برہمہ کی ہے۔

چوتھا منتر۔ حالت بیداری و حالت خواب یعنی دونوں حالت میں جس کی قوت سے دنیا کے سب سامان کو ظاہر دیکھتا وہ۔ سب سے بڑے درجہ والا۔ اور بیاپک سب میں لبیط۔ آتما ہی جس کو جان کر عقیل مستقل مزاج شخص کسی بات کا سوچ نہیں کرتے بیفکر ہو جاتے ہیں۔

پانچواں منتر۔ جو کوئی اس فعال دنیوی کے ثمرہ کی پانیوالیکو جو سمیپ برتی یعنی نزدیک سی زیادہ نزدیک اور تینوں زمانہ کے حالات کو جاننے والا ہے جس کا نام جیو آتما ہے۔ وہ کسی سے اپنی حفاظت کرنے کی خواہش نہیں کرتا۔ کیونکہ سب سے مستغنے اور بیخوف ہو جاتا ہے۔ وہ ہی ادویت (وحدہ لاشریک) برہمہ ہے

چھٹا منتر۔ جو جل وغیرہ سے پہلے تپ سے یعنی تمام سنسار سے پہلے ظہور پذیر سو ہرن گربھا اور وہ ہر ایک جسم کے ہردے (قلب) کے اندر جلوہ گر۔ وہ ادویت برہمہ ہی وحدہ لاشریک ہی۔

ساتواں منتر۔ جو سب دیوتا ہے پران (روح) پرماتما کی سکتی (قدرت) ہی۔ اور وہ تمام عناصر یا تمام مجسم۔ پران دھاری مخلوق سمیت۔ ہر ایک کی ہردی (قلب) کے اندر مقیم ہے اُس سکتی کا نام ادتی اور برہمہ کا نام پرتیک آتما ہے۔ پس جو شخص اس روح و خالق کو قلب کے اندر دیکھتا وہ ادویت (وحدہ لاشریک) برہمہ کو دیکھتا ہے۔

آٹھواں منتر۔ کاٹھ میں جو آگ اور جیسے حاملہ عورت حمل کو حفاظت و پرورش کرتی تیسے جو تمام جگت کی حفاظت و پرورش کرتا۔ آتما اور پرانایام دھیان دھارنا کرنے والے۔ اور ہوم کرنے والی جس کو اُستت (مناجات) کرتے ہیں۔ وہ برہمہ ہے۔

نواں منتر۔ جس سے سورج طلوع و غروب ہوتا اور جس میں دنرات چلتا ہے۔ اور جس میں سب دیوتا فرشتے ہو چکے اور جس کو کوئی پہلانگ نہیں سکتا سو ادویت برہمہ ہے نتیجہ یہ کہ

دسواں منتر۔ جو وہاں سو یہاں۔ جو یہاں سو وہاں۔ ایک برہمہ اور اُس کی مجموعی ہیئت

ایک یہ تمام سنسار ہے۔ جو کوئی باعتبار جسم کے ہر ایک کو جداگانہ شے اور سنسار بیشمار شکل عورت کا سمجھیں۔
وہ۔ موت سے بار بار مرتا ہے کبھی سنسار سے نہیں چھوٹتا۔

گیارھواں منتر۔ تمہید سوال۔ جب برہم ایک رس ادویت (وحدہٗ لاشریک) ہی تو۔ دنیا میں جو
گیاتا۔ گیہ (جاننے والا اور جاننے لایق) لفظوں کا استعمال کیوں ہی

جواب۔ دل کی تنزلی سے یہ استعمال ہے اور یہ تنزلی دل کی عادت طبعی ہی۔ ورنہ مطلق دوئی نہیں
ہمہ اوست ہی اور جو سوا برہم کے جگت کی کسی شے کو کوئی جداگانہ شے سمجھے۔ وہ بار بار مرتے تناسخ میں رہتے ہیں نتیجہ
کہ پرماتما نے جو جگت نامی کھیل رچا۔ اُس کی بڑھاینگی یہ مرجادا کی کہ جو برہم سے سوا کسی اور کو سمجھے تو جگت بڑھتا جاوے
اور اُس کے گھٹاینگی یہ مرجادا کی کہ جس نے ہمہ اوست سمجھا وہ جگت سے نجات (موکش) ہو گیا۔

بارھواں منتر۔ ہردے میں برہم براجمان وہ بقدر وسعت ایک اُنگل کے ہی۔ چنانچہ بقدر ایک انگل ہے وہ آتما
برہم پرش۔ اوسیں مقیم ہی۔ اور تینوں زمانہ ماضی مستقبل۔ حال کے سب بات کا جاننے والا۔ اور اوس کو کسی محافظ کی
ضرورت نہیں۔ وہی ادویت برہم ہی۔

تیرھواں منتر۔ اوس انگشت بھر چیتن پُرش کا نور۔ جلوہ۔ روشنی ایسی ہی جس میں دھواں نہیں جیسا
اگن کی روشنی میں دھواں ہوتا ہے۔ وہی تینوں زمانوں کا جاننے والا۔ وہی اب موجود ہی اور آیندہ ہمیشہ موجود رہیگا
وہی ادویت برہم ہے۔

چودھواں منتر۔ اس منتر میں اگیانی کی حالت کو کہتے۔ کہ جیسے ایک جل میگھوں سے برس کر نوع بنوع
نام سے کے تالاب۔ جھرنا۔ ندی۔ نالہ۔ دریا۔ سمندر روپ نہیا۔ اُس ایک پانی کو باعتبار مقامات کی مقامات وار نام زد
کرتے۔ تیسے باوجودیکہ تمام محسوسات دل وغیرہ میں ایک برہم کا جلوہ جس سے ہر حس کو اپنے فعل کی طاقت مگر نادان
لوگ ہر فعلوں کو ہر حس وغیرہ کا کیا ہوا اور اس بنا پر کوئی جسم۔ کوئی محسوسات۔ کوئی دل عقل اندیشہ۔ انانیت وغیرہ بلکہ
بیٹا۔ استری وغیرہ کو آتما مانتے ہیں۔

پندرھواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ پانی جو بادل سے برستا وہ خالص صاف ہے کہ وقت برسنے کے اُس
میں کوئی عیب۔ گدلاپن یا کڑوی نمکین وغیرہ کا عیب نہیں۔ تیسے۔ جو شخص صاف دل بے عیب ہوتا۔ وہ ادویت

برہمہ کو پہچانتا ہے۔

یہاں سے دوسرے ادہیائے کی دوسری بلی شروع ہوئی

دہرم راج جی نچکیتا سے کہتے ہیں۔ ہے نچکیتا۔ وہ ادوئیت برہمہ پرماتما جس کا بیان پچھلی بلی میں ہوا یہ جسم جس میں گیارہ دروازہ ہیں۔ دماغ میں۔ کان۔ آنکھہ۔ ناک۔ منہ۔ مزان جو سر میں ہیں۔ اور۔ ناف۔ مقعد آلہ تناسل۔ مزان جو جسم کے نیچے درجہ میں ہیں۔ میران کل لہ۔ مکان ہے جس میں وہ سیدھا خالص چیتن روپ براجمان ہے اور سب جسموں میں انکا نام آتما ہے۔ جو کوئی اوس کا انوشٹھان کرتا۔ وہ تمام شوک موہ سے چھوٹ جاتا ہے اور جیتے جی جیون مکت رہکر۔ دیہہ تیاگ پر۔ بدیہہ مکت کو پاتا ہے۔ کہ پھر کسی قسم کی دیہہ دہارن نہیں کرتا۔ جیسے کا تیسا ادوئیت برہمہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا منتر۔ وہ اس جسم میں مثل ہنس کی ہے۔ کہ جیسے سوا خالص دودہ کی پانی وغیرہ بکاری اشیا کو نہیں کھاتا پیتا ویسے یہ آتما۔ بجز خالص اپنے سروپ پرمانند کے۔ دنیا کے کسی آنند کو نہیں لیتا کہ سب آنند بکار والے ہیں خود پاک اور سب کو پاک کرتا ہے کیونکہ جسم کے اندر گوشت۔ خون۔ پیشاب۔ رینٹ وغیرہ جبتک رہتے تب تک اسی کی نزدیکی سے پاک ہیں اور جس وقت اُس سے علیحدہ ہوئی اُسی وقت وہ سب ناپاک سمجھے جاتے ہیں بلکہ جس وقت وہ جسم سے نکل گیا فوراً سارا جسم ناپاک سمجھا جاتا اور اسی وجہ سے اوس جسم کو جلاتے یا دفن وغیرہ کر دیا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ پاک ملک جو آکاس کا تسمیں وہ سورج چلتا اور تمام دنیا میں پرکاس کرتا ہے۔ وہی جسم کے عضو عضو کو اپنے میں لبہاوی (آباد) کئے ہی۔ انترکش (جو زمین سے آسمان تک خلا) اوس میں ہوا ہو کر۔ چلتا رہتا ہے۔ وہی آگ ہی جس سے دنیا کے سب کام چلتے اس لئے اُس کا نام دھوتا ہی ہے۔ وہی خاک میں مستقل قیام پذیر ہے۔ یعنی خاک روپ جو ویدی تسمیں وہ آگ روپ سے مقیم۔ اس لئے اوس کو (ویدشت) کہتے۔ وہی پانی ہے۔ وہی انسانوں اشرف المخلوقات میں مقیم ہے اس لئے اوس کو (نرشت) کہتے۔ (اس موقع پر انسان کا نام خصوصاً اس واسطے ہی کہ سوا جسم انسانی کے اور کسی جسم سے برہمہ دیا نہیں جانی جاتی اور انسان جسم سے ہی مکت ہوتی ہے۔ وہی پاک جسم فرشتگان میں ہے جس وجہ سے فرشتوں کی پرستش کیجاتی اس لئے اوس کا نام (بر ست) اور دیوتاؤں کی جو پرستش وہ خاص پرستش پرماتما کی ہے۔ وہی ست۔ یا۔ جگت۔

خواہ چہ صورت۔ نسبت وغیرہ میں استھت ہی۔ ان کو رت ست کہتے اِس لئے اُسی کا نام (رت ست) ہی
وہی[11] اکاس اور اکاس میں استھت اس لئے اُس کو (بیوم ست) کہتے۔ وہی[12] جل میں ہی۔ موتی اور پانی
کے جانور وغیرہ یعنی بیشمار اشیا جو پانی میں سے پیدا ہوتی۔ اون کی صورت میں ظہور پذیر ہوتا۔ اِس لئے اُس کا
نام (اب جا) ہے۔ زمین[13] میں سے۔ غلہ و نباتات ہو کر وہی نکلتا اِس لئے اُس کا نام (گو جا) ہے۔ وہی[14] جگ
روپ ہی اِس لئے اُس کو (رت جا) کہتے۔ وہی[15]۔ پربت میں ہے۔ ہر قسم کے جواہرات اور ندی وغیرہ کی صورت
میں نکلتا اِس لئے اُس کو (ادر جا) کہتے۔ وہی[16] ست (برحق ہے) کہ سب نوع بنوع کی اشیا کے ساتھ
ملکر۔ اور سب اشیا روپ ہوا ظہور پذیر ہوا اور پھر بھی وہ ذاتی۔ ست شبھا ورت طبع رہت باز ہے۔ او واسیو جس
سے دنیا کی اشیا بچی پائی جاتی اِس لئے اُس کا نام (ست) ہے۔ وہ سب سی بڑا ہے۔ کیونکہ۔ تمام دنیا اُس کا
ایک جزو۔ یا مجموعی ہیت تمام دنیا کی اوس کی ہیئت براٹ نام یا تمام دنیا اُس کے پیٹ کے اندر جس سے
اُس کو ہرن گربھ کہتے۔ پس دنیا کی کوئی شے اُس سے بڑی نہیں بلکہ وہ سب سے بڑا اس لئے اُس کا نام
(برہت) ہے۔

تیسرا منتر۔ وہی آتما۔ ہر دشے میں براجمان ہوا۔ ہر ذی روح کے جسم کے اندر کی ہوا کو۔ ناف سے
اوپر کو چلاتا جو ناک کے نتھنے سی خارج ہوتی اور جس کا نام پران وایو کہتے اور وہی ہوا کو ناف سے نیچے کو چلاتا
جو مقعد کے راستے سے خارج ہوتی جس کا نام اپان وایو ہے۔ بیچ میں جو وہ بامن روپ ہوا۔ آسین (مقیم)
ہے اوسی کو سب دیوتا پرستش کرتے ہیں

چوتھا منتر۔ اِس جسم میں جو موجود جلوہ گر مجسم کو۔ دیہہ سے مکت ہونیکے بعد۔ جو دنیا سے نجات ہوا۔
اُس کا پھر اِس جسم یا کسی اور جسم تمام مخلوق میں کوئی رگ و ریشہ باقی نہیں رہتا۔ یہ وہی ادویت برہم ہی۔ جو بدیہہ
مکتی پر۔ جیسے کا تیسا خالص برہمہ رہجاتا ہے۔

پانچواں منتر۔ تمہید۔ کوئی کوئی اچارج کسی شاستر والے ایسا مانتے ہیں کہ جسم کا باعث قیام دیرِ(ن)
دم سوانس ہے اور جب وہ دم نکلجاتا تب ہی جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اس غلط سمجھ کے دور کرنیکو کہتے ہیں
کہ کوئی دیہہ دہاری۔ اور چلنے والے دم موسومہ پران۔ اور نیچے چلنے والے دم موسومہ اپان کی وجہ سے زندہ

نہیں رہتا نہ اُن کے نکلنے سے مُردہ ہوتا۔ اصلیت یہ۔ کہ۔ ہر دیہہ دھاری جو غذا کھاتے پیتے اُس غذا کے اثر سے پران اپان سوانس چلتے۔ بغذا نہ پران اپان کو طاقت چلنے کی نہیں چنانچہ جب کبھی اتفاقیہ دسواں بیماری خاص اکی غذا نہ ملے تو پران اپان نہایت سُست چلتے اور اگر کئی دن غذا نہ ملے تو پران مردہ ہو جاتے اسی طرح جب تک دم چلتا تب تک سب محسوسات اور قلب کے اندر دل سے۔ دل [illegible] عقل وغیرہ اپنا اپنا فعل کرتے اور دم کے نہ چلنے پر یہ سب اپنے افعال سے محض بیکار رہتے۔ پس ظاہر کہ محسوسات وغیرہ کے فعل کرنیکا باعث دم۔ اور دم کے قیام کا باعث۔ غذا ہے۔ یعنی غذا۔ دم۔ محسوسات وغیرہ سب کے ملے ہوئے۔ سنگھات سے جسم کا بیوہار چل رہا ہے وہی۔ غذا۔ دم۔ محسوسات وغیرہ قائم بالذات نہیں بلکہ سب قائم بالغیر ہیں اور اصلی سب کا مالک آتما ہے جو قائم بالذات اور اُس کی ستیا و قوت سے سب اپنا اپنا فعل کرتے ہیں اور وہی آتما۔ ادہیت برہم ہے

چھٹا منتر۔ دہرم راج کہتے ہیں۔ ہے نچکیتا میں تم سے اس پوشیدہ اور پوشیدہ اسرار نا متناہی کو کہتا ہوں۔ کہ مرنیکے بعد جیسا آتما ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح اگیانی کا آتما مرتا اور پھر وہ سنسار میں آتا ویسا کہتا ہوں۔

ساتواں منتر۔ دیہہ ابھمانی شخص دجو دیہہ کو آتما اور اپنے کو برن اور آشرم والا فاعل افعال ور افعال کا ثمرہ پانیوالا مانتے) وہ دوسرے دیہہ ملنے کیلئے کسی نہ کسی جون جانور ذی روح نطق والی کو۔ اور جو نہایت بے وقوف بے تمیز اور تمام بیوقوفی کے کام کرتے وہ کسی غیر ذی روح۔ پتھر۔ درخت وغیرہ کے دیہہ کو پاتے ہیں کیونکہ جس قسم کی سمجھ اور جس قسم کے فعل کرکے اپنے کو فاعل سمجھے ہوئے مرتے۔ اوسی فعل کے نتیجہ پانے کے لئے ذی روح جسم یا غیر ذی روح جرم کو پاتے ہیں۔ اُسکا نام تناسخ ہے۔

آٹھواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ ہر ایک شخص جو سوتا اور سو کر جاگتا اُس کی یہ کیفیت ہے کہ۔ جاگتے ہیں جو دیکھا۔ سنا۔ سمجھا۔ برتا۔ اون کے [illegible] سے سوتے میں اُنہیں مراتب کے قریب قریب اشیاء کو دل سے پیدا کرتا اور خواب میں۔ دیکھنا۔ سننا۔ سمجھنا۔ برتتا۔ اور ایسے خواب دیکھتے دیکھتے جاگ اُٹھتا۔ سو وہی ایک [illegible] برہم ہے۔ اُس کو اس طرح سمجھ کر۔ سوتے وقت سب اندریں اور اندریوں کے مالک ہو کل۔ دل میں لئے ہو جاتے۔ تو بہرحال کوئی اُس وقت ہوشیار جاگتا ہے جس نے خواب کے سامان کو رچا دیکھا۔ اور جاگ کر

وہ حالت کہے۔ سو وہی برہمہ ہے۔ اور سونے سے پہلے اور پیچھے حالت بیداری میں جو دیکھتا سنتا وغیرہ ہے سو وہی برہمہ ہے۔ یعنی ہر حالت میں ایک برہمہ ہی چیتن رہتا ہے۔

نواں منتر۔ جیسے آگ یہ شے ہے مگر مطابق موقع کے وہ بہت طرح کی ہو جاتی۔ جیسے رسوئی خانہ اور چراغ بمشعل۔ وغیرہ کی صورت سے ایک آگ بہت طرح کی ہو جاتی۔ ویسے۔ سب جسموں کے اندر اور باہر جو بھوت آتما وہ واقعی ایک آتما سب جگہ ہے۔ صرف ہر جسم جداگانہ کے علت سے بہت صورت۔ آدمی۔ حیوان وغیرہ والا معلوم ہوتا اور کہلاتا ہے۔

دسواں منتر جیسے ایک وایو۔ سنسار میں چلتی اور موقع موقع پر۔ وہ علیحدہ علیحدہ روپ اور نام سے۔ مثل۔ پران۔ وہوا خوش ناخوش وغیرہ ہوتی۔ جیسے سب جسموں کے اندر اور باہر جو بھوت آتما وہ واقعی ایک آتما سب جگہ ہی صرف طرح طرح کے موقع سے اُس کی صورت و نام مثل پران وہوا خوش ناخوش وغیرہ کے بہت معلوم ہوتی اور کہلاتی ہیں۔

گیارہواں منتر جیسے ایک سورج سب لوگوں اور ہر ایک کی آنکھوں میں پرکاسمان ہے اور سورج کے پرکاش میں سب کام کئے جاتے۔ اور سورج۔ سنسار کے سب بُرے بھلے اشیاء پر نظر کرتا۔ اور مل موتر اور پاک ناپاک پانی وغیرہ جہاں تک ترچیزاون کی تری سورج سے خشک ہوتی مگر سورج کے پرکاش میں جو تمام سنساری کام بھلے بُرے کرتے۔ یا ہر ایک شخص سے اپنی اپنی آنکھ کے ذریعہ کے دیکھنے سے بُرے بھلے نتیجے نکلتے۔ لیکن کسی کے کئے ہوئے فعل کا نتیجہ سورج کو نہیں ملتا۔ یا ترچیزوں کی تاثیر سورج میں جذب نہیں ہوتی ہے بلکہ سورج اکرتا ابھوگتا روپ رہتا۔ ویسے سنساری اشیاء کے جزو جزو میں آتما کا جلوہ جس جلوہ کی قوت سے ہر عضو اپنا اپنا فعل کرتے لیکن وہ آتما تمام اکرتا و ابھوگتا ہے کہ بذاتہ۔ آتما نہ کسی فعل کو کرتا نہ کسی فعل کے ثمرہ کو پاتا ہے نہ کوئی شے آتما میں موثر ہوتی ہے۔

خلاصہ اور نتیجہ اِس پرسنگ کا یہ کہ سب جسموں کے اندر جو ایک آتما یا جان وہ ایک اور ایک صورت کا سب کو بس کر رہا ہے۔ وہی اپنے ایک روپ کو انیک روپ سے پرکاش کر رہا ہے۔ تس گھٹ گھٹ باسی آتما جو باتمیز تمیز کرتا اوس کو سرور دائمی ملتا دوسر کو نہیں۔

تیرھواں منتر۔ جگت کے سب پدارتھہ جو بازوال تن سب کا بے زوال۔ اور جگت میں جو ہشیار روشن چیتن۔ تنکا چیتن اور وہی سبھوں کے دلخواہ عیش و آرام کو دیتا۔ جو آتما برہم اور عقل میں مقیم تس کو جو مستقل مزاج۔ پہچانتے۔ اون کو ہمیشہ مستقل مزاجی۔ اور شانت یعنی سب سی استغنائی رہتی ہے وہ کسی امر کی خواہش نہیں کرتے۔ اگیانی نہ پہچانتے نہ اُن کو اشانت ہوتی۔

چودھواں منتر۔ نچکیتا کہتا ہے کہ۔ برہم آنند کا آنند جسکو عین سرور اور جو کہنے میں نہیں آسکتا وہ بھی ہے گیانی برہم کا ورتی والے ایسا مانتے ہیں۔ سو ہے دھرم راج جی بتلائے کہ اُس میں کیسے جانوں کہ اُس کا پرکاش کیسا ہے اور وہ پرکاش سب کو ظاہر نظر آتا ہے یا نہیں۔ اِس کا جواب دھرم راج جی پندرھویں منتر میں کہتے ہیں۔

پندرھواں منتر۔ تسمیں۔ سورج۔ چندرماں۔ ستاروں کی روشنی پرکاش نہیں کر سکتی نہ وہاں بجلی کی روشنی چمکتی۔ اندریں صورت آگ کی روشنی کی کچھ حقیقت نہیں۔ کیونکہ سورج وغیرہ کے پرکاش کے سامنے آگ کی روشنی بے حقیقت ہے۔ دجیسے جب کوئی ستارہ ایک برج میں تحت الشعاع سورج کے آجاوے تو کسی وقت اُس ستارے کی روشنی نہیں چمکتی جس کو محاورہ میں کہتے ہیں کہ۔ شکر۔ برسپت۔ منگل وغیرہ است ہوگئے۔ تیسے پرماتما کی روشنی میں سورج وغیرہ کی روشنی نہیں چمکتی۔ گویا یہ سب دنیوی روشنی اوس کی روشنی میں است ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اُس کے پرکاش کے پیچھے یہ سب سورج وغیرہ پرکاش کرتے۔ بلکہ اِن سب کی پرکاش ہیں اوسی کے پرکاش کا کسی قدر جلوہ گر ہے۔ جس سے سورج وغیرہ بڑے پرکاش والے مانے جاتے ہیں۔

یہاں سے دوسرے ادھیار کی تیسری بلی شروع ہوئی

پہلا منتر۔ یہ جگت عرصہ بشیار کا ایک درخت ایسا ہے کہ جس کی جڑ اونچی اور شاخ نیچی۔ سو میٔ پاک۔ وہی (فرشتہ) لازوال۔ وہی برہم ہے۔ وہی سب لوک (عالموں) کا پشت پناہ اور اُس لو کوئی لانگ کر اُس سے باہر بڑھکر جا نہیں سکتا۔ اِس طرح جگت کوئی خاص شے نہیں۔ خالص ایک

ادویت برہمہ (وحدہ لاشریک) ہے۔

دوسرا منتر۔ جہاں تک یہ جگت۔ وہ۔ پران (روح) کی زندگی یا قوت سے چلتا ہے (اس موقع پر برہمہ کا نام (پران) ہے اور اُسی سے نکلا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بڑا ہے۔ خوفناک ہے۔ بجر کے اُدم کرنیوالے کی طرح جو اُس کو جانتا وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

تیسرا منتر۔ جس کے خوف سے۔ اگ۔ سورج۔ تاباں ہوتے۔ اور جس کے خوف سے اندر مینہ برساتا ہوا چلتی۔ پانچواں۔ موت دوڑتا ہے۔

چوتھا منتر۔ جسموں کے معدوم ہونے سے پہلے وہ اُن کے معدوم ہونیکو جانتا ہے۔ اُس کے نہ جاننے سے دنیا میں کسی نہ کسی قسم کے جسم لینے کیلئے مستعد رہتا ہے۔ اور جس نے اوس کو جانا۔ وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

پانچواں منتر۔ عارف لوگ جیسے آئینہ میں تیسے عقل میں صاف اور کرم کانڈی۔ جیسے خواب میں تیسے پتر لوک میں۔ اشٹینٹ۔ اور اگیانی۔ جیسے جل میں تیسے گندھرپ لوک میں۔ اشٹینٹ انگوں والا آتما کو دیکھتے ہیں۔ یعنی جس درجہ کے جو لوگ اُنکو اپنے درجہ کے مطابق آتما نظر آتا ہے۔ اور محض اگیانی کو آتما مطلق معلوم ہی نہیں اور جو برہمہ لوک میں پہونچتے وہ برہمہ کو دھوپ اور آتما کو اُس کی چھایا کی دیکھتے ہیں۔

چھٹا منتر۔ اندریوں کی نوع بنوع کی صورت اور نوع بنوع سے جو پرے ہوتی تو تن سب پیدا و وفا نوع بنوع والوں کو دیکھ کر مستقل مزاج عالم۔ کچھ پچھتاتا نہیں۔ تعجب نہیں کرتا۔

ساتواں منتر۔ یاد رکھو کہ۔ محسوسات سے بڑے درجہ والا دل۔ دل سے عالی درجہ عقل۔ عقل سے مہیت تت۔ مہت تت سے ابیکت اعلے درجہ کا ہے۔

آٹھواں منتر۔ اور ابیکت سے جو بالاتر وہ آتما پرش جو سب میں بسیط اور بے عضو ہے جسکو جانکر مکتشوہ مکت ہوتا۔ اور زندگی جاوید کے بڑے سے بڑے درجہ کو پاتا ہے۔

نواں منتر۔ بے نچکیتا۔ آتما وہ باریک سے زیادہ باریک شے ہے کہ اس کی شکل صورت دیکھنے میں دنیا کی اشیار کے موافق نہیں جو کسی اندری انکھ وغیرہ ذبھ کرن و پران وغیرہ سی دکھیا

فنا وغیرہ جاوی کرنا کار ہے۔ البتہ اُس کو ہردی میں براجمان بذریعہ دل مستقل وعقل سلیم کے حق الیقین کرکے منور (اور یہ برہم ہے) ایسے جو جانتا سو موت کے سلسلہ سے چھوٹ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

دسواں منتر۔ جس وقت۔ کان۔ آنکھ۔ ناک۔ چمڑا۔ جیبھیا۔ پانچوں گیان اندری (جنسے ہر شے پہچانی جاتی اور من۔ بدہ۔ چت۔ اہنکار۔ چار انتہ کرن کی گتی (جنسے خیال سمجھا وغیرہ کیا جاتا) یہ سب غیر متزلزل اور دنیا کی اشیا سے مستغنی ہوں۔ اور بیپروہ دیکھا جاوی جس کا ادراک عقل نکر سکے تسکو پرم گت (جیون۔ مکت۔ دنیا سے نجات ہوا) کہتے ہیں۔

گیارہواں منتر۔ اس طرح جب محسوسات مستقل اپنے قابو میں دنیا کے کسی شے کی طرف مائل نہوں۔ اور دل بھی مستقل ہو کر دنیا کی کسی شے کا خیال نکرے۔ اس پرماو رہت اوستھا کو جوگ کہتے ہیں (چونکہ جوگ کی معنے وصل کے ہیں) پس ایسی حالت میں گیانی کا۔ آتما سے وصل ہوا سمجھنا چاہیے یعنی ایسا مہاتما۔ جوگی۔ یا آتم روپ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جوگ ہی۔ پیدا اور فنا والا ہے۔ یعنی جب تک ایسا جوگ نہیں تب تک ہمیشہ پیدا ہوتا رہتا اور جوگ سدہ ہو جانے پر پھر فنا فی اللہ ہوتا ہے۔

بارہواں منتر۔ جگت کے اشیا کی طرح آتما نطق۔ دل۔ آنکھ سے پانیکے لایق نہیں کہ اونکی رسید آتما تک نہیں ہوتی۔ پس جو کوئی کسی دنیا کی شے کو (آتما۔ برہم) کہیں وہ کیسے آتما کو جان سکتے ہیں۔

تیرہواں منتر۔ آتما ایسے تت بہاو سے جاننے کے لایق ہے اسکے سوا اور کسی طرح جاننے کے لائق۔ گویا جاننے اور نہ جاننے۔ دونوں امر کے بیچ میں ہے۔ اور جاننے کیلئے صرف تت بہاو ذرو بردہی۔

چودہواں منتر۔ جس وقت جس نے تت بہاو سے آتما کو جانا اوس کی عقل میں جسقدر خواہش دنیوی ہیں وہ سب خواہش اچھی طرح تمام تر زائل ہو جاتی ہیں۔ اور اُس وقت وہ ممکشو۔ موت سے چھوٹ زندہ جاوید جیتے جی یہاں ہی اسی جنم میں برہم کو پاتا ہے۔

پندرھواں منتر۔ جب ایسے جوگی کی عقل کی سب گرہ زائل ہو جاتی۔ تب ممکشو موت سے چھوٹتا ہے ہمارا کہنا اسی قدر ہے۔

سولھواں منتر۔ ہے نچکیتا۔ ہردے سے ہر طرف کو ایک سو ایک ناڑی نکلتی ہیں ان میں سے صرف ناڑی ۔ برہمانڈ ۔ برہمہ رندھر ۔ (ام الدماغ) کو پھوڑ گئی ہے سو ایسا جوگی جس وقت دیہہ وجود کو چھوڑتا اُس وقت اُس ام الدماغ والی ناڑی سے اوپر جاتا ہوا موت سے چھوٹ زندگی جاوید پاتا کہ اُس کا آتما پرماتما میں وصل ہو جاتا ہے۔

سترھواں منتر۔ بقدر ایک انگل کے جو ہردا اُس میں بقدر ایک انگل ہی آتما چیتن روپ (منور) براجمان ہے۔ اسکو۔ جیسے کہ مونج پتیل کے اندر سرکنڈا ہوتا اور مونج کو اُس کے اوپر سے علیحدہ کرتے تب سرکنڈا نکلتا ہے۔ اوسی طرح پنچ کوش شل پتیل وغیرہ کے اور اُس کے اندر جو مثل سرکنڈے کے پوشیدہ ہے سو پنچ کوس وغیرہ کو دور کر کے خالص شدہ چیتن آتما کے درشن کرے۔

اٹھارھواں منتر۔ دھرم راج جی کہتے ہیں کہ اس طرح اس ودیا (علم) اور پھر اُس کے ۔ جوگ کے سب طریقہ کو نچکیتا پا کر موت سے چھوٹ کر برہم کو پراپت (برہمہ میں وصل ۔ برہمہ روپ) ہو گیا۔ اسی طرح جو کوئی اس ودیا اور جوگ کو جانتا وہ برہما کار برتی میں استنت ہو کر برہمہ روپ ہوتا ہے شرتی پرمان

نوٹ ۔ اس تمام اپ نشد منتروں کے معنی کے الفاظ پر جو ہندسے ہیں وہ اصل منتر سنسکرت کے لفظ کے معنے ہیں جو صاحب اصل منتر کو ملاحظہ کریں گے اُن کو سب معلوم ہو جاوے گا۔

۵

یجُر ویدی

برہدارن اُپنشد

یہ اُپ نشد وید میں نمبر۔ بتر اکبر مرتبہ شاہزادہ داراشکوہ میں نمبر۔ اور الکھ پرکاش مؤلفہ منشی کنہیالال الکھ دھاری میں نمبر مندرج ہے۔

ابتدائی ٹیکا بھاس اسکا جو زاید از دو ہزار برس ہوئے شری مت پرم ہنس پر براجکا شنکر اچاریہ نے تالیف کیا۔ اُس کے مطابق یہ ارتھ بزبان اردو مختصراً لکھا جاتا ہے۔

وید میں بار بار لکھا ہے کہ برہمہ گیان کے بدوں یعنی بلا خدا شناسی وخود شناسی کے مکتی۔ (دنیاسی نجات) نہیں ہوتی۔ اور جب خودی محو ہوتب ادوئیت (وحدہ لاشریک) ایک برہمہ خدا رہجاتا۔ اِس کا نام برہمہ گیان (علم الہی) ہے۔

اُس برہمہ گیان کا تین مراتب کی تعمیل سے حصول ہوتا ہے۔ اول۔ ببیک (تمیز) دوم بیراگ (ترک ہمہ) سویم دم (محسوسات اور قلب) کا قابو کرنا اور ممکشتا (نجات کی خواہش) اور اِن تینوں ببیک براگ وغیرہ کا حصول۔ تب ہوتا جب انکے حصول سے پہلے چت۔ دل تمام الائش سے پاک ومستقل ہو جاتا۔ اور جب یہ دلکی صفائی ومستقلی نیک افعالی وعبادت سے ہوتی۔ اِس طرح یہ سب لازم ملزوم منزل بمنزل یکے بعد دیگرے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے نیک افعالی دنیا (سبھہ کرم) جس سے صفائی قلب (انتہہ کرن کی شدہی) اور نیز عبادت (مکتی) جس سے دل مستقل ہو۔ پھر بذریعہ مستقل کے (محسوسات اور قلب کی چت کی برتی اندلیشہ مراتبات ہر سہ زمانہ ماضی۔ حال۔ مستقبل کا ضبط کرنا۔ اور تمام نیک و بد کی تمیز کر کے سب اشیاء دنیوی کو دنیا کے نام سے ترک کر کے ایک آتما برہمہ روپ جاننا تب

تب - خودی - (میں میری - تیں تیری -) تمامتر کا کورم ہوکر صرف برہمہ سروپ رہجانا اُس کا نام برہمہ گیان اور ایسے گیان سے مکتی (نجات از دنیا) حاصل ہوتی جس کو ویدنے بار بار کہا ہے - اور اس بنا پر وید میں پہلے کرم کانڈ مثل درخت - بہگتی کانڈ مثل پہول اور اخیر پر گیان کانڈ مثل پہل کے کہا ہے

کرم کانڈ والے اسومیدہ جگ کی حقیقت

سب قسم کے جگیوں میں اسومیدہ جگ ازہمہ بہتر اور اُس کے ثمرہ سے - آسومیدہ جگ کی اُپاسنا کرنیوالے کو - ہرن گربہ بہاورروپ کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے - چنانچہ یہی امر اس اُدھیا میں کہتے ہیں مگر اس سے ایک بات قابل غور کے ہی کہ جب ایں ازہمہ بہتر اسومیدہ جگ کا ثمرہ تو اخیر ہرن گربہ ہونیکا ہے سو ہرن گربہ کا درجہ جگت کی اندر ہے باہر نہیں یعنی جگت کے اندر ہی رہنا ہوتا - بمقابلہ اُس کے اور جگیوں اور سب سی نیچے درجے والے اگنی ہوتر کس شمار اور درجہ میں ہے ایسا تحقیق کرکے باعلموں نے کرم کانڈ کو دنیا میں پہسانیوالا سمجھکر بیراگ (یعنی ترک کرم کانڈ) قبول کیا ہے - اور اسومیدہ کا ثمرہ جو زیادہ سے زیادہ ہرن گربہ ہونا اوس ہرن گربہ کے ثمرہ پانیکے لیئے - بجائے کرم کانڈ والے اسومیدہ جگ کے (جس میں گہوڑا کی ہنسا کیجاتی) - دوسری طرح گیان کانڈی اسومیدہ جگ کو جائز و قائم کیا ہے - چنانچہ اس موقع پر گیان کانڈ والے اسومیدہ جگ کو لکھا جاتا ہے -

واضح ہو کہ برہمہ - ایشر جیو میں واقعی کوئی بھید نہیں بلکہ اصلی ایک برہمہ ہے وہی سرشٹی پر کار (ترکیب پیدائش عالم) میں - اپنی مساوی درجہ والے - تینوں گن موسومہ پرکرتی سے - ستوگن زیادہ اور رجوگن تموگن کم کرکے - ایشر نام جگت کا پیدا - پرورش - فنا کرنیوالا - اور پہر رجوگن تموگن کو زیادہ اور ستوگن کو کم کرکے - جیو نام والا محض بیچاران نمودار ہوکر - اور آیندہ اپنے ایشر روپ سے جگت روپ ہوکر نمایاں ہوا - اور جیو روپ سے جگت کہیل کو دیکہکر جگت میں انجان کی طرح پہنس گیا - چنانچہ دیوتا - رشی - انسان سب جیو کے درجہ میں ہیں - اس لئے کہتے ہیں کہ جگت پیدا ہونیسے پہلے یہ جیو ساکشی (گواہ چشم دید) برہمہ ہی ہوا اور نادانی (بے علمی) سے اتنہ کرن اُپادہ کرکے اپنے کو جیو مانا - مگر جب برہمہ ودیا سے

جیو اپنے اصلی برہمہ سروپ کو جان لیوے یعنی (اہم برہماسمی) (میں برہمہ ہوں)، اس پر حق الیقین ہو جاوے اپنے کو جیو ہونا مطلق خیال ہی نکرے۔ تب وہ برہمہ کو ہی پراپت ہوتا یعنی جو اُس کا اصلی برہمہ سروپ ہے وہی برہمہ سروپ رہجاتا تب اس برہدارن برہمن کے پہلے اور دوسرے ادہیا رمین جم کرم کانڈ کا بیان ہے سوان کی شرح۔ شری شنکر اچارج مہاراج نے نہیں کی تیسری ادھیا سے شرح کا بہاس کہا اسی طرح یہاں بھی تیسرے ادہیار سے شروع کیا جاتا ہے۔

برہدارن برہمن اُپ نشد کے تیسرے ادہیا رمیں سب سی پہلے یہ سوتر ہے۔

॥१॥ सूत्र ॥ आत्मेत्येवोपासीत ॥ معنی اس کے یہ کہ (آتما کو اُپاسنا (پرستش) کرنا چاہئے اور اس آتم سروپ اور اس کے اُپاسنا کا بیان چوتھے ادہیار میں۔ بالاک نام رشی اور اجات شتر نام راجا سے کہا وہی یہاں لکھا جاتا ہے۔

بالاک نامی رشی وید پڑھکر دنیا میں دگ بجے کیلئے شاستر ارتھ سے دیس دیس کے پنڈتوں کو لاجواب کرکے کاشی جیو میں اوسی ارادہ سے۔ اجات شتر نام والے راجا (فرمانروا، وقت) کے یہاں پہنچا اور راجا سے ॥ श्रुति ॥ ब्रह्म ते ब्रवाणि ॥ شرتی کہہ کر کہا کہ ہے راجا۔ برہمہ ودیا کو ہم سے سنو راجا نے کہا فرمایئے۔ تب بالاک نی برہمہ ودیا کہنا شروع کیا۔ ہے راجا شمشٹی (مجموعی صورت) سے جو سورج منڈل میں اور ویشٹی (فرداً فرداً روپ سے) ہر جسم کے آنکھ میں براجان (مقیم) وہ ایک ہی پرش دونوں مقام پر سورج اور آنکھ دونوں کا ابھانی (روشنی دینے والا) ہے اور وہی آنکھ وغیرہ کے راستہ سے اُترتا ہوا ہردے میں آکر ٹھیرا۔ اور ہردے (انتہ کرن۔ قلب) کے ذریعہ سے افعال کرنیوالا اور افعال کے ثمرہ کا پانیوالا بن رہا ہے۔ اُس پرش کو میں پرستش کرتا ہوں۔ راجا نے کہا کہ میں اُس پرش کو جانتا ہوں وہ پرش سب کا روشنی دینے والا افسر راجا ہے جو کوئی اُس کو پوجتا وہ راجا تک ہو جاتا ہے مگر وہ پرش برہمہ نہیں ہے۔

تب رشی نے ۱ کان ۲ پرش کی چھایا ۳ استھول شریر ۴ سو کشم شریر ۵ دائیں ۶ بائیں۔ آنکھ والے پرش ۷ شفاف اشیا جس میں عکس معلوم ہو ۸ پرش اور آتما ادہی دیو روپ۔ یعنے۔

اچندرمان-۲-بجلی-۳-اکاس-۴-وائیو-۵-اگنی-۶-جل-۷-بادل-۸-سورج-کل ۱۶ کو یکے بعد دیگرے کو برہمہ روپ سے بیان کیا مگر ہر ایک کی بابت راجا کہتے گئے کہ یہ برہمہ نہیں ہے۔ اصلی برہمہ کو کہو۔

کیونکہ یہ سب جنکو تم نے برہمہ بتایا۔ سب ساکار (صورت والے) اور سگن (ست-رج-تم) گنوں والے ہیں اور برہمہ۔ نراکار۔ نرگن ہے۔

بالاک رشی کو نرگن نراکار برہمہ سے لاعلمی تھی اسلئے سرنگوں شرماکر راجہ کے دربار میں بیٹھ گیا اور راجا سے کہا کہ تم اُس نرگن۔ نراکار برہمہ کو بتلا دیجئے۔ راجا نے کہا کہ یہ پران وغیرہ سولہ ۱۶ اشیا (جنکو تم نے برہمہ بتایا) اِن سے علاوہ جو خالص انند روپ (عین سرور) آتما ان سبھونکو روشنی و قوت دینے والا ہے اس آتما کو برہمہ روپ سے یقین کرو۔

اور اِس کے ثابت کرنیکے لئے راجا اُٹھا اور بالاک رشی کا ہاتھ پکڑ کر اُس مقام پر لیگیا جہاں ایک شخص غافل سو رہا تھا اور راجا نے ترتیب وار ہر ایک اُن ۱۶-ناموں سے سوتے ہوئے کو پکارا مگر وہ سوتا ہوا شخص کسی نام سے نہ جاگا اور اس برتاؤ سے راجا نے بالاک رشی کو یقینی دکھا اور سمجھا دیا کہ۔ یہ سب ۱۶-ناموں سے جنکو تم نے آتما برہمہ کہا تھا آتما نہیں-اناتما ہیں۔ اور اُن میں ذاتی روشنی و طاقت نہیں۔ اگر اِن میں سے کوئی آتما ہوتا تو ان ناموں سے کسی نام سے یہ جاگتا تب راجا نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یکایک-نرشوش نرگن نراکار آتما کا بتانا اور دکھا دینا تو بنتا نہیں اور مشکل ہے اور کہنے سے اُس کی سمجھ میں بھی نہ آویگا اِس لئے پہلے کسی اُپاد ہست ستو ہی سمجھانا اور ثابت کرانا چاہیے اِس لئے راجا نے اُس سوتے ہوئی کے بدن کو ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ تب وہ سوتا ہوا جاگ اُٹھا

اِس ترکیب سے راجا نے یقین کرا دیا کہ۔ وہ نام اور جسم-آتما نہیں ہے کہ۔ نہ اُن ناموں سے نہ جسم کے چھونے سے جاگا۔ جب جسم کو ہلایا تب جاگا اِس سے ثابت ہی کہ یہ سب اناتم پدارتھ سوجانے اور حالت خواب بلکہ خواب غفلت یعنی سین دکھیتی میں بھی جو جاگتا رہتا وہ آتما ہے۔ اور پوری پہچان اوس کی اُس وقت ہوتی جسوقت وہ آتما جسم سے علیحدہ ہو جاتا تب باوجودیکہ جسم مردہ میں سب عضو

موجود ہوتے مگر کوئی عضو اپنا کام نہیں دیتا - اس مختصر اشارہ سے بھی بالاک کی سمجھ میں آتما کا باریک سروپ نہ آیا - تب راجا نے بالاک سے دو سوال کئے - یعنی دو بات دریافت کیں

پہلا سوال - تبلاؤ - سوتے وقت یہ شخص سونیوالا کس سروپ میں سو رہا - آرام کر رہا اور غفلت میں تھا

دوسرا سوال - تبلاؤ کہ سوتی ہے جو یہ جاگا تو اس حالت بیداری میں وہ کس روپ میں ہوشیار موجود ہے

مطلب یہ کہ سوتے اور جاگتے دونوں حالت میں اسکا آدھار کیا تھا - یعنی سوتے وقت کوئی اور جاگتے وقت کوئی اور آدھار ہے یا دونوں حالت میں ایک ہی آدھار ہے - بالاک اس کا جواب نہ دیسکا تب اجات شتر راجا نے بالاک رشی کو حسب ذیل سمجھایا -

نرگن - نراکار - نربکار - آتما برہمہ کی حقیقت

افعال کا کرنا اور افعال کے ثمرہ کو حاصل کرنا جو دنیا کے چلن رویہ میں کہا جاتا - اور ہر کوئی کہتا کہ میں نے فلاں فعل کیا اور فلاں ثمرہ کو پایا ہے یا پاؤں گا غرض افعال کے کرنے اور ثمرہ پانیکا تعلق آتما (اپنی نسبت) کہتے اور مانتے سو غلط فہمی و غلط گوئی ہے کیونکہ جو فعل کرتا اور ثمرہ پاتا وہ آتما (آپا) نہیں ہے - اور تم وہ نہیں ہو - آتما وہ ہے جو کسی فعل کا فاعل اور کسی ثمرہ کا پانیوالا نہیں وہی تم ہو - اور وہ جو فعل و ثمرہ پانیوالا ہوتا - کہنا نطق وغیرہ کے سمبندھ سے بے علموں کا جھوٹ بلکہ کچھہ کا کچھہ کہنا ہے - پس ان دونو حالت بیداری و خواب بلکہ خواب غفلت تک میں وہی آتما آدھار ہے - جو کسی فعل کا فاعل و ثمرہ پانیوالا نہیں اور تینوں حالت میں اُس کی کیفیت یہ ہے -

حالت بیداری میں سب محسوسات کی مالک دیوتا اپنی اپنے موقع پر جاگتے - ہوشیار رہتے اور دل کی توجہہ شامل ہوتی چنانچہ جس حس کی طرف دل کی توجہ ہوئی اوسی حس کا فعل اُس سے سرزد ہوتا اور ظاہر میں معلوم ہوتا - حالت خواب میں وہ سب دیوتا اپنی اپنے مقام قیام محسوسات کو چھوڑکر دل میں آرام کرتے اوس وقت کوئی حس اپنا فعل نہیں کرتی - صرف دل جاگتا چنانچہ صرف دل مطلق اپنی خاصہ طبعی کے سنکلپ بکلپ کرتا رہتا اُسی کا نام خواب (سپنا ہے) اور جب دل بھی معہ اون تمام دیوتاؤں کے آتما بدھ میں جا ملتا تب حالت بیداری یا خواب کا سا کوئی امر واقعی یا خیالی پیش نہیں آتا - کیونکہ وہ دونوں

حالت بیداری و خواب میں خیال کرنا دل کا کام تہا وہ سو یا زیادہ ہی۔ صرف آتما بیدار رہتا سو اُس کا کوئی
کام ازقسم خیال کرنے وغیرہ کے نہیں پس جس حالت میں کوئی حس حرکت نہو اُس کا نام حالت
سکہپتی (خواب غفلت) کی ہے اور سب کا نتیجہ یہ کہ ہر حالت بیداری و خواب۔ خواب غفلت میں ہمہ تن منور
جاگتی جوت آتما ہے اُس کے جلوہ میں عقل و دل سے لیکر تمام حس حرکت کرتے ہیں اس لئے ہر حالت کا
آدہار بلکہ حیات کا باعث تک صرف آتما ہے اور وہ آتما ہی بذاتہ کوئی شے نہیں بلکہ انتہہ کرن (قلب)
مثل آئینہ کے ہے اُس میں (جیسے ایک سورج کا عکس بہت گہڑوں وغیرہ پانی بہری ہوئے مقامات میں
ہر قسم کے قلب میں ایک پرماتما کا جو عکس اُس کا نام آتما۔ پرماتما سے ابہید والاہی۔ اور دنیا میں جن جسم
کے جو نام وہ نام اُسی آتما کے اور وہی سب کا آپا ہے اس وجہ سے جب جس کو اُس کے نام سے پکارا
جاوے تو بحالت نہ ہونے حالت سکہپتی کے وہ شخص جاگتا ہوا یا سپنا دیکہتا ہوا اپنے نام سے بول اُٹہتا
اور سب سنتا ہے اور سمجھو کہ حالت بیداری کی اشیا اور اُس کا استعمال حالت خواب میں۔ اسی طرح
حالت خواب کی اشیا و استعمال حالت بیداری میں نہیں رہتے اس لئے دونوں حالت کا استعمال جہوٹا
ہے اور پرمارتہہ میں دونوں طرح سے سوا آتما کے کوئی شے ہے ہی نہیں یعنی اگر ان سب کی ہستی
مانو تو بہی سب جڑ ہیں کہ بدون آتم ستیا کے محض نکمے ہیں ورنہ دوسری اصلی امر یہ ہے کہ آتما ہی مثل بہان متی
بازیگر یا۔ خواہ اگ کے ان سب شکلوں سے نمایاں اور حالت سکہپتی و تریا میں تمام ترغیر نمایاں ہو رہا
ہے۔ اس لئے جگت اور جگت کی سب اشیا در واقعی کوئی نہیں بے علمی تک کہنے میں آتے۔ اور اُسکا
نام برہمہ دویا ہے۔

شرح تمثیل میں جو۔ بہان متی۔ مکڑی۔ اگ میں بیان کیں اُن کی مناسبت اس موقع پر یہ ہے۔

۱۔ جیسے بہان متی۔ اپنی صورت کو نوع بنوع سے دکہلاتی۔ تیسے پربرہمہ اپنے سچدانند روپ کو
جگت روپ سے نمایاں کر رہا ہے۔

۲۔ جیسے مکڑی۔ اپنے منہ کی لعاب سے بلا امداد یا اشتمال کسی شے کے جالا پورتی اور وہ جالا اوسکے
رسہنے کا مسکن ہوتا تیسے پربرہمہ نے خود ہی منت آپا دان ہو کر یہ جگت روپ جالا نمایاں کیا اور بذاتہ

واحد خود ہے اوس میں براجمان ہے۔

۳۔ جیسے آگ روشن میں سے پہلنگا۔ اُڑ اُڑ کر ہر طرف جاتے معلوم ہوتے۔ حالانکہ آگ اور پہلنگا کی اصلیت جدا گانہ نہیں اور پہر وہ پہلنگا آگ میں سما جاتے۔ تیسے مہا چیتین برہمہ اگنی روپ کے یہ سب جگت کی اشیار پہلنگا ہیں۔ جنکی اصلیت میں مابین برہمہ اور جگت کی مطلق دوئی نہیں اور اس طرح پہلنگا کی طرح جگت کی اشیار برہمہ سے نکلتے اور معلوم ہوتے کچھ کچھ عرصہ ٹہیرتے اور پہر اوسی میں سما جاتے ہیں۔ غرض سوا آتما برہمہ کے جگت کوئی شے نہیں نہ اُس میں کسی کا اشتمال ہے۔ ایسا راجا اجات شترو نے۔ بالاک کو سنایا سمجھایا۔ دکھایا یقین کرا دیا جسکو سمجھ کر جیتے جی۔ جیون مکت برہما کار ورتی والا ہوکر اخیر بدیہ مکت پاکر جیسے کا تیسا برہمہ میں لین بلکہ برہمہ روپ ہوگیا۔

نوٹ برہمہ ودیا میں بھید بہاؤ سے اپنے کو۔ جیو۔ بندہ۔ اور ایشر کو مالک سمجھکر۔ اسو بھید تک کے کسی کرم اور سوپادہک چیتن تک کی اُپاسنا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ابھید گیان سے۔ اپنے کو خالص برہمہ روپ یقینی یقین کر (اہم برہماسمی) برہمہ کار برتی میں مستغرق رہنا اور جیسا نہایت کم عمر بچہ میں سوا دودہ پینے کے کسی امر دنیوی میں کسی امر کی سمجھ اور دل بستگی نہیں تیسے برہمہ کار برتی والیکو سوا پرمانند میں مگن رہنے اور جگت کو ہمہ تن برہمہ سروپ سمجھنے کے کسی دویت بہاو کی سمجھ و دل بستگی نہ رہنا چاہیے"۔ یہ تیسرا ادھیا اس شرتی باک پر ختم ہوتا ہے۔

॥ सत्यस्य सत्यमिति प्राणा वै सत्यम् तेषामेष सत्यम् ॥ श्रुति ॥

معنی اس شرتی کے یہ کہ۔ برہمہ دویت اور اس کا نام ست اور وہ ست کا ست ہے۔ دوسری پد کے ارتہہ۔ پران ہے جو استہول سوکشم روپ ست ہے۔ تیسرے پد کا ارتہہ۔ تن سب پرپنچ روپ پرانوں کا یہ برہمہ دویست (قوت) ہے۔

اس پہلے برہمن میں پران کو ست روپ ہونا اور تس ست روپ پران کی (اُپشش) بالک روپ سے اُپاسنا کرنیکے لئے (اپشش نام والا) برہمن (بالاک نام) سے ختم ہوا۔

اب مورت امورت (یعنی بے وجود واجب الوجود) نام کے برہمن کا ویاکھیان شروع ہوا۔

تمہید۔ پہلے بالاک برہمن میں تو۔ پران کو کارن روپ ست نام والا برہمن بیان کیا اب اِس برہمن میں پران روپ کارج برہمہ کو ست روپ ہونا کہتے ہیں۔

॥ द्वे वाव ब्रह्मणो रूपे मूर्तं चैवामूर्तं च ॥ इति श्रुति ॥

معنے اِس کے یہ۔ کہ پرمارتھ روپ والے برہمہ کے مایا سے (مثل اندرجال والے بازیگر کے) دو روپ ہیں ایک مورتیمان۔ واجب الوجود سوپادہک چیتن اور وہ نیست و نابود ہونیوالا اور پرچھن ہے۔ دوسرا امورتیمان۔ بے وجود۔ نرُپادہک چیتن کہ وہی انادی غیر پیدا شدہ ازلی اور ابدی (لازوال) اپناسی امر ہے۔ اور پرچھن (کم و بیش حصہ والا) نہیں پرپورن ہے یہانتک تو خاص برہمہ کے ذاتی و صفاتی دونوں روپ کہے اب دُنیا کی اشیا سے اوسی برہمہ کو مورتیمان اور امورتیمان کہتے ہیں کہ:۔

پنج تت جو دنیا کے اُپادان (مادہ) کہے جاتے اُن میں سے۔ اکاس اور والو۔ اوسی کے امورت روپ ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اور تیج۔ جل۔ پرتھوی اُسی کے مورتیمان روپ میں جو نظر آتے۔ اور اُن امورتیمان کا سار وائیو کا۔ سورج منڈل میں جو براجمان منور جلوہ گر وہ۔ ہرن گربھ روپ پُرش سار ہے (جس ہرن گربھ کے درجہ کی حد غایت پر پہنچنے کو اسومیدہ جگ کا ثمرہ کہا جاتا)۔ اور اُن تیج۔ جل۔ پرتھوی تینوں مورتیمان کا سار یہ سورج منڈل ہے۔ جس مورتیمان منڈل میں اوس امورتیمان ہرن گربھ کا قیام ہے یعنی سورج منڈل مکان اور ہرن گربھ نامی برہم اوس مکان کا مکین ہے۔

یہاں تک سوپادہک برہمہ کا ادہیدیو نامی روپ کا بیان ہوا اب اوس سوپادہک برہمہ کی ادہیاتم نامی روپ کو کہتے ہیں۔

جیسے ہلدی سے رنگا ہوا کپڑا زرد رنگ اور اُس میں سیاہی و سرخی کم و بیش شامل کر دیجیے چند قسم کے رنگ نمایاں ہوتے ہیں۔ ست۔ (رنگ سفید)۔ رج (زرد)۔ تم۔ (سیاہ) یہ تین گُن تین رنگ کے ہیں اون کے جداگانہ اور ایک میں کم و بیشی سے دوسرے کے ملانے سے۔ انیک روپ والا۔ لنگ شریر کہا جاتا۔ جنمیں ۱۹ لنگ رنگ برنگ ملے ہیں۔

گیان اندری ۵ ۔ کرم اندری ۵ ۔ پران ۵ ۔ انتہ کرن ۴ یعنی من بدھ چت اہنکار۔ میزان مجموعی ۱۹ نام ہے لنگ تمام کا

پہلے جو کہا کہ (ہرن گربہ روپ پران ست کا ست برہمہ ہے) پس ست کے ست برہمہ کی کیفیت کہنے میں ——————— ॥ अथात आदेशो नेति नेति ॥

ارتہہ یہ کہ پہلے - مورت - امورت کا بیان کرکے سوپادہک برہمہ کو کہا پھر اُس کو نشیدہ کیا کہ یہہ نہیں - یہ نہیں اور ایسا نشیدہ کہکر اخیر میں خالص نراپادھک برہمہ کا بیان ہے - بلکہ مورت امورت کا بیان بہی - نراپادہک برہمہ کے ثابت کرنیکو ہے - کہا پس جبکہ مورت امورت روپی سوپادھک حیثیتیں مذکورہ بالا کا ہی نشیدہ ہے تو خالص سب ودیا اودیا کو بہی نشیدہ سمجھنا چاہئے -

نتیجہ یہ کہ ہرن گربہ روپ پران ست اور تن پرانوں کا (لمجا مادا) (ادہشٹان روپ) برہمہ ہی ست ہے - برہمہ سے سوا کوئی ست نہیں - صاف بات ہے کہ - تمام جسم کا ادہشٹان پران (کہ پرانکی موجودگی تک جسم کا عضو اپنا اپنا کام کرتے) اس طرح بمقابلہ جسم کے پران ست - مگر پران بہی بدون آتما برہمہ کی ستیا کے نہیں ٹھرتے - چنانچہ جس وقت پران میں آتما برہمہ کی ستیا نہیں رہتی اوس وقت پران نکلجاتے پہلے ست کا ست یہ جو برہمہ وہی ست ہے - ست نام براہمن ختم ہوا -

میترییہ براہمن شروع ہوا

یہ میترییہ براہمن اس برہدارن اُپنشد کے چوتہے اور چھٹے ادہیا میں بیان کیا ہے جسمیں برہمہ ودیا کی رنگ روپ سنیاس کا طریقہ مندرج ہے - اور اسی میں سروپ آتما کہا ہے کہ یہ جس قدر کائنات وہ سب ایک آتما ہے - اور اِس سرب آتما کے بیان میں مدھو براہمن ہی - تس براہمن کے ارتھ کو اول کہتے ہیں -

واضح ہو کہ شہد کی مکھی کا نام - مدھکر مکھی ہے - سو جیسے وہ شہد کی مکھی کارن روپ اور شہد اُس کا کارج روپ ہے - تیسے برہمہ کارن روپ اور برہما سے لیکر چینٹی تک پرتہی روپ جس قدر دیہہ وہ سب اوس کارن روپ برہمہ کے کارج روپ ہیں - اور جو اِن سب پرتہوی روپ دیہوں - پرکاسک روپ (سنور لور دہندہ) - امرت روپ (لازوال) پُرش - یا یوں کہو کہ جو اِس جسم میں برتمان پرش جسم کا مالک یعنی جس کو لنگ آتما پرش کہتے - تن دونوں پُرشوں کے باہم - مجملاً و منفرداً ایک ہونیمے ابہید ہے کچھ تفاوت نہیں یا وہ دونوں جداگانہ دو شے نہیں ہیں - کیونکہ پہلا پُرش سرب پرکاسک نام والا جو شمسی

روپ (مجموعی مجملاً) دہی دوسرا۔ ہر دیہہ میں برتمان پُرش نام والا پرتیشٹی روپ (منفرداً) ہے۔ یعنی ایک ہی آتما۔ ہر دیہہ اور تمام دیہوں میں۔ اُپکارک روپ (مددگار) ہے کہ جس کی روشنی بخش امدادی قوت سے ہر دیہہ اور تمام دیہہ برقرار رہتی ہیں۔

اس پرسنگ کا نتیجہ یہ کہ قبل ازیں ست نامی برہمن میں۔ جو۔ جل۔ اگن۔ بایو۔ سورج۔ دسا چندرماں بجلی۔ بادل۔ اکاس۔ دہرم۔ ست منکہ وغیرہ کو آتما کا آدی دیو روپ اور نطق وغیرہ کو آتما کا ادھیاتم روپ کہا وہ آدی اور ادہیاتم اسکئے یہ نام اور روپ بلا ناطہ جداگانہ میں نہ کسی دوسر کیے ہیں بلکہ ایک آتما کے جداگانہ صورتوں اور حالتوں میں جداگانہ نام ہیں اور اس طرح آدی دیو اور ادھیاتم میں کچھ بھید تفاوت نہیں ابھید روپ یعنی ایک آتما ہی ہے چنانچہ ویدکی شرتی ہے۔

।।ब्रह्मैवेदं सर्वं।। श्रुति।।

معنے اس کے یہہ کہ۔ یہ سب کارن وکاریہ روپ۔ اور اُپکارک آتما۔ (مددکر نیوالا جسموں کا) اور اپکاریہ تمام جسم۔ جن کی مدد کرنا کہا جاتا غرض تمام جگت اور جگت کا عضو عضو سب برہمہ روپ ہی (ہمہ اوست)

نوٹ۔ جاگ ولک نامی رشی کی استری کا نام۔ میتریہ۔ ।।मैत्रेयी तھا۔ سو جاگولک رشی نے جیسا میتریہ کو برہمہ ودیا کا تلقین کیا وہ سمباد اس موقع پر کہا اور اس بنا پر اس سمباد کا نام میتریہ برہمن ہوا ہے یہ برہمہ ودیا سب ودیاؤں سے افضل تر ہے چنانچہ افضل تر کے ثبوت میں ایک اور

درمیانی ودیا کہیان کہتے ہیں۔

جس میں ایک رشی اور اسونی کمار کا سمباد ہے۔

اسونی کمار دیوتا کے پاس ایک رشی نے جاکر کہا کہ میرا ایک کام ہے اُس کو انجام کردو ورنہ تمنے جو ایک بڑا بھاری پاپ کیا ہے اُس پاپ کو ظاہر کردونگا۔ اسنی کمار نے کہا کہ پہلے تم ہماری پاپ کو ظاہر کرو تب پیچھے جو تم کہوگے اُس تمہارے کام کو انجام دیدونگا رشی نے کہا کہ تمنے ایک مرتبہ بمقابلہ خوبصورتی کے دیوتاؤں کے راجا اندر کی ہجو کی تھی اوس کے عیوض اندر نے یگیوں میں تمہاری نام کا حصہ نکلنا بند کردیا۔ چونکہ جگ کا حصہ ہی دیوتاؤں کی خوراک ہوتی وہ بند ہوکر تم۔ بھوکے پیاسے بہت رنج مانکر اپنے گروہ میں (...) معروف۔ دوھیچ [illegible] رشی کی پاس گئے اور

سب کچھ ورد کیا۔ اور بحالت نہایت غصہ کے اشونی کمار نے ودھیچ رشی گرو سے یہ بھی کہا کہ اندر نے ہمارا جگ کا حصہ بند کر دیا اِس وجہ سے اندر ہمارا اخیر درجہ کا دشمن ہے اور دشمن کو مارنا چاہیے پس ہم اندر سے جنگ کر کے اندر کو قتل کرینگے اس بارہ میں آپ ہماری مدد کریں اور مشورہ دیں۔ ودھیچ رشی گرو نے سمجھایا کہ اندر تمہارا دشمن ہرگز نہیں بلکہ تمہارا کام اور کرودہ۔ (خواہش و غصہ) ہی تمہارا دشمن ہے کہ کام کے نشہ میں تم نے اندر کی بیجا ہجو کی اور جب اُس کے عوض واجب طور پر اندر نے تم کو سزا دی تو اب کرودہ میں آکر اپنے راجا اندر کے قتل کو آمادہ ہو۔ اِس لئے بے قصور اندر کے قتل سے درگذر کرو اور اندر کو دشمن قرار نہ دیکر۔ اپنے کام کرودہ کو دشمن جانی یقین کر کے۔ کام کرودہ کو قتل کرو۔ اور یہ برہم ودیا سے نیست و نابود ہونگے اس لئے اول اپنے موجودہ کرودہ کو شانت (غصہ کو فرو) کرو تب ہم تمکو برہم ودیا سنا دیں گے۔ اور اندر نے جو تمہارا جگ کا حصہ بند کر دیا ہے وہ پھر تمکو ملسکتا ہے اور اُس کے بدستور پھر ملنے کی تدبیر یہ ہی کہ ہمارا جاہی لست منو کا بیٹا۔ شریاتی نام۔ اور تس شریاتی کے داماد چیون رشی آنکھوں سے اندھے ہیں اسلئے تم چیون رشی کی آنکھیں سوجہتی کرو اُس کے صلہ میں چیون رشی تمہارا جگ بھاگ بدستور قائم کرادیں گے یعنی چیون رشی اپنی آنکھ کو بدستور سوجہتے ہوئی خوشی میں جگ کرینگے اور جگ میں تمکو حصہ دیکر اندر سے تمہارا بدستور حصہ ہونا جاری کرادیں گی چنانچہ یہ سب امر ایسے ہی ہوئے۔ یہ حال پتنگ مہا بھارت کی بن پرب میں مفصل لکھا ہے

پھر ابتدائی رشی نے اسونی کمار کے آگے۔ حالات یہ کہے کہ ہے اسونی کمار جن دنوں تم اپنے گرو دہیچ کی اجازت سے چیون رشی کے پاس گئے تھے تمہارے پیچھے راجا اندر بھی ودھیچ رشی کی پاس آئے ودھیچ رشی نے کمال اعزاز کر کے اندر سے کہا کہ تمکو کونسی شے عزیز تر ہے اور وہ تمہاری پاس نہیں جسکے لئے تم آئے ہو اگر کوئی ہے تو بیان کرو وہی شے عزیز تم تمکو دیں گے اندر نے کہا کہ دیولوک میں عیش و عشرت دنیوی ہی برہم ودیا مطلق نہیں اور وہی مجھے عزیز تر اور مطلوب ہے اُس کے لئے آیا ہوں وہی برہم ودیا مجھے دیجئے۔ ودھیچ رشی نے اندر سے کہا کہ برہم ودیا سنو

برہم ودیا جو دہیچ رشی نے اندر کو تعلیم دی

یہ برہمہ ودیا ۔مدہو برہمن روپ ہے (جس کو قبل ازیں کچھ بیان کیا) اور باقی اب کہا جاتا ہے۔

(اس موقع پر برہمہ ودیا میں) مدہو لفظ کے اصطلاحی معنے و مطلب یہ ہیں کہ ۔ (پرتھی وغیرہ مادہ ۔ اور پرتھی) وغیرہ سے جو منکہ دغیرہ جسم بنے ۔ یعنی کارن اور کارج دونوں میں ایک برہمہ آتما بیاپک (بسیط) ہو رہا ہے اور اوسی برہمہ نے (اپنی پرتی) بسب جیونام اسے سب میں پرویس (دخل) کیا ہے جس کے جلوہ و قوت سے سب کا قیام اور چال چلن ہے بس۔ دوہیچ رشی کہتے ہیں کہ ہے اندر ۔ تمہاری اور تم سے لیکر سب دیوتا منکہہ ۔پشو ۔پکشی وغیرہ کے شریروں میں وہی برہمہ آتما ایک اور بطرز واحد ۔جلوہ گر ہے اور ہے اندر سمجھو مکین و مکان دو شے کہی جاتی ۔سو بظاہر اور در اصلیت میں مکین تو وہی برہمہ آتما سب میں ایک ہی باقی رہے مکان (جسکا مطلب اس موقع پر دنیوی سب اجسام و اجرام سے ہے) سو وہ سب جسم ہی پنچ تت ہی ہے اس طرح مادہ بھی سب کا ایک پنچ تت ہے اور اس لیے سب جسم یکساں ہیں بلکہ پر ارتھ (بر بنا بر برہمہ دیا کے) وہ پنچ تت مادہ بھی اوسی برہمہ آتما کے سہت مت (ارادہ) کے کارج ہیں یعنی وہی کارن روپ آتما برہمہ ہی خود پنچ تت مادہ کا بیج روپ سے نمایاں ہوا۔ اس طرح مکین مکان ۔کارن کارج پرماتما جگت کوئی جداگانہ شے نہیں ۔ایک برہمہ آتما ہی ہے ۔اگر کہو کہ ۔سبہاؤ اور فعل ہر جسم کے جداگانہ ہیں سو افعال ۔خاصہ طبعی سے سرزد ہوتے اور خاصہ طبعی جداگانہ کوئی شے نہیں ۔ست رج تم گنوں کے مطابق خاصہ طبعی ہوتا سو وہ تینوں ست رج ۔تم گن بھی اُسی برہمہ آتما کی پرکرتی (خاصہ طبعی) ہے پس ۔کارن ۔کارج ۔سُبھاؤ فعل سب ایک برہمہ آتما ہے دوسری کوئی شے نہیں ۔

ایسا کہکر دوہیچ رشی نے ایک بات بر سم دنیوی کہی کہ ۔ہے اندر تم جو اپنے کو بڑا ذی عروج سمجھ کر غرور میں رہتے اُس سے باز رہو کیونکہ تم خاص کوئی شے نہیں ۔شے آتما ہے اور عروج بھی اُسی آتما کا ہے اس لئے پرمارتھ سے یہ عروج موجودہ تمہارا اور نیز تمہارا اندر نام سب دیوتاؤں کا راجا ۔ایک برہمہ آتما ہے اوسی کا عروج اوسی کا اندر نام ہے ۔

چونکہ دیولوک میں برہمہ ودیا ۔نہیں صرف عیش عشرت بڑے درجہ والے سے بسر کرنیکا مقام ہے اس لئے اندر کو برہمہ گیان نہیں رہتا نہ اس مختصر سمجھانیسے اندر نے برہمہ ودیا کو سمجھا بلکہ دوہیچ رشی نے جو

اخیر پر بیوہاری گفتگو کی اکہ ہے اندر تم غرور نہ کرو اُس کا برا مان کر بحالت آجانے غصہ کے اندر نے کہا کہ ہے دوایچ رشی - یہ کہانی (جس سے دنیوی عیش و عشرت معدوم ہوتی) آئندہ کسی سے نہ کہنا اور اگر کہو گے تو میں تمہارا سر کاٹ لوں گا اور ایسا غصہ میں کہکر اندر اپنے دیولوک کو چلا گیا۔

یہاں سے پھر پہلی روایت کا سلسلہ ہے

رشی متذکرہ بالا - اسونی کمار سے کہتے ہیں - کہ جب دوایچ رشی کے یہاں سے اندر چلا گیا تب اندر کے چلے جانیکے بعد ہے اسونی کمار - تم جیون رشی کے جگہ سے واپس ہو کر اپنے گرو - دوایچ رشی کے پاس آئے اور تم نے دوایچ رشی اپنے گرو سے التجا کی کہ ہے گروجی آپ نے جو پہلے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ برہمہ ودیا سنا دیں گے سو اب سنائیے - دوایچ رشی نے سب حال کہکر کہا - کہ ہے اسونی کمار اگر میں تم کو برہمہ ودیا نہیں بتاتا تو میرے وعدہ کی برخلافی (خلاف وعدگی) ہوتی جو کسی طرح جائز نہیں اور اگر برہمہ ودیا سناتا ہوں تو زیست نہ رہیگی کہ اندر سر کاٹ لیگا اور میں مر جاؤں گا - سو مرنے سے کچھ خوف نہیں - کہ ایک روز ضرور مرنا ہے لیکن مزید براں یہ خیال ہے کہ میں نے برہمہ ودیا سنانی شروع کی اور ختم نہ ہونے پائی اور درمیان ہی میں اگر اندر نے سر کاٹ کر مار ڈالا تو وعدہ بھی پورا نہوا کہ تمام برہمہ ودیا تمکو نہ بتلائی گئی اور مفت میں جان بھی گئی غرض ہر طرح مشکل ہے۔

تب ہی اسونی کمار تم نے اور ترکیب گرو کو سمجھا کر ویسا ہی عمل کیا کہ - ایک گھوڑا اُس موقع پر اور موجود تھا سو اسونی کمار نے اپنے گرو دوایچ رشی اور گھوڑا دونوں کا سر کاٹ کر - گرو کا سر گھوڑے کے دھڑ پر اور گھوڑے کا سر گرو کے سر پر سنجیون ودیا سے جما کر (گھوڑے کے سر والے گرو کے زبانی) تمام برہمہ ودیا سنی اور مطابق اپنے کہنے کے جب اندر نے آکر دوایچ رشی کا سر (گھوڑا والا) کاٹ کر چلا گیا تب اسونی کمار نے پھر گھوڑے کے دھڑ سے گرو کا سر کہ اصلی سر گھوڑے کا تھا گھوڑے کے دھڑ پر اور اصلی سر گرو کا دوایچ رشی کے سر پر بدستور جما دیا جس سے کوئی امر خلاف نہوا یعنی اسونی کمار نے برہمہ ودیا سن لیا اور اپنے وعدہ کے مطابق گرو نے اسونی کمار کو برہمہ ودیا سنا دی اور اندر نے سر بھی کاٹ لیا جس سے گرو اور اندر دونوں کی خلاف وعدگی نہوئی - اور گرو و گھوڑا دونو میں سے کوئی مرا نہیں دونوں زندہ رہے۔

برہدارن اُپنشد کا چوتھا ادھیا ختم ہوا۔

(نوٹ) زمانہ قدیم ایسے سامان تھے ان جگ میں گھوڑا وغیرہ ہوم کر کے بدستور زندہ کر لیتے تھے اور یہاں نہیں ہوتی تھی اب یہ سنجیون ودیا مفقود ہے

برہدارن اُپنشد کا پانچواں ادہیا شروع ہوا

ایک مرتبہ بدیہہ کے اولاد والے راجا جنک کے جگ میں دیس دیس کے برہمن اکٹھے ہوئے راجا نے اس امتحان کیلئے کہ ان میں برہشٹ (برہمہ کا جاننے والا) افضل تر کون ہے ۔ ایک ہزار گئو (مادہ گاؤ) شیر دار ۔ اور ہر گئو کے دونوں سینگوں میں پانچ پانچ سونے کی اشرفی باندھکر پیش کیں اور کہا کہ ہے برہمنو تم میں جو کوئی افضل تر برہمن یعنی برہمہ کا جاننے والا ہو اُس کے لئے یہ ایک ہزار گئو اور دس ہزار اشرفی ہیں ۔ برہمن سوچ بچار میں تھے ۔ اسی عرصہ میں اُن میں سے جاگ ولک رشی نے راجا جنک کے دربار میں سام سروا نامی برہمہ چاری سے (جس کے اہتمام میں وہ گئو تھیں) کہا کہ سب موجودہ برہمنان سے میں افضل تر ہوں اس لئے یہ سب گئو مجھکو دیجئے ۔ ایسا سنکر برہمنان موجودہ سب حسرت سے ناخوش ہوئے اور اُن میں سے ۔ ایک برہمن جو راجا کے جگ کا کرانیوالا قرار پایا تھا نہایت عصہ میں آکر جاگ ولک رشی سے شاستر ارتھ (مباحثہ کتابی) کو مستعد ہوا ۔ نام اُس کا ۔ آشول تھا ۔ اور اُس کے سوالات کے جواب جاگ ولک نے راج سبھا میں دئے اس بنا پر اس ادہیا میں ۔ آشول ۔ برہمن کی طرف سے سوالات اور جاگ ولک رشی کی طرف سے جوابات دربارہ کرم کانڈ کے ہیں ۔

پہلا سوال ۔ آرت بھاگ گرہ کون اور ات گرہ یشیک ۔ گرہ کون کون سے ہیں ۔

جواب ۔ محسوسات (اندریاں) گرہ ۔ اور اندریوں کے بشے (پھل) ات گرہ ہیں ۔

(ثبوت) جیسے سمندر میں گراہ وغیرہ مردم خور پانی کے جانور رہتے چنانچہ جب کوئی انسان دریا میں گیا تو اُس کو وہ جانور اپنے قابو میں لاتے یعنی منہ کے راستے سے انسان کو اپنے پیٹ میں دھر لیتے گراہ ان جانوروں کا قابو کرنیوالا شکاری ہے ۔ اسی طرح یہ دنیا مثل سمندر دریا عمیق ناپیداکنار کے ہے اُس میں ہر جسم والیکے لئے جو ۔ نطق ۔ زبان ۔ ہاتھ وغیرہ محسوسات مثل پانی کے جانوروں آدم خور کے ۔ وہ محسوسات ہر جسم والیکو اپنے قابو میں کر لیتی اس لئے یہ ارت بھاگ گرہ ہیں ۔ مگر ان محسوسات کی بشے (جو دنیوی عیش و عشرت سے متعلقہ ہر ایک حس کی) وہ بشے اپنی اپنی حس کو اپنے اپنے قابو میں کر لیتی ۔ کہ حس اور جسم والا دونوں جس کے تابع ہو جاتے اس لئے یہ وشے ۔ ات گرہ ہیں ۔ یادداشت

اصل اُپنشد اور بھاش میں صرف سوال جواب مندرج ہیں نتیجہ نہیں لکھا اِس لئے اپنے نزدیک مناسب سمجھکر خاکسار بھوانی پرشاد قانون گو پنسیز۔ جہاں جس سوال جواب سے متعلق برہمہ ودیا کے جو نتیجہ نکلتا وہ اپنی سمجھ کے مطابق لکھتا ہے۔ پس اُشول کا سوال۔ جاگ ولک رشی کی طرف سے جواب۔ و کمترین مترجم کی طرف سے نتیجہ اِس تمام ادھیاء میں ناظرین معلوم فرماویں اور جس موقع پر جو نتیجہ غلط یا مشکوک ہو اُس کو کمترین کی غلط فہمی خیال کریں آچارج یا بھاشکار کی وہ کوتاہ اندیشی خیال نہ فرماویں اس طرح اس سوال جواب کا نتیجہ یہ کہ ہر جسم والے میں پانچ کرم اندریاں و محسوسات (افعال) ہیں مگر اور جانوروں وغیرہ کے سب پانچوں حس زوراور نہیں ایک ایک ہی زوراور ہے اور جس ایک کی بدولت اوس کی جان جاتی جیسے۔

۱۔ کان کی اندری ہرن کی۔ کہ بڑا راگ سنکر ہرن بےحس و حرکت رہکر فوراً گرفتار ہوجاتا۔

۲۔ جیسے آلۂ تناسل کی اندری ہاتھی کی کہ جس کی بدولت مدہوش و غافل ہوکر ایسا زبردست جانور ہسل میں گرفتار ہوجاتا۔

۳۔ جیسے آنکھ کی اندری۔ پتنگ کی جس کی بدولت پتنگے چراغ کی لو میں جل جاتے۔

۴۔ جیسے زبان کی اندری مچھلی کے جو ذائقہ کی بدولت شکاری کے بنسی میں پھنس جاتی۔

۵۔ جیسے ناک کی اندری۔ جانور بھونرا کی کہ خوشبو سے مست ہوکر پھول کے اندر بند رہجاتا۔ دائر بر حال انسان کے کہ جس کی یہ پانچوں اندریاں زبردست ہیں چنانچہ انہیں کی بدولت بےعلم انسان دنیا میں ذلیل خوار دولت مند سے۔ فقیر اور عاقبت میں ناعاقبت ہوتے۔ پس انسان وہ ہی کہ ان سب محسوسات کو ضبط کرکے اُن کے لشیوں عیش عشرت سے پرہیز رکھے۔ البتہ بقدر جسم کے قیام کے اُن سے صرف اِس قدر کام لیوی کہ جو متعلق آرام کے ہیں چنانچہ جو اُن کو قابو کرے اوسی کا نام رشی اور وہی برہمشٹی ہے۔ بر شیک نام اندری کا اور جو اندریوں کو قابو کرے اُس کا نام رشی ہے۔

سوال۔ مرتے وقت جب نطق وغیرہ محسوسات لے۔ اور دیے حس و حرکت) رہ جاتے تب موجود جسم کو چھوڑ کر کس کے ذریعہ سے دوسرے جسم میں وہ پورش و بیہ ناری داخل ہوتا۔

جواب - کرم ذریعہ ہے یعنی (جیسے فعل کئے) اُسی قسم کے افعال کے ثمرہ پانیکو دوسرے جسم میں جانا - چنانچہ اچھے کرم کرنیوالا - دیوتا وغیرہ کے جسموں در سرگ لوک میں - اور بُرے کرم کرنے والے نرک میں جاتے اور وہاں بقدر درجہ بمقدار افعال کے سرگ میں عیش و عشرت اور نرک میں اذیت پاکر پھر لوٹ آتے - اور جو نہایت ناقص کرم کرنیوالے وہ اسی دنیا میں بقاعدہ تناسخ چوراسی لاکھ جونوں میں بار بار پیدا ہوتے مرتے - نیکی بدی کا بدلا پاتے رہتے -

نتیجہ - صرف بقدر آرام جسم کے جسمی افعال اور جو واسطے ملنے کسی ثمرہ کے کئے جاویں یعنی دیہہ یاترا اور نسکام کرم - اوّل درجہ کے - ثمرہ دینے والے کچھ نہیں - بد افعالی اور نیک افعالی وہ جو بارادہ ملنی کسی ثمرہ دنیوی یا آخرت کی کیجاویں یعنی سکام کرم اور دنیوی یا آخرت میں ناموری یا عیش و عشرت پانے کی امید سے نیک افعالی کیجاویں وہ دوسرے ناقص درجہ کے ثمرہ دینے والے ہیں جنکی بدولت سرگ نرک - آواگون رہتا کبھی دنیا سے نجات نہیں ملتی چنانچہ دیکھ لو دنیا میں جس قدر لاتعداد ذی روح موجود ہیں وہ سب سکام کرم کرنے والے رہے - اس وجہ سے اُن کی دنیا سے نجات نہیں ہوئی چونکہ محسوسات کے عیش و عشرت ہر نوع انسانی و حیوانی میں ہے - مگر محسوسات کا ضبط کرنا صرف ایک نوع انسان کے حصہ میں ہے - پس ہر انسان پر لازمی امر ہے کہ اپنے اوپر رحم کر کے بقیہ العمر میں دوسرے ناقص درجہ والے افعال سے باز رہکر پہلے درجہ کے مطابق عمل کرے تاکہ دنیا سے نجات ملے - بھجن مؤلف مترجم -

برہمانند جائیں درساوت سوئی ایک پانکہ دیہہ کہاوت بیٹھے ہوک کو دیہہ اٹیکن ایک ایک سے بہارو
تینے سنکہہ دیہہ کیوں ہارو

یادداشت - اشول برہمن نے تو یہی دو سوال مندرجہ بالا کئے اور اُس کے بعد دوسرے (بھیج) نامی برہمن نے سوال کیا -

دوسرے بھیج برہمن کا سوال - آسومیدہ جگ کے کرنے والے موجودہ جسم کو چھوڑ دینے پر کہاں پہونچتے ہیں -

جواب - آسومیدہ جگ سے دیوتا سیر ہوتے اور ان اندر وغیرہ دیوتاؤں کی مہربانی سے وہ جگ

کرنیوالا ۔ (سوترآتما ۔) کو پراپت ہوتے جس سوترآتما کا دوسرا نام ۔ (ہرن گربہ) ہے

نتیجہ ۔ کرم کانڈ میں اسومیدھ جگ سے زیادہ کوئی کرم بڑے درجہ کا نہیں مگر اُس کے ثمرہ میں عموماً جگ کرنیوالا ۔ اندر کے درجہ کو اور زیادہ سے زیادہ خصوصاً ہرن گربہ کے درجہ کو پہنچتا مگر جب تک اِس جگ کرنیوالے کی باری ۔ اندر یا ہرن گربہ درجہ پانے کی آوے ۔ چنانچہ اندر ہونے کی باری ایک منونتر تک اور ہرن گربہ ہونے کی باری ایک کلپ تک نہیں آتی یعنی جس منونتر میں وہ جگ کیا جاوے اُس منونتر میں وہ اندر نہیں ہوتا نہ اُس کلپ میں ہرن گربہ ہوتا ۔ اُس سے اگلے یا اور اگلے سے اگلے کسی منونتر میں اندر خواہ ہرن گربہ ہوتا کیونکہ ایک کلپ میں چودہ منونتر اور اسی طرح برہما جی کے ایک دن میں ایک ہزار کلپ ہوتے ہیں ۔ پس ظاہر کہ اندر یا ہرن گربہ کے درجہ پانے تک (جب باری آوے) اسومیدھ جگ کرنیوالا گویا خود اپنے فعل سے دوسرے اقسام کی جونوں میں بار بار گھومتا رہتا اور جب اندر یا ہرن گربہ کا درجہ ملے تو اندر پدوی بقدر ایک منونتر اور ہرن گربہ پدوی بقدر ایک کلپ کے بھوگ کر پھر سنسار میں رہتا ۔ اور اِس درمیان میں جب جب پھر پھر نوع انسانی ملے تب تب اور سکام کر کے باسنا بڑھاوے ۔ جس کا نتیجہ یہ کہ اخیر درجہ کے کرم کرنے سے بھی کبھی موکش (دنیا سے نجات) نہیں ملتی ۔ مقابلہ اس کے اگن ہوتر وغیرہ نیچے درجہ کے کرم کی کچھ حقیقت نہیں ۔ اِس لئے منکھ کو (جس کے لغوی معنے موکش کی اچھا والا ہے) لازم ہے کہ ویدک کرم کانڈ کو نمسکار کر کے ۔ آتما کو اکرتا ابھوگتا (فعل نہ کرنیوالا ۔ اور ثمرہ نہ پانیوالا ۔ اور جیو روپ اپنے کو) یقین کر کے ۔ صرف اہم برہماسمی کا یقین کر کے برہما کار برتی میں رہے ۔ یہی ممکشو کا کرم کانڈ اور اُپاسنا کانڈ ہے ۔ اور خوب یاد رکھنا چاہئے کہ سب ویدوکت کرم دنیا کے بڑھانیکے لئے ۔ اور ویدانت کرم ۔ دنیا سے نجات ہونیکے لئے ہیں ۔ اِس میں وید کو دوش نہیں ہے ۔ کیونکہ وید نے کرم اور ہر کرم کا جیسا پھل وہ سب کہدیا ۔ دوش انسان کو ہے کہ دنیوی عیش و عشرت کو غنیمت اور اپنے کو فاعل سمجھکر خود گویا اژدہا کے منہ (یعنی دنیا) میں پھنستے اور اُس سے نجات پانیکی کوشش نہیں کرتے غرض جو لینے کے لایق (نجات) اُس کو لیتے نہیں ۔ اور جو چھوڑنیکے لایق (دنیا) اُس کو لیتے ہیں ۔ آخر یہ

صد آفریں۔ اور لطف یہ کہ ویدوان منکر۔ بیچارے بے علموں کو ناحق دنیا اور نرک و تناسخ میں پھنساتے ہیں

قابل غور کے ہے کہ دنیا میں ہزارہا مت مذہب ہر ملت ہر قوم ہر برن مجاز بہ اچار جان جاری ہیں اور سب اپنے اپنے ہی طریقہ کو ٹھیک کہتے جن کا نتیجہ یہ نکلنا چاہئے کہ یا تو دنیا میں ہی ہر قسم کا سرور پورا ہی یا بظاہر عام چلن رویہ ایسا معلوم ہو کہ ضرور عاقبت ہی درست ہو گی بلکہ مذہب دھارن کرنے سے دین دنیا دونوں درست ہونا چاہئے مگر کوئی مذہب ایسا مثال کو بھی نہیں کہ جس مذہب کے لوگ عموماً سب برکت مذہب کی دنیا میں سرب سکھی ہوں اور ان کی عاقبت بخیر ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ سب میں سب قسم کے ہیں اور سب کے لئے تقدیر ہی مقدم ظاہر ہو رہی ہے اور تقدیر متعلق کرم کے سو کرم کی وہ مندرجہ بالا کیفیت ہے کہ کیسی کوئی سرب سکھی دنیا میں اور عافیت بخیر عاقبت ہیں ہو سکے افسوس کہ تمام تر دکھ روپ دنیا کو سکھ روپ مانا جاتا ہے ایسی سمجھ اور مت مذہبوں کو نمسکار ہے۔

اور دیکھئے بموجب جملہ مت مذہبوں کے پانچ قسم سے عبادت جاری ہے اور وہ متعلق پانچوں عناصر کے ہیں یعنی۔ ۱۔ پرتھوی تت سے مورتی پوجن۔ ۲۔ جل تت سے گنگا جلی وغیرہ یا دریا میں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ۳۔ تیج تت سے جگ ہوم۔ اگنی ہوتر وغیرہ۔ ۴۔ با ؤتت سے پرانایام حبس دم وغیرہ۔ ۵۔ آکاس تت سے اناہد شبد یا منتر وغیرہ کا جپ پاٹھ وغیرہ۔ اُس کی بابت جو جس قاعدہ سے عبادت کرتے وہ اپنے قاعدہ کو از ہمہ بہتر اور باقی چاروں کو نادرست عیب دار کہتے۔ جیسے پہلے مورتی پوجن کو کہتے کہ پتھر مٹی لکڑی اور وہ بھی اپنی گھڑی ہوئی۔ لہٰذا نا جائز ہے کہ اودیا روپ ہے اُس کے جواب میں باقی چاروں ویسے ہی اودیا روپ ظاہر ہیں جیسے کہ اگنی ہوتر وغیرہ جو بذریعہ آگ کے کیا جاتا وہ آگ بھی قدرتی نہیں بلکہ ایندھن وغیرہ سے خود قابل اگنی ہوتر وغیرہ کے بنائی جاتی اور اگر ایندھن وغیرہ نہ ہو تو فوراً ہی نابود ہو جاوے۔ علیٰ ہٰذا جل بھی سوتنتر نہیں۔ یہی کیفیت پران کی ہے کہ کھائے پیئے سے پران پیدا ہوتا اور بڑھتا ایسی طرح شبد محض اودیا روپ ہی۔ زیادہ لکھنے میں بیجا مانی جاتی ہے دانشمند سمجھ لیویں کہ۔ قدرتی شئے مثل آئینہ میلے کی صرف عقل ہے جس میں آتما برہم کا عکس پڑتا پس صرف عقل کے ذریعے آتما برہم کا ہمیشہ دھیان رکھنا بے عیب کرم جوگ ہے۔ اور وہ سب پانچوں قسم کی عبادت ایشر کے لنگ کی پرستش ہے۔

تیسرے اُشُشت نامی برہمن کا سوال

اُشُشت برہمن نے یاگولک سے کہا۔ کہ تمہارے جوابات کی نتیجہ سے آتما لکھہ پایا جاتا ہے مگر وہ آتما نظر نہیں آتا۔ اشاروں سے بتاتے ہو ایں سئے۔ (جیسے کوئی ناد گاؤ کے دو نو سینگ پکڑ کر کسی کو دکھا دیوے کہ یہ ناد گاؤ ہے) اوسی طرح آتما کے عضو کو پکڑ کر پوری طرح سراپا آتما کو دکھا دو۔

یاگولک رشی کا جواب ۔ ہے اُشُشت برہمن جسم اور جسم کے تمام محسوسات یعنی دسوں اندری۔ پانچوں پران۔ من۔ بُدہ۔ چِت۔ اہنکار چار انتہ کرن۔ اور جسم کے اندر کے سب عضو عضو بانی آنت۔ اُوجری۔ ہڈی۔ گوشت۔ پوست۔ خون وغیرہ سب جزو روپ ہیں جنہیں نہ اتہ کسی امر متعلقہ اپنے کرنیکی مطلق طاقت نہیں بلکہ جس کی قوت اور جس کی روشنی میں یہ سب کام متعلقہ انکے اپنے کرتے وہی آتما برہمہ ہے اس میں شرتی ہے اور یہی نتیجہ ہے۔ ॥ [illegible] ॥ [illegible] ॥ یعنے اس کے یہ کہ اس آتما برہمہ کے سوا (جو سب کے اندر گھٹ گھٹ باسی ہے) سب تمہارا غلط ہی صحیح برحق ایک آتما برہمہ ہی ہے۔

چوتھے۔ کھول۔ برہمن کا سوال۔

ہے یاگولک۔ دیہہ کے چودہرم ہیں جنکو دہرما می کہتے ۱۔ بہوکھ۔ ۲۔ پیاس۔ ۳۔ شوک (رنج حسرت غم۔ ۴ موہ۔ (الفت محبت) ۵ جسم کا ضعیف ہونا۔ ۶۔ مرنا۔ یہ سب جیو آتما کے دہرم پائے جاتے ہیں اور جیو آتما کو۔ ان سب بلکہ اور تمام دہرموں سے علیحدہ شدہ برہمہ از ہمہ پاک (نرلیپ) کہتے ہیں یہ کیا اختلاف ہی کہ باوجود بیتعلق ہونیکے جیو آتما کا ان دہرموں کے ساتھ جیو آتما کا تعلق معلوم ہوتا ہے

یاگولک کا جواب ہے کھول برہمن ان چہ دہرموں سے۔ بہوکھ۔ پیاس دو دہرم پران (سوانس۔ دم) کے ہیں کہ اون کی وجہ سے بہوک پیاس لگتی اور غذا و پانی سے جو بہوک پیاس کی مٹ ہوتی وہی غذا و پانی باعث قیام پران کے ہیں چنانچہ تجربہ کی بات ہے کہ اگر۔ سولہ دن (بحالت نہونے کسی عارضہ خاص کے جس میں کہایا پیا نہیں جاتا) بحالت تندرستی غذا و پانی نہ ملے ضرور پران نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح شوک۔ موہ۔ یہ دو دہرم دل کے ہیں کہ دل دنیوی اشیا سے اسکی تعلق کر کے

دنیوی اشیاء کے حصول غیر حصول ہست نیست میں شوک موہ مانتا رہتا اور جب ان اشیاء کے ساتھ
تعلق نہیں تب اوسکا کچھ شوک موہ نہیں مانتا۔

باقی رہے جرا نمبر ۵ ۔ مرن نمبر ۶ ۔ وہ آدمی یہ استھول دیہہ کے دھرم ہیں ۔ کہ جوں جوں عمر بڑھتی یا کوئی
بیماری ہوتی تو لازمی طور پر جسم ضعیف ہو جاتا ہے اور جو جسم پیدا ہوا وہ ضرور ناپید ہوگا ۔ اور اس طرح جسم کی
ضعیفی و نیستی ۔ لازمی ناگزیر ہے جس کا ہرگز کسی طرح کوئی علاج نہیں ۔

نتیجہ ۔ ان میں سے آتما کا کوئی دھرم نہیں اور جو کوئی ان دھرموں کو آتما اپنا دھرم سمجھتا مانتا ہے
اوس کی غلطی نادانی بوجہ بے علمی برہمہ ودیا کے ہے ۔ اس طرح کسی دھرم کی آتما سے ایکتا و نسبت نہیں بلکہ آتما
کی ایکتا پرماتما سے ہی جس سوریہ روپ پرماتما کا یہ آتما عکس ہے برہمہ ودیا والے باعلم دانشمند ۔ اسی آتما برہمہ کی
حقیقت کو سمجھکر سب خواہش اور خواہش کے ارادوں کو نیاس ۔ (ضبط) کرتے جسکا نام سنیاس ہے ۔
یعنی اصلی دھرم جو آتما کا ہے سب لاتعلق اوسی دھرم پر قائم ہوتے جس کو سنیاس دھرم کہا جاتا ۔

یاگولک مزید تشریح کہتے ہیں کہ سنیاسی پرش جن ارادوں کو چھوڑتے وہ تین قسم کے ہیں ۔ ایک پتر
اور اسی ضمن میں استری ہے ۔ دوسرا ۔ وت (روپیہ جانور زمین وغیرہ سامان عروج) تیسرا لوک (دنیا نامی
دنیا) ۔ کیونکہ دنیا کے جھگڑے اور وہندی سب انہیں تینوں سے اُٹھتے ۔ اور انجام ہیں ۔ انہیں سے لازمی
طور پر ضرور شوک موہ عائد ہوتا اور انہیں کی باسنا جو دلمیں رہتی اوسی سے لازمی طور پر ضرور دنیا میں
نامی اور بار بار تناسخ حاصل ہوتا ۔ تمام دنیوی رنج ۔ اور عاقبت بخیر ہونیکے لئے یہ ہیچ بنیاد ہیں ۔ چنانچہ
بام دیو وغیرہ پچھلے مہاتما اُن تینوں کو تیاگ کر جیون مکت اور بدیہہ مکت ہوے ۔

اس کے بعد بچکنو (رشی) کی بیٹی ۔ گارگی ۔ نام نے ۔ جاگولک سے سوال کیا ۔

گارگی کا سوال ۔ ہے یاگولک ۔ یہ امر لازمی ہے کہ ہر ایک کاریہ اپنے کارن میں رہتا جیسی
مٹی کارن روپ کا کاریہ ۔ برتن ۔ ہر حالت میں اپنے کارن روپ مٹی میں یا جیسے کارن روپ سوت کا
کاریہ کپڑا اور کاریہ روپ کپڑا اہمیشہ اپنے کارن روپ سوت میں رہتا یعنی وہ برتن ہر وقت مٹی اور وہ
کپڑا ہر حالت میں سوت ہی ہے ۔ غرض صورت بنوع دیگر بنجانے سے کارن کا نام و روپ بدل جاتا

اسی طرح اصول کی بات ہی کہ مطابق سرشٹی پرکار کے جل سے مٹی پیدا ہوئی گویا کارن روپ جل کا کاریہ مٹی ہے۔ سو پرلے۔ (قیامت کبریٰ) کے وقت کی بابت تحریر ہے کہ۔ مٹی روپ تمام برہمانڈ اپنے کارن روپ جل میں جل روپ ہوجاتی یعنی کہتے ہیں کہ پرلے میں جلامٹی رہتی برہمانڈ نیست و نابود ہوجاتا۔ اس موقع پر یہ سوال ہی کہ اس جل کا کارن روپ کون ہے جسمیں وہ جل۔ سروتر میں سماتا یعنی جل کا اشریہ آدھار کون ہے جس پر سروتر جل ٹھیرتا ہی۔

یاگولک کا جواب۔ اصلیت میں جل کا کارن تیج (کہ تیج جل سے پیدا ہوا) اور تیج کا کارن وائیو (کہ بائیو سے تیج پیدا ہوا) اور پھر بھی وہ تیج یعنی اگنی۔ مٹی کے سہارے سے ہی کہ۔ مٹی کا کاریہ جو لکڑی کنڈا وغیرہ اندھن تس سے اگنی ٹھہرتی اور جب اندھن نہ رہی اگ نیست و نابود ہوجاوی۔ اسی طرح اگ بدا بے سوتر نہیں اسکے علاوہ جیسے کپڑا میں تانا بانا۔ تیسے تانے بانے کی طرح۔ اگنی اور ہوا۔ ادت پروت (مخلوط) ہیں اور سو اگنی قائم بالذات نہیں۔ قائم بالغیر۔ اس لئے نتیجہ میں سوال کا جواب یہ ہے بقاعدہ سرشٹی پرکار اگنی کا کارن جو وائیو۔ تس وائیو میں یعنی وائیو کے اشریہ سے پرلے کا جل سروتر میں ٹھیرتا یعنی جل کا آدھار وائیو ہے۔ (یہاں تک پرتھی جل تیج۔ بائیو۔ وہ چار عنصر بیان ہوئی جنکا وجود ہے اس سے آگے وائیو کا کارن اکاس (جس کا کچھ وجود نہیں) وہ اکاس آتما سے نمایاں ہوا۔ اس طرح اخیر درجہ پر ان سب عناصر کا آشریہ آدھار۔ آتما برہمہ ہی۔ جس سے یکے بعد دیگرے نمایاں ہوئی اور پر لی تک بحالت موجودگی برہمانڈ کے اور پرلے میں بحالت نابود ہوجانے برہمانڈ کے اُسی آتما کے اشریہ ادھار پر قیام پذیر رہتے ہیں۔ اس کے بعد۔ یاگولک سے۔

ادالک رشی نے سوال کیا۔ ہے یاگولک۔ اُصول کی بات ہی کہ وید میں کہا ہے کہ جیسے سوت میں۔ مالا کے دانے پوے رہتی۔ تیسے یہ جگت میں۔ سوتر آتما میں پوتا ہے۔ پس ہم پوچھتے ہیں تم اُس سوتر آتما کو جانتے ہو۔ اور جانتے ہو تو بیان کرو۔

یاگولک کا جواب سو وائیو کا جو مجموعی (سمشٹی) روپ تس بائیو کا۔ (بشٹی)۔ روپ پران دسوالنس دم ہے جو پران ہر ایک دیہہ میں رہتے اس سئے پران مثل سوتر کے اور اس بنا پر۔ پران کا نام۔ سوتر آتما ہے

جس پران روپی سوتر میں سب پر وئے ہوئی کی طرح والبستہ ہیں چنانچہ ظاہر ہے دیکھو کہ سوانس کی موجودگی تک جسم قائم رہتا۔ اور جیسے سوتر کے ٹوٹ جانیسے مالا کے دانے بکھر جاتے پھر وہ شکل مالا کی نہیں رہتی تیسے سوانس کے ٹوٹ جانے یعنی دم کے نکل جانے سے جسم قائم نہیں رہتا۔

ادالک کا دوسرا سوال ۔ وہ پران جو سوتر آتما قائم بالذات ہے یا قائم بالغیر۔ اور قائم بالغیر ہے تو وہ کون ہے جس سے وہ قائم ہے۔

یاگوولک کا جواب ۔ وہ انترجامی ہے جس سے پران بجا خود قائم رہتے۔ چنانچہ جب انترجامی کا پران میں آدھار نہیں رہتا فوراً پران جسم سے نکلکر نیست نابود ہو جاتے اور بحالت موجودگی پران کے بھی وہی انترجامی مثل تانے بانے کے اوت پروت ہیں کہ انترجامی سے پران کا قیام اور پران کی موجودگی میں جسم کے ہر عضو اپنا کار منصبی کر سکتے ہیں۔ پس سمجھو کہ اصل میں وہ انترجامی۔ آنکھ کے ساتھ ملکر۔ دیکھنے والا۔ کان کے ساتھ ملکر سننے والا۔ دل کے ساتھ ملکر من (خیال) کرنیوالا۔ عقل کے ساتھ ملکر امور تنقیح طلب کا تنقیح کرنیوالا وگیانی ہے اور یہ جو کہا جاتا کہ جیو۔ دیکھتا۔ سنتا خیال کرتا۔ نسچے کرتا سو جیو۔ اوس انترجامی سے جدا کوئی شئے نہیں بلکہ اصل میں ایک انترجامی ہی ہے اس قدر تفاوت ہے کہ جب تک وہ بے علمی میں رہکر۔ یہ سمجھتا کہ میں۔ دیکھتا۔ سنتا خیال کرتا۔ یقین کرتا ہوں تب تک اس درجہ لاعلمی اپنے فاعل سمجھنے میں اُس کا نام جیو پرگ (یعنی اگیانی نادان بے علم) اور جب وہ لقا عذر برہمہ دیا کے ۔ گیان روپ (حق الیقین) کیحالت میں اپنے کو افعال کا فاعل اور ثمرہ پانے یا کسی تمنا کا مستمند نہیں سمجھتا۔ تب اُسکا نام۔ انترجامی آتما۔ ساکشی (گواہ) ہے جیسے دنیا کے محاورہ میں ۔ سب کام بغیر روشنی کے نہیں ہو سکتے اور سورج وغیرہ کی روشنی میں جو کام کئے جاتے وہ کام سورج وغیرہ روشنی کے کئے ہوئے نہیں ہوتے نہ سورج وغیرہ روشنی کو اون کاموں (دنیا کے لوگوں کے کئے ہوئے) کا ثمرہ ملتا نہ سورج وغیرہ روشنی کو اُن کاموں کی کچھ تمنا ہے۔ صرف سورج وغیرہ روشن اشیار۔ ساکشی (گواہ چشم دید) ہیں کہ جنکی موجودگی میں وہ کام ہوئی بجنسہ یہی حالت جسم کے اندر انترجامی کی ہے کہ جس کی روشنی میں عضو عضو اپنا اپنا کام کر لیتے۔ ان کاموں کا وہ انترجامی۔ فاعل۔ ثمرہ پانیوالا و طلبگار مستمند نہیں صرف ساکشی (گواہ چشم دید) ہے جس کی موجودگی میں کام ہوتے ہیں۔

نتیجہ - اِس طرح اِس پرکرن اُدالک نامی برہمن ہیں - سوپادھک برہمہ کا نروپن ہوا - نرا پادھک برہمہ کے نروپن میں اگلا - پرکرن ہے - گارگی (ہا) کی موصوف فی یاگولک سی دو سوال کیا

گارگی کا سوال - ہے یاگولک - تینوں زمانہ - ماضی - حال - مستقبل میں جو اشیاء ہونیوالی - یعنی جو ہو گئی موجود ہیں اور آئندہ ہوں گی وہ سب اشیاء کس میں اوت پروت (وابستہ) ہیں -

یاگولک کا جواب - ہے گارگی - ابیا کرت آکاس ایشر - انترجامی نارائن جس کے ایسے بہت صفاتی نام ہیں - یعنی مایا شبل ایشر ہیں - تمام جگت اوت پروت وابستہ ہے - اور یہ سب نام برہمہ کے سوپادھک روپ کے ہیں کہ جب جگت کی پیدائش - استقرار - فنا مانی جاتی تب ستھول - سوکشم - کارن کے تعلقات میں برہمہ کو ہی - انترجامی شبل ایشر - وغیرہ ناموں سے فرضی اُن کا - پیدا - استقرار - فنا کرنیوالا - اور اِس حالت میں پرماتما سے ایشر - انترجامی کو اکشر برہمہ میں اوت پروت کہا جاتا یعنی سب کا ایشر آدھار - اکشر نرا پادھک برہمہ ہے اور برہمہ ودیا سے جگت - جگت کے پدارتھ اور اُن کا پیدا - استقرار - فنا - کرنیوالا یا ساکشی بذاتہ واقعی کوئی نہیں - جیسے بازیگر اندرجال کے ودیا سے اپنے سب قسم کی صورت اور اپنی ودیا سے بہت قسم کی اشیاء نمایاں کرتا ہے - اپنی برہمہ ودیا سے وہ اکشر برہمہ جگت اور جگت کی پدارتھوں کی صورت سے ایشر وغیرہ ناموں سے - پیدا - استقرار - فنا - کرنیوالا - اور ساکشی وغیرہ - نمایاں ہو رہا ہے دراصل (واقعی) سوا اکشر برہمہ کے کوئی کچھ نہیں ہے ..

پانچواں ادھیا ختم ہوا

چھٹا ادھیا شروع ہوا جس میں ایک کہوج نامی برہمن اور دوسرے کمہرا چاریہ نامی برہمن کے پرکرن سے واقعات لکھی جاتے ہیں

تمہید - پانچویں ادھیا میں جو آتم گیان یاگولک رشی نے کہا اُس کو راج سبھا میں - راجا جنک نے ہی سنکر دھارن کیا اور اُس وقت یاگولک رشی فتح پا کر اپنے آشرم کو چلے آئے تھے مگر کچھ عرصہ بعد راجا جنک وہ سب آتم گیان کو بھول کر پراگنی ہوتر وغیرہ کے دنیوی دھندوں میں پھنس گئے ایسا سنکر دوسری مرتبہ پھر یاگولک رشی راجا جنک کے دربار میں تشریف لائے راجا نے بہت خاطرداری کی - تب یاگولک رشی نے واسطے

لینے امتحان کے راجا جنک سی کہا کہ ہم کو کوئی امر صحت طلب ہو تو ہم سے دریافت کرو یعنی بطور پرشن کے کہو ہم اُس کا جواب دیں گے اِسی بنا پر اس ادھیائے میں راجا جنک کی طرف سی سوال اور یاگولک کی طرف سی جواب ہیں۔

سوال۔ یہ استھول دیہہ و سوکشم شریر والا پرش کس کے پرکاش جوت سے نوع بنوع کے اپنے کام کرتے ہیں۔ جواب۔ سورج کی روشنی میں کام کرتے ہیں۔ دیس بدیس جاتے آتے۔ سوال جب سورج غروب ہوتا تب کس کی روشنی میں کام کرتے۔ جواب۔ چندرمان کی روشنی ہوتی۔ سوال۔ جب سورج اور چندرمان دونوں غروب ہوں۔ جواب۔ تب اگنی کی روشنی کا ذریعہ ہوتا۔ سوال۔ جب سورج چندرمان دونوں غروب ہوں اور اگنی بجھ جاوے۔ جواب۔ تب آواز کی روشنی (یعنی آواز کی شناخت سے کام کرتے)۔ سوال۔ سپن اوستھا میں کس کی روشنی ہوتی۔ جواب۔ سپن اوستھا میں ساکشی آتما کی روشنی ہوتی۔ سوال۔ دیہہ۔ اندریان۔ پران۔ انتہ کرن میں کون جوت آتما ہے۔ جواب۔ ان سب دیہہ اندریان وغیرہ کا چیشٹا کرانیوالا۔ سوئم جوت آتما ہے۔ اور چونکہ ان سب میں زیادہ شفاف شے عقل ہے جسمیں آتما کی جوت کا عکس پڑتا اور اُن کے اشتمالی ذریعہ سے یہ سب اپنا اپنا کام کرتے اس وجہ سے اوس آتما کو گیان سے ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ وہی گیان سے آتما عقل کے ساتھ ملکر لوک پرلوک جاگرت سپن میں آتا جاتا اِس کی تمثیل میں یہ واک ہے۔ ——— "ध्यायतीव लेलायतीव"

یعنی مطلب اس کا یہ کہ۔ لوہا جس شکل۔ لمبا۔ چوڑا۔ چوکون۔ ترکون وغیرہ کا آگ میں تپایا جاتا۔ اور جب وہ لوہا آگ سے باہر نکالتے۔ اُس وقت وہ تمام آگ معلوم ہوتا اور جیسی شکل۔ چوکون وغیرہ لوہے کی ویسی ہی اوسوقت آگ کی شکل چوکون وغیرہ ظاہر ہوتی۔ اسی طرح جب عقل میں جس طرف جس شکل سے متوجہ ہوتی آتما بھی اوسی شکل کی ظاہر ہوتی ہے اور عقل کا جو بیوہار وہ آتما کا بیوہار کہہ لیا جاتا ہے واقعی طور پر آتما کسی قسم کا بیوہار کرنیوالا نہیں۔ اور تس گیان سے آتما کے دو مقام ہیں۔ ایک جسم موجودہ۔ دوسرا جسم جو آئندہ ہونیوالا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان میں۔ حالت خواب تیسرا مقام ہے جس سپن کے مقام میں جسم موجودہ و آئندہ دونوں کے ہوئی اور ہونیوالے اشیا کو دیکھتا ہے اور اپنے افعال کے

مطابق حالت خواب میں۔ نوع بنوع جسم پیدا کر کے اِن سپن والے جیوؤں کو آپ ہی پرکاش کرتا ہی۔ چنانچہ اس میں شرتی باک یہ ہی ॥ अत्रायं पुरुषः स्वयं ज्योतिर्भवति ॥ معنے سپن میں آتما سویم جوت۔ (اپنے نور میں آپ منور) ہے۔ اور واقعی یہ کہ جاگرت و سپن کی سب بیوہار ودیا (بی علمی) کے رچے ہوئے۔ بے علمی تک ظاہر ہوتے صلیت میں بحالت ودیا (ذی علم) اسکے آتما کسی بیوہار کا کرنے والا یا کسی کا محرک نہیں کیونکہ سب اشیا اور اُنکے بیوہار کوئی شے ہی نہیں صرف ایک آتما ہے اور ادویا میں جو بیوہار مانا جاتا اُس حالت میں بھی آتما کا کسی بیوہار میں شرکت نہیں آتما اسنگ ہی اس میں وید کی شرتی ہے ॥ असंगो ह्ययं पुरुषः ॥ श्रुति معنے (آتما پرش سب سے اسنگ ہی۔ دوسری شرتی ॥ आराममस्य पश्यन्ति न तं पश्यति कश्चन ॥ श्रुति ॥ معنے اس کے یہ کہ بے علم شخص اس آتما کے سپن کے مقام میں جگت کو دیکھتا اور وہ سپن استھا جس آتما کا کھیل ہے اُس آتما کو نہیں دیکھتا۔ یہی حالت جاگرت کی ہے کہ بے علمی سے جاگرت سپن کی اشیا سچی اور باعلمی میں سب جھوٹی ہیں اور جاگرت و سپن دونوں حالت میں ایک آتما سویم پرکاس (اپنے نور میں آپ منور) ہے بلکہ پہلے خوابوں میں جو سورج۔ چندرماں۔ اگنی۔ آواز کی روشنی تھی اون سب میں اُسی آتما کی روشنی ہی۔ اور اصلی سویم پرکاش ہونا آتما کا حالت سکھپتی (خواب غفلت) سے اُنکر ثابت ہوتا موکش کے چاہنے والے جگیاسو (مکشو انسان) کو ان دلائل سے آتما کا یقین کرنا چاہیے۔ اور یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسی دریا میں دریائی جانور تیرتے اور دریا میں ملے ہوئے معلوم ہوتے مگر واقعی دریا شے دیگر اور وہ جانور شے دیگر ہیں اِس طرح بیوہار میں آتما کو جگت روپی دریا میں تیرتا سمجھو اور وید کی شرتی ہے۔

॥ सलिल एको द्रष्टाऽद्वैतो भवति ॥ श्रुति معنے اس کے یہ کہ یہ آتما شبجل کی طرح شدہ ابہرتن پاک صاف اور ایک ہے۔ دوسری کوئی شے نہیں۔ نہ اُس کا کوئی مساوی (جو سجاتی) کہا جاوی۔ نہ اُس کے سوا کوئی دوسری شے جس کو (بجاتی) کہا جاوے۔ نہ اُس میں کسی قسم کی کوئی گت (جو سوگت سمجھا جاوی) آتما میں۔ سجاتی۔ بجاتی۔ سوگت وغیرہ کوئی بھید نہیں۔

شرح ۔ ۱۔ سجاتی اوس کو کہتے ہیں کہ جیسے باغ میں۔ لیموں آنار وغیرہ ترشادہ والے درخت سجاتی یا

جیسے انبہ۔ جامن وغیرہ کے پھل اور درخت سجاتی کہے جاتے ۔

۲۔ بجاتی ۔ جو غیر غیر جات کی ہوں جیسے درخت وغیرہ دیگر نوع اور پتھر وغیرہ دیگر نوع کے ہوتے ۔

۳۔ سوگت (جیسے جسم جسم کے اندر ہاتھ پاؤں وغیرہ عضو) کہ جسم کی گت کی اندر ہوتے ۔

سوال ۔ بندھ اور موکش کا کارن کیا ہی ۔ جواب ۔ ہے راجا جنک ! باسنا بندہ کا اور نرباسنا موکش کا کارن ہی ۔ جو شخص بد عملی سے اپنے فاعل اور ثمرہ پانیکی باسنا (تمنا) رکھتا وہ ہمیشہ بندھ میں رہکر سنساری لوگونکو دیکھو کیسے کیسے دکھ درد میں پڑتے اور شریر چھوڑنیکے وقت پتر ۔ استری ۔ دھن دولت کے تیاگ سے کیسے بلاپ کرتا ۔ (اس موقع پر جاک ولک جی نے) بطور تمثیل کے بہت وسا سنساری لوگوں کی بیان کیں بخیال طوالت نہیں لکھی اور بقول (عیاں راچہ بیاں) مکھ موکش ہے اوس کی نسبت یا گولک کا بیان لکھا جاتا ہے ۔ کہ ہے راجا جنک ۔ جو شخص سوا آتما کار برتی کے کسی میں کامنا باسنا نہیں رکھتا اُس کا لقب (اپت کام) ہے جو بدیں وجہ اُس کے اندرو باہر کی سب کامنا باسنا نیست و نابود ہوئی ہی اُس کی گت اخیر پر ایسی ہوتی جیسے شرتی باک ہی

معنے اس کے یہ ہیں جس کی کامنا نیست و نابود ہو گئی وہی جیون مکت ہی اور تس جیون مکت کے جسم سے باہر پران کہیں نہیں جاتے (جو پہر کسی اور جسم میں داخل ہوں) برہمہ میں ہی اُس کے پران لین ہو جاتے اور وہ گیانی جیسا ازل میں برہم روپ تھا بجنسہ برہم روپ اخیر میں ہو جاتا ہی ۔

ہے راجا جنک ۔ جیسے سانپ کی بدن کے اوپر سر سے پونچھ تک کینچلی ۔ اور جب تک وہ کینچلی اوس کے جسم پر رہتی ہی تب تک سانپ اُس کی اندر ڈہکا ہوا اور پژمردہ خاطر رہتا اور پہر وہ سانپ اُس کینچلی کو اپنی آپا اور سکھدائی نہ سمجھ بلکہ دکھ دائی سمجھکر اوس کو چھوڑ فوراً اوس کینچلی سے علیحدہ ہو خوش ہو جاتا تیسے جیون مکت اپنے آتما نزدوش کے اوپر جسم موجودہ تمام تر دوش والے کو مثل کینچلی کے اور اُس میں ڈہکا ہوا اور پژمردہ خاطری مانتا اور پراربدہ کے ختم ہوتے ہی سکھ پور دک جسم کو تیاگ برہمانند میں مگن اور اپنے سروپ برہما تما میں پرپت ہو جاتا ہے جسم تیاگنے کا کچھ فکر و رنج افسوس نہیں مانتا ۔ سو اِس سبب اعلیٰ درجہ کے پانیکا کارن ویراگ نرباسنا ہے اور وہ باسنا تین امر کی ہیں جنکا ترک چاہیے ۔ ۱۔ لوک باسنا (کہ دنیا میں ہم عیش و عشرت و نیکنامی تمام

رہین)۳۔ دیہہ باسنا دکہ دیہہ ہمیشہ بے عارضہ توانا رہے مرے نہین)۴۔ وید باسنا دکہ ویدمین تمام منتر جو طریقہ لکہتے ہین اسکے مطابق افعال کرین)۔ ان سب کے تیاگ کا نام نرباسنا ہوتا ہے ۔

راجہ جنک کا سوال ہے مہاراج یاگولک جی آپنے جو تت گیان فرمایا اُسکو تو مین سمجہا کہ بمقابلہ کرم کے گیان افضل تر ہے ۔کیونکہ کرم سے دنیا مین پہنسنا اور گیان سے دنیا سے نجات پانا مکہ پل ہے مگر کرپا کرکے آپ گیان کے سادہن اور فرمائے ۔

یاگولک کا جواب بیان گیان سادہنون کے ۔

ہے راجا جنک اس مین شرتی باک ستو دہ یہہ ہے

आत्मानं चेद्विजानीयादय
मस्मीति पुरुषः किमिच्छन्कस्य कामाय शरीरमनुसंज्वरेत्

معنے اس کے ۔کہ جس نے اپنے آنند روپ آتما کو جانا اُس پُرش کو پہر کس بات کی اچہا اور کس بات کی کامنا اور شریر مین دکہ ہونے سے کیون دکہی ہووے ۔نتیجہ یہہ کہ سنساری لشبو نکا ہو گنا آتما کا کام نہین اسلئے پہلا گیان کا سادہن یہ ہے کہ کسی امر کی اچہا اور کامنا نہ کرنے اور جسم مین جو دکہ سکہہ وہ پرار بدہ کرادر لازمی ہونے ہین اس لئے جسم کے دکہ سکہہ ہو نمین اپنے کو سکہی دکہی نہ مانے (یادداشت)

بہاسکر سوامی بدیارن نے اس شرتی کے ارتہہ مین ۔ بنچ رشی نامی گرنتہہ مین گیان کی اوجہا بہاس کی سات اوستہا ۔سات درجہ لکہے ہین بخیال طوالت مفصل نہ لکہے گئے ۔نام اونکے معہ مختصر شرح کہ یہہ ہین

چہا بہاس کی سات اوستہاون کے نام ۔

۱۔ اگیان ۔۲۔ آورن ۔۳۔ بکشیپ ۴۔ پروکش گیان ۔۵۔ اپروکش گیان ۔۶۔ خوک یا گم ۷۔ ترپت ۔

شرح جیسے دس شخص کسی ندی مین تیر کر پار اُترے اور پار اتر کر جب شمار کیا ۔تو ہر شخص نے اپنے جسم کو شمار مین نہ لاکر باقیون کو شمار کیا تو سب کی شمار مین نو نو ہی آئے ۔پس قرار دیا کہ ہم مین سے ایک ندی مین ڈوب گیا ۔اب تنقیح کرنے کہ ایک کونسا ڈوبا ۔تو کہتے کہ نہین کہہ سکتے کہ کونسا ڈوبا اسکا نام اگیان نمبرا ہے

۲۔ دسوان شخص نہین ہے اور معلوم نہین ہوتا ان دونو کا کارن اورن یا استوا پاوک خواہ ابہان ۔

پاڈک اور اُس کا نام۔ اور ن نمبر ۲ ہے اوسی کا نام دوبدہ گیان سی کہا جاتا۔

۳۔ اورن کی حالت مین اون دسون شخص عدم دستیاب کو ندی مین ڈوب کر مر جانا مانکر رونا وغیرہ تیسرا یکشیب کہا جاتا۔

۴۔ اسی درمیان مین کوئی ایک اور گیارہوان شخص آگیا اور اُس نے ماجرا سنکر کہا کہ فکر نہ کرو رود نہین وہ دسوان موجود ہے کیونکہ اوس گیارہوین نے دس کو گن لیا تہا اور اون کو سادہ لوح سمجھکر صرف اسقدر کہا تہا کہ موجود ہے اس سے اونہون نے اوسکی کہین موجودگی کا یقین کرلیا اوس کا نام پروکش گیان (پوشیدہ جاننا) نمبر ۴ ہے۔

۵۔ پہر اوس گیارہوین نے خود اون سب کو دسون گنا دئے تب حق الیقین سی سمجھے کہ کوئی نہین ڈوبا سب دسون موجود ہین۔ اوس کا نام اپروکش گیان (بظاہر یقین ہونا) نمبر ۵ ہے۔

۶۔ دسونکی موجودگی سے درمیانی یکشیب نمبر ۳ کا دور ہو کر رونا وغیرہ بند ہوا اُسکا نام شوکاپ گم سوک کا قطعی نرہنا نمبر ۶ ہے۔

۷۔ سب طرح یقین و خوشی ہونا اس کا نام نربت (المینان) نمبر ۷ ہے۔

اور گیان کے سات وستھا (سات درجہ) ہین کہ ابتدا سی آخر تک سات حالت گیانی پر گذرتی ہین۔ ۱۔ پہلی سبھ اچہا۔ دنیا کی تمام عیش و عشرت باعث دنیا رنج دائمی معلوم ہو کر۔ تیرتہ وغیرہ مین پہرنا وغیرہ۔ اچہی لوگونکی صحبت قبول کرنا۔ یہہ سبھ اچہا نامی پہلا گیان کا درجہ ہے

۲۔ دوسرے سوبچارنا۔ اچہی صحبت اور ست شاستر کے پڑہنے سی یہہ خیال جمانا کہ یہہ تحقیقات کرنا چاہئے کہ مین کون ہون اور دنیا کیا ہے۔ یہہ سوبچارنا نامی دوسرے درجہ کا گیان ہے۔

۳۔ تن منسا۔ صحبت سے معلوم کرنا کہ مین اور دنیا کوئی شے نہین دل کے قرار دینے دنیا اور دل بجدا شتگی سے دنیا کوئی شے نہین۔ اسلئے دل کا قابو کرنا۔ تن منسا نامی گیان کا درجہ ہے۔

۴۔ ستواپت۔ دل کے قابو کرنے سے معلوم ہوتا کہ آتما برہم اور جگت ایسے ہین کہ جیسے دریا مین لہر جیسے مثل دریا کے آتما برہم اور اوس مین جگت مثل ترنگون کے ہین کہ دو شے نہین اور دریا مین لہر اٹھکر دریا مین ہی سما جاتی۔ یہ ستواپت نامی گیان چوتھے درجہ کا ہے۔

۵- اسنسکرت - چوتھے نمبر کے گیان سے - یقین کرنا کہ میں آتما سے کوئی جدی شے نہیں اور اس دیہہ کا ابھیمان نہ رہنا یہ اسنسکرت نام گیان پانچویں درجہ کا ہے -

۶- پدارتھ ابھوئی - مثل اپنے باقی سب اشیاء دنیوی کو بھی کوئی شے یقین نہ کرنا یہ پدارتھ ابھاوتی نام گیان چھٹے درجہ کا ہی -

۷- تُریا - ہونا - نہونا - میں - تُو - یہہ - وہ - یعنی دوئی مطلق نہ ہو کر خالص وحدانیت کا نام تریا گیان اخیر درجہ ہے - ناچیز کمترین بھوانی پرشاد قانونگو پنشنر مترجم پستک ہذا نے قبل ازیں بعرصہ تخمیناً ۳۰ برس کے پستک ٹیکہ دچار مالا مترجمہ اچھپے ہیں - ان سات گیان کی اوستھاون کو ادھیائے نمبر ۲ - اور گیان کی سادھنونکو ادھیائے نمبر ۱ میں بہت مفصل لکھا ہی - ان ساتوں چدابھاس کی حالت ہر جسم انسانی میں اس طرح ہے کہ جیسے یہ چدابھاس روپ جیو جسم کو اپنا آپا سمجھتا آتما کو مطلق نہ جاننا یہ پہلا اگیان ہے - نمبر ۲ - جب کوئی آتما کو پوچھے تو جواب میں کہنا کہ آتما کو میں نہیں جانتا مجھے آتما نظر نہیں آتا اسلئے آتما نہیں ہے - یہ دوسرا اگیان - اور ان نام والا ہے ۳ - دنیوی حوادث سی اپنے کو دکھی سکھی ماننا - یہہ وکشیپ نمبر ۳ ہے - نمبر ۴ - گرو اور وید کے مہاواک (تتوسی) سے کہنا کہ میں آتما ہوں - یہ پروکش گیان نمبر ۴ ہی - کیونکہ خود نہیں جانا نہ دیکھا دوسرے کے کہنے سے مانا کہ میں آتما ہوں نمبر ۵ - گرو اور ویدانت کے من - ندی دھیاسن (تحقیقات و برتاؤ) سے آتما ہونیکا اپنی نسبت حق الیقین ہونا یہ اپروکش گیان نمبر ۵ ہی - نمبر ۶ - آتما کو تحقیق کرنیکے بعد اچھی طرح سمجھنا کہ ابتک جو ہوا وہ بے علمی تھی ورنہ وقعی میں آتما روپ کسی فعل کا کرنیوالا فعل کا ثمرہ پانیوالا نہیں ہوں اس لئے اب مجھے کرنا کرانا کچھ نہیں ہی - یہ شوک نورت گیان نمبر ۶ ہی - نمبر ۷ - اخیر پر آتما کا ربرتی میں نردند - پرمانند میں مگن رہنا - یہ ترپت گیان نمبر ۷ ہے یا گو لگ کہتے ہیں کہ ہی راجہ جنک - حالت بے علمی میں بھی جبتک پورا گیان نہو اس قدر ہمیشہ یاد میں رہنا چاہیے کہ جب کہ وقعی آتما کرتا بھوگتا نہیں اور ہر سہ زمانہ - ماضی حال - مستقبل میں یہ آتما اور سنساری ہو چکا ایسا ہے پہلے سے رہا اور اب ہی اور آیندہ رہیگا اس لئے مجھہ آتما سچدانند سروپ نی نہ پہلے کچھ کیا نہ اب کچھ کر رہا ہوں نہ آیندہ کچھہ کروں گا - اس برتاؤ اور سمجھہ سے وید شاستر کے کہے ہوئے پروکش - (پوشیدہ) سچت اور اگامی کرم سب نیست و نابود ہو کر صرف پراربدھ تک یہہ موجود میں رہکر اخیر پر بالضرور بدیہہ

مکت پاتا یہ سب سی بڑھکر گیان سادہن ہے

اب اِس چھٹے ادہیار میں - یاگولک (میتریہ کے سمباد (سوال جواب) گیان کا سادہن - آتم گیان کہا جاتا ہے

تمہید - یاگولک رشی کی دو استری میتر نامی (گیان مارگ میں ہوشیار) چھوٹی - کاتیاینی نامی (گرہست آشرم کے کام میں ہوشیار) غرض دو استری تہیں - سو جب یاگولک نے سنیاس دہارن کرنیکا قصد گیا تو دونوں استریوں سے کہا کہ گھر میں جو دہن دولت موجود ہے اوس کو اپنا اپنے حسب دلخواہ تقسیم کر کے میرے سامنے لیلو کہ پہر جھگڑا نہ پڑے اوس وقت میتریہ نے کہا کہ مجھے موکش ہونا مطلوب ہے اِس سے پہلے یہ تبلاؤ کہ دہن دولت اور اُس کے ذریعہ سے اگنی ہوتر وغیرہ کرنیسے مکت ہوتی ہے یا نہیں جواب اِس سے مکت نہیں ہوتی - بلکہ جنان جنم کو بندہ پڑہتی جاتی جب کا خاتمہ مہا پرلے میں نہیں ہوتا کہ مہا پرلے کے بعد جب پہر رچنا ہو تب اوسی سنسکار پچھلے سے پہر برہمانڈ اور سب نوع بنوع کی خلقت نمایاں ہوتی ہے -

میتریہ کا سوال - ہے سوامی یاگولک اگر اُن سے مکت نہیں ہوتی تو مجھے ذرا بھی حفیہ نہیں چاہئے مگر جس سے مکت ملے وہ شے کرپا کر کے مجھے دیجئے -

یاگولک کا جواب - آتم گیان سے موکش ہوتی سو آتم گیان سنو -

ہے میتریہ - کرم کانڈ اور دنیوی بیوہار میں یوں کہتے اور اسی سمجھ سے عمل کرتے کہ "पुत्र प्रयोजनो भारिया पुत्रः पिण्ड प्रयोजन ॥" - معنی - شادی اسواسطے کرتے کہ بیاہی استری سے صحیح النسب اولاد بیٹا پیدا ہو اور بیٹا سے یہ مطلب ہے کہ بعد مرنیکے بیٹا - اپنے مری ہوئے باپ - پتر روپ کو پنڈ اور جل سے شرادہ کر کے ترپت کرے - اور اسی بنا پر دہرم شاستر میں ترکہ پدری کا بیٹا کو ملنا قایم کیا کہ ترکہ کے بدلے بیٹا پنڈ دے اور پنڈ کے بدلے بیٹا کو ترکہ ملے - مگر اصلیت یہ ہے کہ اسکی علاوہ درحقیقت سب کا اصلی مطلب آنند (سرور) ہے اِسی آنند ملنے کیلئے - بیاہ - بیٹا - اور تمام قسم کے پیشہ کئے جاتے جس سے آنند ملے اوسکو رشتہ دار اور جس سے آنند نہ ملے اوسی کو باوجود رشتہ داری بیوی کے اُلٹا دکھدائی سمجھا جاتا ہے - اور دنیا میں بہی جو سکہ کسی قسم کا ملنا مانا جاتا ہے وہ عیب سے خالی نہیں

یعنی اول تو وہ بیکہہ تہوڑی دیر رہتا۔ عرصہ تک قائم نہین رہتا۔ دوم۔ سکہہ کے آخر مین ادہسی سے لازمی طور پر ضرور دکہہ حاصل ہوتا اصلی انند (عین سرور) آتما کا ہے جو ہر طرح بے عیب ہے کہ لازوال ہے۔ نہ کم ہوتا نہ اسکے اول درمیان آخر مین کبہی دکہہ نکلتا۔ پس نتیجہ یہہ کہ آتما کا شاکشات کار (مشاہدہ ہونا)۔ اور مشاہدہ ہونیکے لیئے ویدانت شاستر اور برہم جاننے والے گرو سے اُپدیش پاتا۔ یہہ سنے ہوئے کا منن (تحقیقات حق وباطل) اور اور تحقیقات سے جو آتما برحق ثابت ہوا اوس مطابق آتما کار ورتی سے ندہی دہیاسن (ہر تاؤ) ضروری ہے یعنی شروَن منن ندہی دہیاسن برہم ودیا کا پہلا گیان کا سادہن ہے۔ اس کے بعد اپروکہہ گیان کا سادہن ہے یعنی تحقیق سمجہے کہ جگت خاص کوئی دوسری شے نہین۔ خود آتما ہے۔ خود نت آنند بنکر جگت بے اصل کو مثل بازیگر کے کہیل کے نمایان کرتا یعنی خود آتما ہی اپنے آپ سے سب روپ ہوا تمام ہوا آتما سے سوا کوئی پدارتہ نہین ہے۔

چھٹا ادہیاے ختم ہوا

یہانتک ظاہری کرم کانڈ۔ والے اگنی ہوتر وغیرہ ویدوکت کو جگت کا بڑہانے اور ہمیشہ آواگون (تناسخ) کے بندہ مین رکہنے والا ظاہر کرکے جگت سے نجات کیلیئے جس قدر واقعی کرم۔ گیان کے سادہن مکشو کو کرنا لازمی ہے بیان کیئے۔ اسی طرح ویدوکت اُپاسنا جگت کے بڑہانے اور بندہ مین ہمیشہ رکہنے والے مروجہ جگت سی درگذر کرکے جگت سی نجات کیلیئے جس قدر امر جو اُپاسنا لازمی ہے وہ بیان کرتے ہین چونکہ جب تک پوری برہم گیان نہو تب تک شدہ برہم کی اُپاسنا کرنا چاہیے اسلیئے پہلے شدہ برہم کا سروپ اور پہر اُس ارادہن (اُپاسنا) کہتے ہین۔ واضح ہو کہ سام وید برہم بہاگ کا مہاباک ॥तत्वमसि॥ تتوسی ہے جسکے مجموعی معنی ہین (سو تو ہے) اس کا پرسنگ یہہ ہے کہ۔ دنیا کے نمایان ہونے سے پہلے جب نرگن برہم پہلے اپنی اچنت اور اننت شکتیون الاتعداد وبعید از قیاس قدرتون طاقتون نوع بنوع مین سے ایک سکتی پرکرتی نام اوجوست۔ رج۔ تم۔) تینون گنون کی مساویت (سامیہ اوستہا) والے کی طرف توجہ کی تب وہ پرش۔ شدہ برہم کہلایا۔ پہر تین گنون مین سے ایک ستوگن کی طرف توجہ کی اور اس حالت مین ست گن زیادہ مناسب۔ اور رج۔ تم دو گن کم یا مغلوب ہوئے اور ایسی کم وبیش گنونسی جگت کے پیدا پرورش۔ فنا

کرنی کی ایک خاص قدرت ظاہر ہوئی جس قدرت کا نام مایا۔ اور قادر کا نام ایشر ہوا۔ اسی طرح جب
اس شدہ برہمہ نے پہلے کے برہین۔ رج۔ ست دو گنون پر توجہ کی تب ست گن کی کمی مغلوبی اور رج
تم کے غلبہ اور بیشی مین۔ محض نادانی کی حالت نمایان ہوئی جس حالت کا اودیا (بے علمی) اور اس حالت
والیکا نام۔ جیو۔ قرار پایا۔ پس اس طرح اوسوقت صرف شدہ برہمہ کے ایشر و جیو دو نام ہی اور مندرجہ
بالا دو ہی حالت نمایان ہوئی تھین جگت کی پیدائش کا اوسوقت کچھہ سامان (ست نت رج تت وغیرہ
بہی ظاہر نہین ہوا تہا۔ اوسوقت شدہ برہمہ نے اپنے ایشر جیو نامی دونون پیروسے باہم سوال جواب کے

جیو کا پہلا سوال۔ برہمہ کیا ہے ایشر کا جواب معنے **प्रज्ञानमानंदब्रह्म**
گیان سے پرے (برتر) آشند۔ اور آنند سے جو پرے سو برہمہ ہے۔ اس بنا پر۔ یہہ (پرگیا تمانند
برہمہ) پہلا مہاواک اور اوس کی صراحت مین جو ایشر نے مہاواک کہے اون واکیون کا نام پہلا وید رگوید

ہوا جیو کا دوسرا سوال وہ برہمہ کون ہے ایشر کا جواب **अहंब्रह्माऽस्मि ॥**
معنے۔ وہ برہمہ مین ہون۔ اس بنا پر یہہ اہم برہما معنی۔ دوسرا مہاواک اور اسکی صراحت مین جو ایشر نے
اور واک کہے اون واکیون کا نام دوسرا یجروید ہوا۔

جیو کا تیسرا سوال مین کون ہون ایشر کا جواب **तत्वमसि** معنے سو تو
ہے (یعنی تو بہی وہی برہمہ ہے اس لئے یہہ تتوسی مہاواک اور اس کی صراحت وہی جو ایشر نے
اور واک تہے اون واکیون کا نام تیسرا سام وید ہوا۔

ان تین سوال و جواب کے بعد جیو نے پہر کچھہ نہ کہا تب ایشر نے اپنی طرف سے
अयमात्माब्रह्म
چوتھا مہاواک فرمایا۔ معنی۔ مین آتما برہمہ ہون۔ مطلب یہہ کہ جب جیو آئندہ جگت نمایان
ہوگا اور جگت کے لوگ اپنے اپنے کو۔ ہم۔ یا مین۔ اور دوسرے کو۔ تم یا۔ تو خواہ یہہ۔ وہ۔ ایسا۔
سمجھا کرینگے۔ سو یاد رکھنا کہ۔ ہم۔ مین وغیرہ۔ سب کا آپا۔ اور آتما لفظ کے لغوی معنی (آپے
کے ہین اسطرح جہانتک ہر جسم کا آپا۔ وہی اوسکا آتما۔ اور جہانتک ہر جسم کے اندر (پرتیگ آتما)
وہ سب برہمہ ہے پس جگت کہیل مین کسی شے کو برہمہ سے سوا کوئی شے جدا نہ سمجھا۔

(یادداشت از خاکسار رہوانی پرشاد قانون گو منشر مترجم اُپنشد ہذا۔)

نمبر ۱۔ منتر بہاگ وید میں پرورتی مارگ واسطے افزائش دنیا اور برہمن بہاگ وید میں منتر بہاگ وید کی شرح اور خصوصاً نورتی مارگ (دنیا سے نجات کا راستہ) ہے۔ چنانچہ منتر بہاگ اور برہمن بہاگ میں سے جو نورتی مارگ۔ شری ویدبیاس جی نے انتخاب کیا اُس کا نام ویدانت شاستر اور اوس کے بموجب اپنشد ہوے۔ اس طرح یہ چاروں مہاواک مندرجہ۔ وید برہمن بہاگ پرسنگ سے اس موقع پر خاکسار نے ضروری لکھنا سمجھکر مندرج کئے اس موقع پر اصل برہدارن اپنشد اور اُس کے بہاشیہ میں چاروں مہاواک نہیں لکھے البتہ ایک (تتوسی) سام وید کا مہاواک لکھا ہے۔

نمبر ۲۔ پہلے سب واک وید کے مخلوط ایک ہی حصہ میں تہے شری ویدبیاس جی نے برہنا چاروں مہاواک کی سب مخلوط واکیوں کو مطابق ہر مہاواک کی جداگانہ انتخاب کرکے چار حصے کئے اس بنا پر چار وید کہے جاتے۔ اور یہ اصلی وید منتر بہاگ خاص ایشر کا کہا ہوا دنیا کی پیدائش سے پہلا ہے۔

نمبر ۳۔ شری ویدبیاس جی سے پہلے رشیوں کی رائیں مختلف تہیں۔ اور وہ سب چہ قسم کی رائیں تہیں جس پر چہہ شاستر کہلائے۔ ویدبیاس جی نے بعد انتخاب و ترتیب چاروں وید کے اون چہوں رائیں میں جو جو غلطی تہیں وہ سب ویدانت شاستر مؤلفہ اپنے تعدادی (۵۵۵) سوتر میں رفع کرکے۔ ویدانت کا جو اصلی مطلب متعلقہ (طریقہ نجات از دنیا) صاف طور پر ظاہر کردیا۔ چنانچہ خاکسار نے بماہ جنوری و فروری ۱۹۰۹ء۔ اوس اصلی ویدانت شاستر کا بہی ترجمہ بزبان اردو خط فارسی میں لکھدیا اور چہپ گیا ہے اس لئے تنقیح شدہ صحیح شاستر اخیر کا ویدانت شاستر مؤلفہ بیاس جی کا ہے۔ بعضے لوگ جو اُس کو نہیں دیکہتے وہ پچہلے شاستروں سے تقریر بیجا اور سجا ہٹ کرتے ہیں ✦

اب یہاں سے ان ساتویں ادہیار کو اصلی اُپنشدہ اور اُس کے بہاشیہ کے بموجب لکھا جاتا ہے۔

॥ ॐ ॥ पूर्णमदः[1] पूर्णमिदं[2] पूर्णात्पूर्ण[3] شدہ برہمہ کی سروپ کے بیان میں یہ منتر ہے

मुदच्यते ॥ पूर्णस्य पूर्णमादाय पूर्णमेवावशिष्यते ॥ معنے اس منتر کے یہ ہیں

اس منتر میں تین پد۔ تین حصہ میں چنانچہ ترتیب حصہ ہر ایک پد کا ارتہہ لکھا جاتا ہے۔ اور

اس کے ارتھ میں - شام وید کی مہاواک (تتوسی) کا - ارتھ شامل ہے -

۱- پہلا پد - پُورن مدا - تت پد - برہم کی لکش کو پورن کہتے اور - ادا - نام - پوشیدہ جوت تت پد کا لکش برہم کا ہے - اس طرح اس پہلے پد کے پوری معنے میں (پُورن برہم ہے) -

۲- دوسرا پد - پورن مدم - کے معنی یہ کہ - مہاواک کی دوسرے - تم - پد جیو کے لکش کو پورن کہتے اور (ادم) سے یوں سمجھو کہ یہ جو حقیقت کی روپ اور نام کا بیوہار - اُپادہ ملا ہوا شے ہو ابظاہر معلوم ہوتا وہ بھی اصلیت میں نراُپادہ روپ برہم سے پورن ہے - اسمیں کوئی دوسری شے ملی نہیں ہے -

۳- تیسرا پد (پورنسی پُورن ماوار) وغیرہ - اس کے معنے و مطلب یہ کہ) اودیا - اُپادہ (بے علمی کے عیب سے) جو حقیقت کی رُو سے پہلے وہم معلوم ہوتے تس اودیا (بے علمی) کے مفقود ہونے جانے علمی کے - ایک برہم ہی اپنے ذاتی سبھاؤ سے پراورن برہم باقی رہتا ہے -

اس گیان سادہن کو کھکراب - کہتے ہیں کہ - اونکار - (ادم) پر توکا دھیان کرنا یہ سب سے پہلا گیان کا سادہن ہے کہ اس سے باقی سادہن اور آتم گیان اور یہ سب باریک امر سمجھ میں آجاتے ہیں - اس کے بعد تین سادہن اور ہیں ؛

ایک شم - دم - محسوسات کا ضبط اور قلب کا ساکن کرنا - دوسرا - دان (خیرات) کہ جب تک گرہست آشرم میں رہے - ان و غیرہ کی خیرات کرتے رہنا اور - بان پرست و سنیاس آشرم میں - ابھے دان دینا یعنی کسی سے ایسی گفتگو نہ کرے جس سے اوس کے دلمیں خوف پیدا ہو - تیسرا - دیا - سب پرانیوں کو یکساں سمجھکر - سب پر رحم کرنا - اور کسی کا جان سے مارنا تو پورا ادھرم ہے - دل آزاری بھی نکرے یہ پرم دھرم اہنسا کا ہے - یہ وہ برتانت بیان ہوا جو ابتدا میں دیوتاؤں کو پرجاپت نے سمجھایا تھا - اور سب سے پیچھے پرجاپت نے دیوتاؤں کو کہا کہ آتم گیان کا سادہن درین جپ دینے والا برہم گایتری کا منتر ہے اوسکا جپ اور دھیان ہمیشہ کرو سو گایتری منتر یہ ہے -

یہ سات بیاہرتی ہیں - ॥ ॐ ॥ भूः ॥ भुवः ॥ स्वः ॥ महः ॥ जनः ॥ तपः ॥ सत्यम् ॥

وید مارگ والے پہلے تین بیاہرتیوں کو کہتے اُس کا اس قدر ثمرہ ملتا - کہ اچھے دوہی کی اُپاسنا کرو

پہلا کھنڈ ختم ہوا۔

دوسرا کھنڈ پران ودیا شروع ہوا

منتر نمبر۱۔ جب حسب مندرج پہلے کھنڈ کے۔ پران کی فضیلت سب اندریوں پر ظاہر ہوئی تب پران نے کہا کہ میری غذا کیا ہے۔ اندریوں نے جواب دیا کہ۔ جو انسان۔ حیوان۔ جانور۔ چرند۔ پرند کھاتے وہ سب تمہارے (یعنی پران کی ہی غذا ہے۔ اس بنا پر شرتی ہے۔ ظاہر ظہور۔ پران کا نام ان (غذا) کہا جسکو اس امر کی ماہیت ہی اُسکے لئے سب کی غذا۔ غذا ہے کبھی بھوکا نہیں رہتا+

منتر نمبر۲۔ پھر پران نے کہا کہ میرا۔ کپڑا پہننے کا کیا ہے۔ اندریوں نے جواب دیا کہ۔ غذا کھانیکے پہلے اور پیچھے جو پانی پیا جاتا۔ وہ پانی تمہارا پارچہ پوشیدنی ہے۔

منتر نمبر۳۔ یہ پران ودیا (جو ابتدا سے یہانتک بیان ہوئی) پہلے۔ ستکام جوالا) نامی رشی نے (گوشرت بکیا گھرپد) نامی رشی سے کہی تھی۔ اس ودیا میں یہ برکت ہے۔ کہ جس مقام پر خشکی ہے اور درخت بالکل نہیں۔ یا کوئی درخت خشک کھڑا ہی۔ اُس موقع پر یہ ودیا کہی جاوی تو اگر درخت نہوں اسکی برکت سے نئے درخت پیدا ہو جاویں! او خشک درخت میں نئے۔ شاخ۔ پتّہ۔ پھل۔ پھول نکلیں۔

منتر نمبر۴۔ اور اصلی مطلب بیان کرنے اس ودیا کا یہ ہے۔ کہ جب کسی کو دنیا میں سب سے بڑھ کر مہت تت۔ (ذی عروج) ہونیکی خواہش ہو۔ وہ سب اوکھدیوں (نباتاتی۔ پتا وغیرہ کو)۔ دہی اور شہد میں ملا کر۔ ہر مہینے میں جو ایک تتی ماوس۔ دوسری تتی پورنماشی۔ ان دونوں دن میں سے کسی دن اس منتر سے۔ اگنی میں گھی کی آہت دیکر ہوم کرے وہ منتر یہ ہے۔ جیشٹار۔ سریشٹار۔ سواہا۔

ज्येष्ठाय।। श्रेष्ठाय।। स्वाहा।। یہ منتر وہ ہے جو سب سے پہلے منتر نمبر۱ میں پران کی فضیلت میں کہا ہے۔

منتر نمبر۵۔ اسی طرح وشِشٹار سواہا۔ یا۔ پرتشٹار سواہا۔ یا سمپدے سواہا۔ آئتنار سواہا۔ منتر دل کر کے گھی کی آہت سے ہوم کرے (یہ وہ منتر ہیں جو پہلے کھنڈ کے منتر نمبر۵ میں۔ نطق کو وشِشٹ۔ تیسرے منتر میں آنکھ کو پرتشٹھا والا۔ چوتھے منتر میں کان کو سمپدا والا۔ پانچویں منتر میں دلکو آئتن کہہ آئے ہیں

لیکن ان سب منتروں کے ہوم میں یہ لحاظ رہے کہ۔ سروا کے ذریعہ سے جو گھی کی اُہت اگنی میں دیجاوی اوس مرتبہ کے گھی کی جو کوئی بوند سروا میں رہجاوی اُس بوند کو ایک برتن علیحدہ میں جھاڑتا جاوی۔ اس برتن کا نام (من تھن) ہی۔ اور دھرو بھی کہتے ہیں

منتر نمبر ۶۔ بعد ختم ہوم کے اُس من تھن نامی برتن کو اپنے دونوں ہاتھوں کی انجلی میں رکھکر منتر ذیل کو پڑھے جو اُس من تھن نامی برتن کے صفت میں ہیں وہ منتر یہ ہیں۔ جو اس منتر نمبر کے الفاظ میں (اموناسیہ اماہیتے۔ سرب مدگنوم) یہ جیشٹا۔ سرشٹو راجا دہ پتہ۔ سماجیشٹا۔ راج ما دہ پتم گمیتہ سب مد گنوم۔ سرب مسانیت۔ معنی اِس منتر کے یہ ہیں کہ۔ ہے من تھن تو۔ ام۔ نام والا پران ہی جو ہمیشہ پران کے ساتھ رہتا۔ اس لئے تو تمام جگت کا پران بھوت ہے اور تحقیق تو سب سے درجہ میں بڑا سب سے بہتر۔ سب کا راجا ذی جلال۔ سب کا مالک ہونے سے سب کا پالنے والا ہے۔ سو تو مجھکو بھی مثل اپنی پورا آتم بھوت۔ اور سب سے بڑے درجہ والا۔ سب کا راجا بنا دے

منتر نمبر ۷۔ اِس استتی کے بعد اُس من تھن برتن میں سے گھی کو (جو پیں ادار آہتوں کا ہی) پونچھ کر اور اُس میں پانی ملا کر چار حصہ کر کے اُس پانی ملے گھی کو چار مرتبہ منتر ذیل کہہ کہکر کھانا چاہیے۔

پہلے۔ (تت سبھتر بر بے نیم ہے) یہ منتر کہہ کر ایک چہارم گھی کو کھاوی۔

دوسرا (دیوسّ بھوجنم) یہہ منتر کہکر۔ دوسرا چہارم گھی کھاوی۔

تیسرا (سریشٹ گنوم سرب دہاتم) یہ منتر کہکر تیسرا چہارم گھی کھاوی۔

چوتھا (ترم بھگس دہی مہی) یہ منتر کہکر باقی ماندہ چوتھے حصے کا گھی بھی کھا جاوی۔

منتر نمبر ۸۔ اِس کے بعد سب اشیا رولدائد دنیوی سے چت کو ہٹا۔ ایک چت ہوا۔ چُپ ہو کر اوسی ہوم کے پاس ایسی سمت باندھکر کہ وہ ہوم کی اگن اپنے سر کے پورب کی طرف کو رہے سو وی۔ بدن کے نیچے بستر کی کھال ہو یا خالص زمین ہو۔ سوتے میں اگر خواب میں ایسی عورت کو دیکھے جس کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا تو یقین کرے کہ یہ فعل میرا سدہ ہوا اور مجھکو بہت دہن دولت ملیگی۔

منتر نمبر ۹۔ پچھلے منتر نمبر ۸ کی عبارت کر اِس منتر میں اسواسطے لکھی ہے کہ دوسرا کھنڈ ختم ہوا۔

دوسرا کھنڈ پران ودیا نام ختم ہوا

منتر نمبر ۴ - جو سمپد (دھن دولت کے عروج) کو جانتا اوس کو دیوتا سب سمپد دیتے - بلکہ بڑی سمپد اسے -

منتر نمبر ۵ - جو اتین (مقام قیام) کو جانتا اُس کو سب سے اچھا مقام قیام ملتا - دل عمدہ مقام قیام ہے -

منتر نمبر ۶ - تمہید - پران - (سوانس دم) اور آنکھ کان وغیرہ محسوسات کے مباحثہ ہوا کہ فی نفسہٖ پران اور ہر ایک حس (اندری) اپنے کو مقابلہ اوروں کے اچھا کہتے تھے (آپس میں فیصلہ نہوا) تب پرجاپت کی پاس گئے اور فیصلہ چاہا کہ کون اچھا ہے -

منتر نمبر ۷ - پرجاپت نے یہ امر تنقیح طلب قرار دیا کہ جس کی عدم موجودگی سے جسم (مُردہ) ہو جاوے وہ سب میں بڑا اور اچھا ہے -

منتر نمبر ۸ - واسطے پیدا کرنے ثبوت امر تنقیح طلب مندرجہ بالا کے پرجاپت نے حکم دیا کہ تم میں سے ہر ایک جداگانہ باری سے اس جسم سے علیحدہ ہو - چنانچہ اول نطق کی حس (باک اندریہ) علیحدہ ہوئی اور ایک سال بعد واپس آئی مگر جسم کو زندہ پایا - پس ثابت ہوا کہ بلا نطق کے صرف گونگا پن رہتا کہ کوئی کلام نہیں کیا جاتا باقی نطق کے نہونے سے جسم مُردہ نہیں ہوتا - بلکہ باقی سب اندری اپنا اپنا فعل کرتی ہیں - اس لئے نطق کو کچھ فضیلت نہیں - چنانچہ نطق اندریہ اپنی کم فضیلتی قبول کر کے بدستور جسم میں داخل ہوئی -

منتر ۹ - اسی طرح بمرتبہ دوم - آنکھ کی اندری جسم سے علیحدہ ایک سال تک رہکر واپس آئی اور جسم زندہ پایا - اور اس سے ثابت ہوا کہ بلا بصارت کی صرف دیکھنے کا ہرج رہتا - اندھا کہلاتا - مگر جسم مردہ نہیں ہوجاتا بلکہ باقی سب اندریہ اپنا اپنا فعل کرتی رہتی ہیں - اس لئے آنکھ کو کچھ فضیلت نہیں - چنانچہ قبول کر کے آنکھ بھی بدستور بہر جسم میں داخل ہوئی -

منتر نمبر ۱۰ - بمرتبہ سوم یہی حالت - کان اندری سے ہوئی کہ سروتر اندریہ (شنوائی) نہونے سے صرف ہرج سننے کا ہوا اور بہرا کہلایا - مگر جسم مردہ نہوا زندہ رہا اور باقی سب اندریہ اپنا اپنا فعل کرتی رہتی ہیں -

منتر نمبر ۱۱- مرتبہ چہارم- اِسی طرح باقی- گیان اندری (قوت بویائی) اور- چمڑا (قوت مس)
متعلقہ گیان اندری کے جسم سے علیحدہ ہو جانے کے جسم مردہ نہوا اور سب حس اپنا اپنا فعل کرتی رہیں- صرف ناک کی نہ ہونیسے- سونگھنے میں اور چمڑے کے نہونے سے لمس میں ہرج رہا چنانچہ وہ بھی اپنی اپنی کم فضیلتی قبول کر کے بدستور جسم میں داخل ہوئیں +

اندریوں کے بعد- دل بھی جسم سے علیحدہ ہو کر واپس آیا جسم بدستور زندہ پایا- اور سب اندری اپنا اپنا فعل کرتی رہیں- صرف یہ ہرج رہا کہ جیسے بچہ نہایت کم عمر کا بدون [illegible] کسی امر دنیوی کا خیال نہیں کرتا- ویسے خیالی امور معطل رہے اس لئے دل بھی اپنی کم فضیلتی قبول کر کے بدستور جسم میں داخل ہوا خلاصہ یہ کہ کسی اندریہ یا دل کے نہ ہونیسے جسم مُردہ نہیں ہوتا- البتہ جو اندری نہوا اوس کا فعل معطل رہتا ہے-

منتر نمبر ۱۲- اخیر پر جیسے گھوڑا- اپنے پاؤں سے بندھی ہوئی رسی اور کھونٹا کو توڑ کر- کسی کے قابو میں نہ رہکر مطلق العنان بھاگ جاتا- ویسے- پران نے جب جسم سے نکلنے کا ارادہ کیا تو فوراً سب مجتمع حواس و دل وغیرہ معہ جسم کے پژمردہ ہونیلگے اور قریب تھا کہ اگر پران تمامتر جسم سے نکلجاویں تو سب مردہ ہو جاویں پس سب اندریوں اور دل نے- پران سے لجاجت کی کہ تم علیحدہ مت ہو) ہم نے خوب سمجھ لیا کہ ہماری زندگی تمہاری موجودگی سے ہی اور بلا شک ہم سب قبول کرتے ہیں کہ ہم سب میں پران کو فضیلت ہے گویا اس طرح بمقابلہ پرجاپت حاکم کے ہر ایک کی بازدعویٰ دینے سی فیصلہ اور پران کی ڈگری ہوئی-

منتر نمبر ۱۳- بہر جداگانہ ہر ایک نے اپنی کم فضیلتی شرح کی- یعنی نطق نے کہا کہ میں وششٹ نہیں- آنکھ نے کہا کہ میں پرتشٹھا دان نہیں- کان نے کہا کہ میں سمپت نہیں- دل نے کہا کہ میں اعلیٰ مقام نہیں- غرض نمبر ۲ سے منتر نمبر ۵ تک جو لقب وششٹ- پرتشٹھان سمپت- ایتن کے اندریوں اور دل کی نسبت کہے تھے- اون اون لقب سی ملقب ہونیکو سبھوں نے اپنے لائق نہ سمجھا بلکہ ثابت ہوا کہ نطق کو- وششٹ ہونا- آنکھ کو پرتشٹھا دان ہونا- کان کو سمپدا والا ہونا- دل کو ایتن ہونا- صرف ایک پران کی موجودگی سے ہے اپنی اپنی قوت سی کوئی ذی عزت نہیں-

توبہی - تیسرے - وہ لوک سی آگے نہیں پہونچتے اور بار بار لوٹ لوٹ گرا نہیں تین لوک ۔ ۱۔ بہو لوک ۲۔ بہوئے لوک ۳۔ سوہ لوک میں گھومتے رہتے کبہی سنسار لورت نہیں ہوتا اور جو ساتوں بیاہرتی سہت یعنی ہر مرتبہ جپ اور دہیان کے وقت گایتری منتر سے پہلے ساتوں بیاہرتی کا جپ اور دہیان کرتے وہ ساتوں لوک کی اوپر خاص برہمہ روپ ہوکر دیہہ تیاگنے ہی برہمہ میں لین ہوجاتے

سات بیاہرتی کے بعد اصلی گایتری منتر مندرجہ ذیل ہے ۔

॥ओं॥ तत्सवितुर्वरेण्यं ॥
भर्गो देवस्य धीमहि - धियो यो नः प्रचोदयात् ॥

اسمیں آٹھ آٹھ اکشر کے تین حصے اور کل ۲۴۔ اکشر ہیں ۔

نمبر ۶

سام ویدی

چھاندوک اُپنشد

جس میں پرنو اونکار (اوم) اور پران کی اُپاسنا ہے ۔ سگُن برہمہ کی اُپاسنا اور اسکا پھل برہمہ لوک کی پراپتی ہو اسکے کہ پھر دنیا میں نہ لوٹے اور اندریوں کو قابو کرنے سے ۔ پران کے استقلال ہیں پران کا بڑا درجہ ہونا ۔ اور نارد و سنت کومار کے گفتگو باہمی سے ۔ بھومان ودّیا (علم الہی) اسکے ذریعہ سے ۔ آتما کی اُپاسنا کا ۔ اچھی طرح بیان ہے ۔

یہ اُپنشد سام وید ۔ اور الکھ پرکاش مولفہ منشی کنہیا لال الکھ دھاری میں پہلے نمبر ۱۷ میں ۔ اور سراکبر مرتبہ شاہزادہ داراشکوہ میں بہ نمبر ۱ درج ہے ۔

اِس اُپنشد کا ٹیکا بھاشیہ جو ۔ عرصہ اندازہ دو ہزار برس کے شری سوامی شنکراچارج مہاراج نے کیا اُس کے مطابق اس ترجمہ میں اکثر ادھہ لکھا گیا ۔

منتر نمبر ۱ ۔ پران سب سے درجہ میں بڑا ۔ اور سب سے بہتر ہے ۔ جو کوئی بڑے اور بہتر کو جانتا وہ بڑا اور بہتر ہی ہو جاتا ہے ۔

منتر نمبر ۲ ۔ جو کوئی وششٹ کو جانتا وہ وششٹ ہی ہو جاتا ۔ نطق ہی وششٹ (فضل تر) ہے (شرح لفظ وششٹ و نطق کی وششٹ کے لفظی معنے ہیں (ہر شے کو ڈھانپنے والا) اور اس منتر میں لفظ نطق سے مراد ۔ وید ودیا ہے ۔ پس یہ مطلب نکلا ۔ کہ جو کوئی وید ودیا کو جانتا وہ بحث و مکالمے میں اپنے وید ودیا سے دوسرے کی تقریر کو ڈھانپ لیتا ہے ۔

منتر نمبر ۳ ۔ جو کوئی پرتشٹھا (تمکین) کو جانتا وہ برابر قائم ہوتا ۔ آنکھ ہی پرتشٹھا ہے ۔

تیسرا کھنڈ پنچاگنی ودیا ۔ شروع ہوا

پہلا منتر ۔ ایک وقت ایک (سوئیت کیت) نامی لڑکا پنچال دیس کے راجہ کے دربار میں گیا ۔ تس سے ۔ پرواہن نامی راجا دیس مذکور نے دریافت کیا کہ تمکو تمہارے باپ نے کچھ ودیا پڑہائی ہے ۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ہاں پڑہائی ہے ۔

دوسرا منتر ۔ راجا نے سوئت کیت سے ۔ مراتب ذیل دریافت کئی ۔ ۱ ۔ دنیا نیچے سے اونچے درجہ کو کس طرح پہونچی ۔ وہ کیا وجہ ہے کہ اونچے درجہ پر گیا ہوا پھر لوٹ کر نیچے درجہ والی دنیا میں ہی آجاتا ہے ۔ ۲ ۔ دیوجان مارگ ۔ اور پترجان مارگ کس کو کہتے اور کس مقام سے ایک راستہ کے یہ دیوجان و پترجان راستہ پھٹتے اور اپنا جداگانہ دونوں راستہ ہوتے ۔ سوئت کیت نے کہا کہ میں ۔ ان تینوں پراپت میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ یہ ودیا میں نے نہیں پڑہی ۔

تیسرا منتر ۔ پھر راجا نے دو مراتب اور دریافت کئے ۔ ۱ ۔ کیا وجہ ہے کہ سرگ لوک میں بہت شخص گئے مگر وہ سرگ لوک بھرتا نہیں خالی رہتا ہے ۔ ۲ ۔ ہوم میں جو پانچ اہت پانی کی دیجاتی اُنہیں سے پانچویں آہت کا پانی خالص نوع انسان ہی بنکر پیدا ہوتا اور کسی نوع حیوان وغیرہ کا نہیں ہوتا ۔ یعنی پنچاگنی تپ کرجو اخیر پانچویں آہت پانی کی دیجاتی وہ پانی ۔ خالص نطفہ نوع انسان بنتا ۔ اور اُس کی بدولت پنچاگنی تپنے والا مرکر پھر نوع انسان ہی پیدا ہوتا ۔ سوئت کیت نے کہا کہ میں ان دونوں مراتب کو بھی نہیں جانتا ۔

منتر نمبر ۴ ۔ جب پانچوں مراتب مستفسرہ راجا سے سوئت کیت نے لاعلمی بیان کی تب راجا نے سوئت کیت سے اعتراضاً کہا کہ پھر تم نے ہم سے کیوں کہا کہ میں نے ودیا پڑہی ہیں ذی علم ہوں ۔ ایسا سنکر سوئت کیت نے بہت شرمندہ ہوکر اپنے باپ سے آکر کہا کہ آپ نے تمام ودیا پڑہائے بغیر مجھے کیوں علم کا منتہی کہکر کہدیا کہ سب علم پڑھ چکا

منتر نمبر ۵ ۔ کیونکہ پنچال دیس کے راجا نے مجھ سے پانچ سوال پوچھے مجھ سے ایک کا بھی جواب نہ آیا ۔ پھر سوئت کیت کے باپ نے اُن پانچوں سوال کو سنکر کہا کہ میں بھی ان پانچوں امور کو نہیں جانتا پس تو مجھکو بھی مثل اپنے ان پانچوں مراتب سے بے علم سمجھ ۔ اور یقین کر کہ اگر مجھکو یہ ودیا معلوم ہوتی تو میں تجھکو کیوں نہ پڑہاتا

منتر نمبر ۶ ۔ اس کے بعد سوئت کیت کا باپ (اُدالک) نام اُسی پنچال دیس کے راجا کے یہاں پہنچا

راجا نے بہت خاطر تواضع کرکے اُدالک کو ٹھیرایا۔ دوسرے دن جب اُدالک موصوف راجا کے دربار میں گیا تو راجہ نے کہا کہ دنیا کی دہن دولت سے جو شے مطلوب ہو مانگ تو میں دوں گا۔ اُدالک نے راجا سے کہا کہ میں کسی دہن دولت کے لینے کی خواہش سے نہیں آیا بلکہ خصوصاً اس واسطے آیا ہوں کہ آپ نے جو میرے بیٹے۔ وُت کیت سے پانچ بات پوچھی جس کا وہ جواب نہ دیسکا اُن پانچوں مراتب کی کیفیت آپ مجھ سے کہئے۔ کیونکہ میں بھی اُن پانچوں مراتب کو نہیں جانتا۔

منتر نمبر ۷۔ اُدالک کا بیان سنکر راجہ نے کہا کہ۔ یہ ودیا ابتک صرف چھتری نسل میں رہی اور چھتری لوگ اپنی اولاد چھتری برن کے لوگوں کو سینہ بسینہ بتاتے چلے آئے ہیں۔ بدیں وجہ یہ ودیا ابتک۔ برہمن برن والوں سے کوئی نہیں جانتا اگر برہمن پہلے سے جانتے تو ضرور تمکو بھی اس کی تعلیم ہوتی۔ مگر جبکہ تم خاص اسکی تعلیم کو آئے ہو تو کچھ عرصہ قیام کرو میں تمکو یہ ودیا بتلا دوں گا چنانچہ کچھ عرصہ قیام کرکے اُدالک موصوف راجا کے پاس آئے اور راجہ نے اون سے کہنا شروع کیا جو ودیا آگے کہتے ہیں،

تیسرا کھنڈ ختم۔ اور چوتھا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ اُدالک سے راجا نے پنچاگنی ودیا کہنی شروع کی۔ وہ یہ ہے راجا کا بیان۔

ہے اُدالک۔ سُرگ لوک ایک جگ کی اگنی ہے۔ چنانچہ جگ کی ضلع میں۔ سورج اُس کا ایندہن سمدہ۔ دن جس کی جوالا (نہایت روشن آگ جلتی ہوئی) چندرمان اُس کی لبطور ایک انگاری کے۔ اور ستارے سب اُس کے چنگاری ہیں جیسے کہ آگ میں سے پھلجھڑے اُٹھتے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ تس ایسی آگ میں دیوتا نہایت شردہا (الفت دلی) سے پانی کی آہت دیتے ہیں۔ تس جل کی آہت سے۔ ہوم (یعنی راجا) پیدا ہوتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر۔ برکھا (بارش) بھی دوسری اگنی ہے۔ جس کی بایو (ہوا) مثل لکڑی وغیرہ ایندہن کے۔ اور بادل۔ دہواں۔ بجلی جوالا۔ بجلی کی چمک انگارا۔ اور بادل کی گرج مثل آگ کی چنگاریوں پھلجھڑیوں کے ہے۔

منتر نمبر ۲ - تس اس اگن میں دیوتا سوم راجا کو (جو قبل ازیں چوتھے کھنڈ میں سرگ اگنی کے آہت سے پیدا ہوا بیان کیا) - اس برکھا والی اگنی میں آہت کرتے تس آہت سے بارش ہوتی ہے -

چھٹا کھنڈ

منتر نمبر ۱ - پھر تیسری آگ (یہ زمین) ہے جس کا - سال تمام - سجا (لکڑی) کے ایندھن - اکاس (خلا) جس کا دھواں - رات جس کی جوالا - پورب وغیرہ سب دِسا اُس کا انگارا - اور بابُ وغیرہ دِسا اُس کی چنگاری پھلجھڑی ہیں +

منتر نمبر ۲ - تس اس تیسرے زمین والی آگ میں دیوتا اُس بارش کی آہت دیتے جس (زمین اور بارش کے سنجوگ) سے غلہ پیدا ہوتا +

ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - پھر چوتھی اگن انسان مرد ہے جس کا نطق مثل لکڑیوں کے ایندھن کے سمدہ - پران جسکا دھواں - زبان جس کی جوالا - آنکھ انگارا - کان مثل چنگاریوں کے ہیں -

منتر نمبر ۲ - تس اس چوتھے - انسانی مرد کے آگ میں دیوتا اوس غلہ کی آہت دیتے یعنی آدمی غلہ کو کھاتا - تس غلہ سے مرد میں نطفہ پیدا ہوتا -

آٹھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - پھر پانچویں اگن - انسان مرد کی - انسان عورت منکوحہ ہے - جس کے روشن کرنے کو مرد کا آلہ تناسل (جسمیں ہو کر بذریعہ مجامعت کے وہ نطفہ نکلتا ہے) مثل ایندھن کے - اور اوس استری کا اپنے شوہر کے پاس جانا مثل دھواں کے اور استری و پرش کا باہم سنگت مجامعت کرنا مثل انگاری کے اور مباشرت کا سرور مثل چنگاری کے ہے -

منتر نمبر ۲ - اخیر پر دیوتا اس پانچویں ستری والی اگن میں اوس مرد کے نطفہ کو (جو چوتھے آہت سے پیدا ہوا) آہت دیتے ہیں جس سے اوس عورت کو حمل رہتا

نواں کھنڈ

منتر نمبر ۱- اِس طرح پانچویں آہت (نطفہ) دیسے نطفہ کا پانی - پرش (مجموع انسان) بنتا ہے وہ حمل کے اندر - جیر میں لپٹا ہوا - نَو - یا دس مہینے تک سوتا رہتا - اِس کے بعد وہ ایام مسعود وہ حمل سے نکلکر دنیا میں پیدا ہوتا ہے -

منتر نمبر ۲- پیدا ہونیکے بعد اپنی عمر تک (جس قدر میعاد اوس کو تقدیر سے ملی) اُس میعاد تک وہ دنیا میں زندہ رہتا - اور جب مرتا ہے تو پھر اِس جسم مردہ کو آگ میں جلاتے ہیں - کیونکہ ابتدائی دیولوک سرگ سے (جو تمام تر آگ روپ ہے) پیدا ہوا اِس لئے آگ میں ہی جلا دیتے ہیں -

دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱- اب مرنیکے بعد کی اُس شخص کی گتی کہتے ہیں جو اِس پنچاگنی ودیا کو جانتا - (جس نے بن میں رہکر کمال الفت سے اِس پنچاگنی کا تپ کیا - وہ مرنیکے بعد پہلے ارچی (آگ) کو - پھر ارچی سے - دن کو دن سے سکل پکش (پندرہ روزہ زائد النور ماہتاب) سکل پکش سے - اوترائن کو (جن چھ ماہ دورہ سورج کا شمالی رہتا) اور دیوتاؤں کے لوک میں پوری روشنی رہتی ؁

منتر نمبر ۲- پھر چھ ماہ اوترائن سے سالتمام کو - سال تمام سمت سر سے سورج کو - سورج سے چندرمان کو - چندرمان سے بجلی کو - پہونچتا - یعنی ارچی وغیرہ کے دیوتا موکل اپنی اپنی حد سے اوس کو دوسرے دوسرے کی حد پر پہونچاتے کہ اسی طرح وہ ہاتھوں ہاتھ بجلی تک پہونچتا - پھر وہاں یعنی بجلی سے - برہمہ کا مانس پُرش اُس کو برہمہ لوک میں لیجاتا - یہانتک جو بیان ہوا وہ (دیو جان) مارگ ہے -

منتر نمبر ۳- اور جو آبادی کے رہنے والے شخص اِس پنچاگنی ودیا کو نہیں جانتے نہ اس مطابق عمل کرتے بلکہ خیرات کرتے - وہ دھوم (اندھیرے) رستے سے جاتے کہ پہلے اندھیرے کو - اندھیرے سے - رات کو رات سے کرشن پکش (پندرہ روزہ ایام ناقص النور ماہتاب) کرشن پکش سے چھ ماہ دکشائن کو (کہ جن دنوں سورج کا دورہ جانب جنوب ہوا اور دیوتاؤں کے لوک میں اندھیرا رہتا) تو دکشائن سے سالتمام کو

منتر نمبر ۴- سال تمام سے - پتر لوک (مقام قیام ارواح مردگان) کو پتر لوک سے آکاس (خلا) کو

اکاس سے چندرمان کو (جس کا نام سوم اور سوم برہمنوں کا راجا ہے) اور وہ دیوتاؤں کا غذا ہے (یعنی چندرمان ہمہ تن آب حیات ہی تسکو دیکھ کر دیوتا زندہ جاوید رہتے کہ امرت روپی چندرمان کا دیکھنے سے ہی دیوتاؤں کی شکم سیری اور باعث زندگی ہے) پہونچا یعنی چندر لوک میں پہونچتا اور اس طرح دیوتا اُس کو کہاتے ہیں ۔

منتر نمبر ۵ ۔ اور جس درجہ کا اُس کے پُن (خیرات) کا جس قدر میعاد تک کا ہے اوس قدر میعاد تک چندرمان کے منڈل میں رہکر بقدر درجہ اپنے پُن چندر لوک کی عیش آرام پاتا ۔ بعد ختم ہو جانے میعاد اور خیرات کے ثمرہ کے (کہ عیش و آرام سے اُس کا بدلا ہو جاتا) وہ پہر چندر لوک سے دنیا کو لوٹتا اور لوٹتے وقت اوسی طرح جیسے وہ جاتے وقت دہوم سے چندر لوک تک پہونچا تہا ۔ لوٹتے وقت چندر لوک سے دہوم پہر کرشن پکش پہر دکشن نائن ۔ پہر سال تمام ۔ پہر پتر لوک پہر اکاس مارگ سے اس منجہہ لوک میں واپس آتا ۔ اور اکاس سے جب نیچے کو آتا تب اکاس سے وائیو میں وائیو سے دھواں ۔ دھواں سے بادل ۔ (جو برستا نہیں)

منتر نمبر ۶ ۔ بادل سے ۔ ابر (ابر بارش باراں) ۔ ابر سے ۔ برستا ہوا زمین پر گرتا ۔ زمین سے غلہ یا نباتات ہو کر پیدا ہوتا ۔ جس کو لوگ کہاتے اور کہانے سے نطفہ پیدا ہو کر عورت کی حمل میں رہکر ۔ پہر دنیا میں پیدا ہوتا ۔ تس میں یہ تفاوت ہی کہ جس نے

منتر نمبر ۷ ۔ نیک افعال کئے وہ نوع انسان میں اور جس نے بد افعال کئے وہ حیوان جانور کتا سور وغیرہ یا سنگی وغیرہ میں پیدا ہوتا ۔ اُس کا نام پتر جان مارگ ہی ۔

منتر نمبر ۸ ۔ اور جن کے افعال دیو جان مارگ یا پتر جان مارگ کی جانیکے لائق نہیں وہ ناقص راستہ جاتے اور اُن کو وہ دونوں گتی کبہی نہیں ملتی بلکہ نہایت ناقص جون مثل کیڑا ۔ مچھر ۔ جون ۔ کہٹمل بار بار ملتے رہتے ہیں اِس لئے اُس کو تیسرا ناقص راستہ کہتے ۔ کیونکہ دیو جان مارگ سرگ میں جانیوالے بہت کم شخص (یعنی وہی جو سمجھکر پنچاگنی کا عمل کرتے) اور پتر جان مارگ کی جانیوالے اون پہلے دیو جان مارگ والوں سے زیادہ ۔ اور بہت سی زیادہ وہ شخص دنیا میں جو بد فعالی سے بار بار تناسخ کے ذریعہ سے اسی لوک میں جیتے مرتے رہتے ۔ اِس وجہ سے وہ سرگ بہرتا نہیں خالی رہتا ہے کہ اوس کی وسعت زیادہ اور اوسمیں جانیوالے

کم ہیں۔ اور جا کر لوٹ بھی آتے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ ا۔ جو شخص کسی کا سونا چرا دے۔ ۲۔ برہمن ورن ہو کر شراب پیوے۔ ۳۔ اپنے گرو کی عورت سے بد فعل کرتا۔ ۴۔ جو برہمن کو قتل کرتا۔ یہ چاروں قسم کے بد افعال نہایت ناقص بڑے درجہ کے ہیں اُنکو ویدمیں لقب (اپتت۔ پاتکی) کا کہا۔ اور پانچواں وہ جو ایسے چاروں قسم کے بد افعالوں کی صحبت میں بیٹھے۔ وہ پانچوں پچھلے کئے ہوئے تیسرے راستہ سے یا بار ناقص جون میں جنمتے مرتے رہتے۔

منتر نمبر ۱۰۔ اور پچھلے جو دیو جان مارگ جانیوالے۔ پنچاگنی کی حقیقت سمجھکر ٹھیک عمل کرنیوالیکی صحبت میں رہتے وہ عذاب دنیوی سے بری اور پاک صاف ہو کر۔ پُن لوک میں پہنچتا۔

پنچاگنی ودیا معہ سوں کھنڈ کے ختم ہوئی

اور آتما و برہمہ کی ماہیت کو ویشو انر ودیا شروع ہوئی

منتر نمبر ۱۔ ابتدائی زمانہ میں۔ ۱۔ آئوپ منیم۔ ۲۔ پُولشہ۔ ۳۔ بھال بیہ۔ ۴۔ شارکراکشیہ۔ ۵۔ اشت راشوہ عرف بُڈل۔ یہ پانچ مہا تما رشی عالی خاندان۔ بید شاستر اچھی طرح پڑھتے ہوئے۔ ایک مرتبہ ایک مقام پر بیٹھکر اس امر کی تنقیح میں گفتگو کی کہ۔ آتما کون اور برہمہ کیا ہے۔

منتر نمبر ۲۔ آتما و برہمہ کی حقیقت سمجھنے کو وہ پانچوں رشی۔ اُدالک رشی کے پاس گئے۔

منتر نمبر ۳۔ اُدالک رشی نے دور سے ہی پانچوں کو آتا ہوا دیکھ وہیاں سے تحقیق کیا کہ یہ پانچوں میرے پاس ویشو انر ودیا پوچھنے کو آتے ہیں اور میں ویشو انر ودیا جانتا نہیں اس لئے ان کو کسی ایسے کے پاس بھیجنا چاہیے جو ویشو انر ودیا جانتا ہو۔

منتر نمبر ۴۔ ایسا بچار کر ہی رہے تھے کہ وہ پانچوں آگئے تب ان سے اُدالک نے کہا کہ کیکے دیس کا کیکے نام والا راجا ویشو انر ودیا کو جانتا ہے ہاں چلو چنانچہ پانچوں کو ساتھ لیکر ادالک رشی کیکے راجا کی پاس پہنچے

منتر نمبر ۵۔ چھوں رشیوں کے پہونچتے ہی راجا نے اول اچھی طرح اونکا آدر سنمان۔ (خاطر تواضع) کر کے ٹھیرایا۔ اور دوسرے دن دربار میں جب سب جمع ہوئے۔ راجا نے رشیوں معصوف سے مخاطب کیا کہ۔ میرے

راج (ملک یر مملکت میں) چور بخیل ۔ شراب خوار ۔ اگنی ہوتر نہ کرنیوالا ۔ بے علم ۔ عیاش دوسرے کی عورت کو تکنے حرام کرنیوالا وغیرہ ۔ کہ دلیسے شخص جسے بدچلن کہے جاتے ہیں کوئی نہیں ۔ کہ میں نے ان سب بدچلنی کو اپنی مملکت سے نیست و نابود کردیا ہے پھر آپ کس لئے تشریف لائے ۔ اگر آپ نے ان میں سے کسی کو کہیں میری زیر حکومت پتہ پایا ہو تو مجھ سے بتلائیے ۔ کہ فوراً اون کا دفعیہ کروں ۔ یا آپ کو روپیہ وغیرہ کی خواہش ہے تو فرما کر قیام کیجئے ۔ آپ جتنا دھن مانگیں گے میں دونگا ۔ اور آپ ایک ایک کو حسب خواہش ہر ایک کے دھن دونگا

منتر نمبر ۶ ۔ چھیوں رشیوں نے راجا سے کہا کہ ہم کسی فریاد یا دھن کیلئے نہیں آئے ۔ ویشوانرودیا کو جاننے کیلئے آئے ہیں اور آپ ہی راجا اس ویشوانرودیا کو جانتے ہو وہ ہم کو تعلیم کیجئے ۔

منتر نمبر ۷ ۔ راجا نے کہا کہ کل آپ کو یہ ودیا بتلاؤں گا چنانچہ دوسرے دن وہ چھ رشی پھر دربار میں آئے اور راجا نے ویشوانرودیا کا کہنا شروع کیا ۔

پہلا کھنڈ ختم ہوا

دوسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ امتحاناً راجا نے ۔ ایک رشی اپمنیو نام والے سے پوچھا کہ تم کس آتما کو پرستش کرتے ہو ۔ جواب دیا کہ میں سرگ لوک کو پوجتا ہوں (راجا نے کہا) کہ یہی ویشوانر آتما ہے جو اپنے نور میں آپ منور کسی دوسرے سے وہ نور کا اقتباس نہیں کرتا ۔ اسی ویشوانر کو پوجنے کی وجہ سے تیری خاندان میں ۔ بیٹا ۔ ناتی ۔ پوتا پرپوتا ۔ بڑا کنبا ۔ اور سب نے ہی جلال نظر آتے اور موجود ہیں ۔ اور وہ سب وید کے مطابق کرم کرنیوالے ہیں ۔

دوسرا منتر ۔ جو کوئی اکو دیکھتا (اس موقع پر یہ اصلاح ہے کہ جو کوئی ویشوانر کی پرستش کرتا) وہ ویشوانر کا پیارا ہوتا ۔ اور اوس کے خاندان میں سب تت کو جاننے والے ۔ کرم کانڈ والے پیدا ہوتے ہیں ۔ اور سمجھو کہ ہے اپمنیو رشی تم نے جس سرگ کو پوجا کہا وہ سرگ ۔ اس ویشوانر کا سر ہے ۔ اتنا کہکر راجا نے ایک تعجب انگیز بات کہی کہ ہے اپمنیو رشی اگر تم میری پاس نہ آتے تو تمہاری جسم سے سر علیحدہ ہوکر گر پڑتا ۔

دوسرا کھنڈ ختم ۔ تیسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ اس کے بعد امتحاناً راجا نے دوسرے ۔ پیولش نامی رشی سے پوچھا کہ تم کس آتما کو پوجتے ہو

رشی نے جواب دیا کہ سورج کو۔ راجا نے کہا کہ یہ اوت (سورج) بسوروپ بیسوانز ہے۔ اسی کے پوجنے کی وجہ سے تمہارے خاندان میں بسوروپ نظر آتا ہے یعنی اس لوک اور پرلوک کی عیش و عشرت ہوگئے کے بہت سامان تمہارے خاندان میں موجود ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس بسوروپ سورج نامی بیسوانز کو پوجتا وہ بشرح صدر بسوروپ ہو جاتا اور اوس کا عزیز ہو جاتا اوس کو سب سامان عیش و عشرت مہیا ہوتے اور اُس کے خاندان والے تت کی جاننے والے اور کرم کانڈ کے عمل کرنیوالے پیدا ہوتے اور یہ سورج بیسوانر کی آنکھ ہے۔ مگر اخیر پر راجہ نے اس سے بھی تعجب انگیز بات کہی کہ ہے پرچینش رشی اگر تم میرے پاس نہ آتے تو اندھے ہو جاتے۔

تیسرا کھنڈ ختم ہوا

چوتھا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر راجا نے تیسرے رشی (اندردمین) نامی سے امتحاناً پوچھا کہ تم کس آتما کو پوجتے ہو رشی نے کہا کہ (وایو) کو پوجتا ہوں۔ راجا نے کہا کہ یہ وایو۔ بہت قسم کے اقسام والا بیسوانر ہے۔ اسی کے پوجنے کی وجہ سے تم کو بہت قسم یعنی سب قسم کی۔ غذا اور کپڑا اور رتھ وغیرہ سامان عروج مہیا ہوگئے ہیں۔

دوسرا منتر۔ جو کوئی اس غذا کے کھانیوالے بیسوانز وایو نام والے کو پوجتا وہ اُس کا بہت عزیز ہوتا اور اُس کو سب سامان غذا اور رتھ وغیرہ عروج کے ملتے ہیں۔ اصل میں بیسوانر کا یہ وایو پران ہے اس سے بھی راجا نے تعجب انگیز بات یہ کہی کہ۔ ہے اندردمین رشی۔ اگر تم میرے پاس نہ آتے۔ تو تمہارے پران نکل جاتے۔

پانچواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر امتحاناً راجا نے چوتھے۔ شارکرا کشہ رشی سے پوچھا کہ تم کس آتما کو پوجتے ہو جواب دیا کہ۔ آکاش کو۔ راجا نے کہا کہ یہ آکاس۔ بہل نام والا۔ بیسوانز ہے۔ اُسی کے پوجنے کی وجہ سے تم کنبہ اور روپیہ کرکے بہل ہو یعنی تمہاری کُنبہ اور روپیہ بہت ہی۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس آکاس نامی بیسوانز کو پوجتا۔ وہ اُس کا عزیز ہوتا اور اُس کے خاندان اولاد

اور اُس کو بہت کٹمب ورُوپیہ ملتا۔ اور اُس کے خاندان والے سب تت کے جاننے والے۔ اور کرم کانڈ کرنیوالے ہوتے۔ واقعی بیسوانر اگنی کا یا اکاس۔ بیچ کا دہڑ ہے (گردن کے نیچے سے پیٹ تک کو بیچ کا دھڑ کہتے) پھر اس سے بھی تعجب انگیز بات راجانے یہ کہی کہ۔ ہے (شار کرسہ رشی) اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارا بیچ کا دھڑ بکھر جاتا یا پھٹ جاتا۔ چھٹا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر راجانے پانچویں (بڈل) نامی رشی سے امتحاناً پوچھا کہ کس آتما کو پوجتے ہو۔ رشی نے جل کا پوجنا کہا راجانے کہا کہ یہ جل (دہن) نام والا بیسوانر ہے اُسی کے پوجنے کی وجہ سے تم بڑے دہن والے ہو اور قوی ہیکل ہو۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس کو پوجتا وہ اوس کا عزیز ہوتا اور اُس کے خاندان والے بڑے روپیہ والے اور قوی ہیکل۔ اور تت کے جاننے والے و کرمیشٹی ہوتے۔ اصلیت میں اس آتما بیسوانر کا یہ جل۔ (پیشاب کرنیکا مقام۔ آلہ تناسل) ہے۔ پھر راجانے اس سے بھی کہا کہ ہے (بڈل رشی) اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارا آلہ تناسل گر جاتا۔ یا پھٹ جاتا۔

ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر راجانے چھٹے۔ اُدالک رشی سے پوچھا کہ تم کس آتما کو پوجتے ہو۔ اُدالک نے کہا کہ پرتھی کو راجانے کہا کہ یہ پرتشٹھا (نیکنام) آتما بیسوانر ہے۔ اس کے پوجنے کی وجہ سے تم دنیا میں بڑے نیکنام ہو۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس کو پوجتا وہ اوس کا عزیز ہوتا وہ دنیا میں بڑا نیکنام رہتا۔ اوس کے خاندان والے تت کے جاننے والے۔ کرمیشٹی۔ اور بڑے نیکنام ہوتے۔ اصل میں بیسوانر آتما کا یہ پرتھی۔ پاؤں ہے۔ اگر ہے اُدالک رشی تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارے پاؤں ستیل ہو جاتے کہ چل پھر نہ سکتا۔

آٹھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر چھیوں رشی کیطرف ایک ساتھ مخاطب ہو کر بطور کلیاً کے راجانے کہا کہ اصل میں یہ بیسوانر آتما ایک ہی جدا جدا نہیں مگر تم جو اس کو جداگانہ ہشیار اور جداگانہ سمجھ سے بطور جداگانہ کے پوجتے ہو۔ یعنی سرگ سورج۔ وایو۔ آکاس۔ جل۔ پرتھی۔ چھ قسم کی یہ تمہاری غلطی ہے۔ کیونکہ تم بیسوانر کے ایک ایک انگ

(جزو حصہ) کو پوجتے - اور اُسی قدر حصہ کو بیُسوانر جداگانہ سمجھتے ہو - یہ گیان سمجھہ تمکو نہیں کہ بیُسوانر ایک ان سب جزو کا مجموعی ایک آتما قابل پرستش کے ہی - اور سو وہ بیُسوانر آتما کسی اور مقام پر نہیں اپنے میں موجود - کہ ہمہ تن سب اشیار - دنیوی ایک ادر آتما بیُسوانر روپ ہیں - پس جو کوئی آتما کو اپنے سے جدا - اور جداگانہ جزو والا نہ سمجھکر اوس کے ایک روپ سی اپنے سروپ کی اندر پرستش کرتا وہ سب لوک - سب بہوت - سب آتماؤں ہیں انکو بہوگتا ہے -

منتر نمبر ۲ - اس لئے اب تم کو سمجھاتے ہیں کہ - تس تیجا روپ - بیُسوانر آتما - کا سرگ لوک سر (سورج آنکھہ) (وایو - پران) - (اکاس بیچ کا دھڑ) - (جل مقام پیشاب) - (پرتھی پاؤں) - (ویدی اُسکا پیٹ جسمیں ہوم کرتے) - (اور ہوم میں جو کشا کا استعمال ہوتا وہ کشا اوس کے روم - بال) - (اور اُس ہوم کرنیوالیکا ہردا - وہ کُنڈ ہے جس کے اندر آگ روشن کیجاتی) اور ہوم کرنیوالیکا دل اوس کا پرجاپت نام یا دکشن اگن نام والی اگن - اور ہوم کرنیوالیکا مُنہ - اوس کا وہ آگ ہی - جو کُنڈ کے اندر رکہ کر اوس میں ہوم کیا جاتا ہے اور اِن تمام جزوُں کا مجموعہ گویا ایک مجسم آتما بیُسوانر ہے - اس طرح اُبھید اُپاسنا کرنیوالیکا - کہانیکا وقت دانتر اگنی ہوتر یعنی مانسی یا قلبی - اگن ہوترا ہے ٭

نواں کہنڈ

منتر نمبر ۱ - اب اجا موصوف - جنہ رشیوں کو - کہانیکے وقت پران اگن ہوتر کے طریقہ کو کہتے ہیں کہ ہے برہمنو - ایسے مانسی اگن ہوتر کرنیوالیکے سامنے - کہانیکے وقت - برتن میں جو جو سامان کہانیکا آوے - اوس کو ہوم کی سامگری سمجھو اور اُس میں سے جو پہلا لقمہ کہاوی وہ لقمہ - اوس مانسی اگن ہوتر کی پہلی آہت ہے - اس لئے اُس کو اُسی وقت یہ منتر کہنا چاہیے (پرانا یہ سواہا) مگر کہانیکا سامان اوس پہلے لقمہ کے لئے تہوڑا الیوی تاکہ - دانت سی نہ چبایا جاسے اور حلق سے نیچے کو اُتار سکے - اس پہلی آہت سے پران شکم سیر ہو جاتا ہے -

منتر نمبر ۲ - جب پران شکم سیر ہووے تو پران کے شکم سیر ہونیسے - آنکہہ - آنکہ کے شکم سیر ہونیسے سورج - سورج کے شکم سیر ہونیسے اس اگنی ہوتر کرنیوالے کا - جزو جزو سب شکم سیر ہو جاتا - یعنی وہ اپنی چہ



(تمام بیٹا ناتی وغیرہ رشتہ داران متعلقہ) اور گاؤ وغیرہ پشو۔ اور سب قسم کے سامان خورو نوش۔ اور اپنے جسم کے ذی جلال۔ اور اس ویدکی شاکہا کے بموجب ایسا عمل کرنیسے اپنی عقل کے ذی جلال کرنے کے یعنی تمام اشیاء سے شکم سیر ہوکر آراستہ و پیراستہ ہوتا اور رہتا ہے۔

دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح دوسرے لقمہ کو (بیانایہ سواہا) کہہ کر کہاوئے اوس سے بیان وایو شکم سیر ہوتی

منتر نمبر ۲۔ بیان وایو کے ترپت (شکم سیری) سے۔ کان کی اندری۔ اور کان اندری کے ترپت ہونیسے چندرمان۔ چندرمان کے ترپت ہونیسے اطراف پورب وغیرہ۔ اور اطراف کی ترپت ہونے سے چندرمان اور اطراف کے اندر و متعلق جس قدر شے وہ سب ترپت ہوجاتے۔ اور ان سب کی ترپت ہوجانیسے اس اگنی ہوتر کرنیوالیکے۔ پرجا۔ پشو۔ ترپت۔ اور غذا کا ہر طرح کا سامان۔ اور جسمی جلال۔ اور عقل کی روشنی سے سب طرح اُس کی ترپتی ہوجاتی۔

گیارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح تیسرا لقمہ (اپانایہ سواہا) کہکر کہاوئے اوس سے اُس کی (اپان وایو) ترپت ہوتی

منتر نمبر ۲۔ اپان کے ترپت ہونیسے۔ نطق (باک اندریہ) اور باک کی ترپت ہونے سے۔ اگنی۔ اگنی کے ترپت ہونے سے پرتھوی۔ پرتھوی کے ترپت ہونیسے جو کچھ اشیاء دنیوی درمیان اگنی اور پرتھوی کے ہے سب ترپت ہوجاتے۔ اور ان سب کی ترپت ہوجانیسے وہ اگن ہوتر کرنیوالا اور اُس کی پرجا۔ پشو۔ ترپت۔ اور اوس کی سب طرح کی غذا کے سامان اور جسمی جلال۔ و عقلی جلال سے۔ ترپتی ہوجاتی ہے۔

بارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح چوتھا لقمہ (سمانایہ سواہا) کہکر کہاوے۔ اُس سے سمان وایو ترپت ہوتی۔

منتر نمبر ۲۔ سمان کے ترپتی سے من۔ من کے ترپت ہونیسے۔ پرجن۔ پرجن کے ترپت ہونیسے بجلی۔ بجلی کے ترپت ہونیسے۔ جو کچھ۔ پرجن اور بجلی کے درمیان و متعلق اشیاء ہیں سب ترپت ہوجاتی۔

اور تنکے ترپتی سے وہ اگنی کرنیوالا مہ پرجا۔ پشو و سامان غذا جسمی و عقلی جلال کے ترپت ہوجاتا ہے

تیرہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اُسی طرح پانچواں لقمہ (اُدانایہ سواہا) کہہ کر کھاوے جس سے اوس کی اُدان وایو ترپت ہو جاتی۔

منتر نمبر ۲۔ اُدان کی ترپتی سے۔ (وایو) وایو کی ترپتی سے آکاس۔ آکاس کی ترپتی ہونیسے جو کچھ درمیان آکاس اور وایو کے ہے وہ سب اشیا اور ان سب کی ترپتی سے وہ اگنی ہوتر کرنیوالا مہ اپنی پرجا۔ پشو کی ترپت اور سامان غذا جسمی و عقلی جلال سے ترپت ہو جاتا ہے۔

چودھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ جو اس طرح بیسوانرودیا یا پران اگنی ہوتر کو نہ جانکر۔ ظاہری آگ میں گھی وغیرہ کی آہتی دیکر اوس کا اگنی ہوتر نام رکھنا وہ محض بے سود ہے۔ اوس کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ جیسے بلا اگنی کی بجھی ہوئی راکھ میں ہوم کرے۔ کہ جو نہ ہوم ہے نہ اوس کا کچھ نتیجہ ثمرہ

منتر نمبر ۲۔ اور جو۔ ان نادانوں کے طریقہ کو بے سود سمجھ کر۔ اُس اصلی طریقہ ہی جو آٹھویں کھنڈ سے تیرھویں کھنڈ تک بیان ہوا جانکر یہ اصلی اگنی ہوتر کرتا۔ تس کا سب لوک اور سب بھوتوں سب آتماہیں۔ ہوم کیا ہوا اثر پذیر ہوکر وہ اور تمام اُس کے متعلقات اور دنیا کو بہتر ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۳۔ اور جیسے سرکی یا سرکنڈے کے پھول میں آگ لگانیسے اوس پھول کا ڈھیر فوراً خاک سیاہ ہو جاتا ہے ایسا باعلم۔ اصلی ویشوانرودیا۔ پران اگنی ہوتر سے اگن ہوتر کرنیوالیکے سب عذاب فوراً خاک سیاہ ہو جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۴۔ نادان کرشٹی لوگ جو اصلی طریقہ کے خلاف ظاہری اگنی ہوتر کرتے اونکا جوٹھا بموجب قاعدہ کرم کانڈ کے کسی کو دینا ممنوع ہے کہ اوٹھا پاپ ہو جاتا ہے۔ مگر جو اصلی پران ہوتر ایسا ہے کہ ایسا بدوان اگر اپنا جوٹھا بھی۔ اوروں کی کیا شمار ہے۔ اگر چانڈال تک کو بھی دیدیوے تو جو کھاوے اوس کے اندر کا بیشوانر کو گویا آہت کیا ہوا ثمرہ دیتا ہے۔

منتر نمبر ۵ - جیسے بھوکا بچہ اپنی ماں کا سیون کرتا تیسے سب ذی روح اگن ہوتر کو سیون کرتے ہیں -

پہلا پر پاٹھک یعنی پہلا ادھیا ختم ہوا

اور دوسرا پر پاٹھک شروع ہوا

پہلا منتر - آرونیہ رشی نے شوئیت کیت نامی اپنے بیٹا سے کہا کہ تو برہمچرج دھرم دھارن کرکے پڑھنے کو نہیں گیا - یہ نامناسب ہی کہ جو برہمن پڑھتا نہیں وہ مثل نیچ قوم (سودر) کی ہوتا ہے

دوسرا منتر - اوس وقت شوئیت کیت کی عمر بارہ سالہ برس کی تھی - چنانچہ باپ کی حکم سے وہ گرو کے گھر (تعلیم گاہ) میں چوبیس برس کی عمر تک یعنی بارہ برس تمام وید شاستر پڑھکر اپنی ذی علمی میں نہایت مغرور، باپ کے پاس واپس آیا *

تیسرا منتر - باپ نے - اوس اپنے بیٹا سے کہا کہ تم جو اپنی ذی علمی میں بہت مغرور ہو اسلئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تم نے وہ علم ہی پڑھا ہے کہ جو نہیں سنا وہ سنے ہوئے کیطرح - اور جسکا کبھی خیال نہیں ہوا وہ خیال کئے ہوئے کی طرح - اور جسکو نہیں جانا وہ جانے ہوئے کی طرح معلوم ہو - (جس کا اشارہ علم غیب سے ہی -) سوئیت کیت نے اِن سب سے لاعلمی بیان کی - تب باپ نے سمجھایا -

چوتھا منتر - ہے پتر - جیسے کوئی - مٹی کو جانتا کہ گھٹ وغیرہ برتن - کا - اُپادان کارن (مادہ) مٹی ہے - اور مٹی سے جس قدر برتن بنے اون برتنوں کے نام برلے نام ہیں - کیونکہ برتنوں کے ابتدا سے - اور درمیان حالت موجودہ اور اخیر پر پھوٹ جاتے یعنی ہر حالت میں مٹی ہی ہے - یعنی مٹی - کارن یعنی سبب - اور برتن کارج اسباب ہیں مطلب یہ کہ ایک کارن کے جاننے سی اُس کے سب کارج اور کارجوں کی اصلیت معلوم ہوتی ہے -

پانچواں منتر - اور مٹی کی طرح سونا ہی کارن روپ اور سونے سی جس قدر ہر قسم کے زیور بنتے وہ سب زیور کارج ہیں - اور اُن سب زیوروں کے جو بیشمار نام وہ نام برلے نام ہیں

پس وہی مطلب ہے کہ کارن سے کارج کی اصلیت معلوم ہوتی ہے ۔

چھٹا منتر۔ اوسی طرح کارن روپ لوہے پیتل ۔ کالیہ وغیرہ کے جاننے سے اون لوہا وغیرہ سے جو ہتیار اور بہت قسم کے اسباب بنتے وہ سب اور اون کی اصلیت معلوم ہوتی ہے کہ یہ سب اشیا کارج روپ اور اُن کے جداگانہ نام ہیں اور نام او یہ سب اپنے اپنے اصل کے وکار ہیں ۔

ساتواں منتر۔ سویت کیت نے اپنے باپ سے اُن کے جواب میں کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جنسے میں سنے ودیا پڑہی اون کو بھی یہ امر معلوم نہو گا جو آپ نے کہا ورنہ وہ مجھے ضرور بتاتے اسلئے اب آپ مجھہ سے اوس کی کیفیت فرمائیے ۔ چنانچہ اردنیہ رشی باپ نے کہا کہ میں اوس کی حقیقت کہتا ہوں دل لگا کر سنو ۔

دوسرے پرپاٹھک کا پہلا کہنڈ ختم اور دوسرا کہنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ اردنیہ رشی اپنے بیٹا ۔ سویت کیت سے کہتے ہیں کہ ۔ واقعی پیدا ہونیسے پہلے جگت ایک ادوئیت ست (وحدہ لاشریک تہا) مگر بعضے مت مذہب والے ناستک ایسا مانتے ہیں کہ پیدا ہونے سے پہلے ۔ است ادوئیت تہا ۔ اور اوس است سے ست ہوا ۔

یادداشت ۔ اس منتر کی شرح میں ہر ایک مذہب کا اُصول ٹیکا بہاشن میں اور اون کی غلط فہمی بیان کی ہے ۔ بخوف طوالت کے اُن سب کا مت اور مت کھنڈن کی بحث درج نہ کی صرف اس قدر بیان لکہا جاتا ہے کہ جگت اُتپتی میں مختلف مت حسب ذیل ہیں ۔ ایک کہتے ہیں کہ پراگ بہاؤ کارنیک سنسار ہے ۔ دوسرے کہتے ۔ پردھنسا بہاؤ کارنیک سنسار ہے ۔ تیسرے اتینت ابہاؤ کارنیک سنسار ہے ۔ چوتھے ۔ ابہاؤ کو کارنیک سنسار کہتے ۔ پانچویں سوبہاؤ اور کال بادی ہیں بہاشنک ۔ ایک ابہاؤ بادی پانچ شاخ ہوئیں ۔

دوسری بہاؤ بادی ۔ اونکی شاخ مفصلہ ذیل ہیں ۔ ایک کہتے سنسار کال کی آدہین ہے دوسرے سوبہاؤ کال بادی ہیں ۔ تیسرے کہتے سوبہاؤ کارنیک سنسار ہے ۔ چوتھے کارنیک سنسار بکشن والے ہیں ۔ پانچویں پنج بہوت بادی ۔ چھٹے کہتے پنج بہوت کا کارنیک سنسار ہے ۔ ساتویں

اگیان بادی ہیں اور ہیانتک یہ سب است بادی ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ ہے پتر۔ اب تم واقعی امر ست باد کو سنو کہ جس طرح ست ہی۔ ادھیاروپ (پھیلاؤ کرکے) حگبت پیدا ہوا اور یہ تمام کارج وکارن آتمک کا سب پرپنچ کلپت ایک برہم روپ (ہمہ اوست) ہے۔

منتر نمبر ۳۔ اس منتر میں وید کی شرتی ہے (یعنے جس کے یہ الفاظ ہیں) کہ ست برہم نے اپنی مرضی سے فرمایا کہ۔ میں ایک ہوں سوہبت صورتوں سے نمودار ہوا ہوں چنانچہ اس ارادہ سے اُس نے اول۔ تیج (آگ) کو اور آگ سے جل (پانی) کو نمایاں کیا اوس کی اصلیت یہ کہ جب کسی کو گرمی زیادہ ہوتی تب اوس گرمی کیوجہ سے۔ پانی روپ پسینا نکلتا ہے تیسے آگ سے پانی نمایاں ہوا۔

منتر نمبر ۴۔ پھر اوس پانی سے خاک نمودار ہوئی۔ اُس کا اصول یہ کہ۔ جہاں بارش ہوتی تو بہت غلہ پیدا ہوتا۔ اور غلہ خاک کے قبائل سے ہی اسی طرح پانی سے خاک پیدا ہوئی

یادداشت۔ اس موقع پر حگبت کی ابتدا میں آگ۔ پانی۔ خاک تین عنصر کو بیان کیا۔ اور اون سے پہلے۔ اکاش۔ وایو۔ دو عنصر کو بیان نکیا (اس کی شرح ویدبیاس جی نے برہمہ سوتر ویدانت شاستر مصنفہ اپنے میں مشرح لکھی ہے۔ کہ اس موقع پر اکاس۔ وایو کی بیان کی ضرورت نہ تھی۔

دوسرا کھنڈ ختم تیسرا کھنڈ شروع ہوا

پہلا منتر۔ پھر اوس ست ستیتین دیو کی مرضی کے موافق تمام چراچر۔ بھوتوں (جیووں) کے تین قسم کی جونی بیج روپ ہوئی ایک (انڈج) جو انڈے سے پیدا ہوں مرغ وغیرہ۔ دوسرا جیراج انسان و مویشی جو جیر سے پیدا ہوں۔ تیسرے اوبھج (نباتات) جو زمین کو پھوڑ کر نمایاں ہوں۔

یادداشت۔ اس موقع پر چوتھی سیتدج جونی (کہ جو پسینا سے لیکھ جوں کھٹمل وغیرہ پیدا ہوتے) بیان نہیں کی اس کی وجہ شرح۔ بھاشیہ میں درج ہے۔

۱۶ ب خان

دوسرا منتر - پھر وہ ست نام والا چیتن پوچار کرتا ہوا کہ میں ان آگ - پانی - خاک تینوں - عناصر - دیوروپ میں جیو روپ سے خود داخل ہو کر ہر ایک شکل میں جداگانہ اپنے نام و روپ ظاہر کروں

تیسرا منتر - اوس ارادہ کے ظاہر کرنیکے لئے اون تینوں عناصر آگ - پانی - خاک کی ایک ایک کے تین تین حصے کئے (اوس کا نام تربرت کرن ہے) اور اس طرح اوس ست چیتن پوسنے اون میں جیو روپ سے آپ داخل ہو کر نام و روپ کو ظاہر کیا -

چوتھا منتر - اس طرح تینوں عناصر کا تربرت کرن کیا (اس کی شرح ضروری ہے وہ مختصر لکھی جاتی ہے کہ پہلے تینوں عناصر کے نصف نصف دو دو حصے کئے ایک نصف کو سالم رکھا - دوسرے مرتبہ ایک نصف کی دو دو حصے یعنی کل کے چہارم چہارم کئے - مرتبہ سوم اوس ایک ایک عناصر کے نصف حصہ سالم میں - باقی دو دو عناصر کا چہارمی چہارمی حصہ ملا کر تینوں پنڈ کئے - اس طرح -

مٹی		پانی		آگ	
نصف ثانی میں ملا ہے	نصف سالم	نصف ثانی میں ملا ہے	نصف سالم	نصف ثانی میں ملا ہے	نصف سالم
آگ پانی	مٹی	آگ مٹی	پانی	پانی مٹی	آگ
$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$

آگے کھنڈ ششم چوتھا کا منتر شروع ہوا

منتر نمبر ۱ - تربرت کرن کی تاثیر سے (کہ ایک ایک عنصر میں دو دو عنصر ملے ہیں) یہ ہے کہ مثلاً

منتر نمبر ۲ - آگ جو تین رنگ کی ہے - کہ آگ میں سرخی تیج کی - سفیدی جل کی سیاہی خاک کی

منتر نمبر ۳ - اسی طرح - سورج چندرمان بجلی اور اور تمام اشیاء دنیوی نام و روپ والوں میں ہر ایک ملا ہوا ان تینوں عناصر کا رنگ صورت مزاج وغیرہ ہے اور جو کہ حسب منتر جہ بالا -

منتر نمبر ۴ - ان سب چیزوں میں ایک ایک عنصر زیادہ بقدر نصف اور دو دو عنصر کم کم بقدر چہارم چہارم کے ہیں اس وجہ سے جو جس زیادہ عنصر والی شے اُس کو نادان لوگ اسے ایک عنصری سمجھتے اور سمجھتے ہیں کہ واقعی نہیں صرف کہنے ماتر ہی نام ہے - اور واقعی جو ہر ایک میں تین تین عناصر ہیں

وہ سب جیتن دیوکارن روپ کا کارج ہونیسے ست ہیں ٭

منتر نمبر ۵ و ۶ ۔ ہے پتر جو اصول ہم نے ان پچھلے چار منتروں میں کہا اوس کو پہلے بزرگ ایسا سمجھتے اور کہتے چلے آئے ہیں ٭

منتر نمبر ۷ ۔ ہے پتر جس شے میں بظاہر تینوں عناصر کا سرخ ۔ سفید ۔ سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہوا اوسکے اوس کے باطن میں بھی تو یقین کرکے تینوں عناصر کی موجودگی اور حیمہ سمجھو پس یہ پاٹھک جیسا ہم نے اپنے بزرگوں سے یقین کیا وہ تم سے کہا ۔ اس لئے تحقیق و یقین کرکے سب صورتوں اشیا دنیوی میں سمجھو کہ ایک ست چت دیو ہی براجمان ۔ یعنی یہ سب اوسی ایک کے انیک روپ میں دوسری کوئی شے نہیں (ہمہ اوست)

پانچواں کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ غذا جو کھائی جاتی اُس کے بھی تین حصہ ہوتے ہیں ۱ ۔ غذا کا بڑا حصہ تو فضلہ بنتا جو مقعد کے راستہ سے خارج ہو جاتا ۲ ۔ درمیانی حصہ کا گوشت بنتا جو سوکشم روپ ہی اوس کا دل بنتا ہے ۔ یہ خاکی عنصر کا بیان ہوا ۔

منتر نمبر ۲ ۔ جیسے کہا یا ہوا ۔ ان (غذا) پیٹ کے اندر جاکر ۔ استھول ۔ مدھ ۔ سوکشم ہو کر پخانہ ۔ گوشت دل بنتا ۔ اوسی طرح پانی پیئے ہوئے کی پیٹ کے اندر تین جزو بنتے ہیں ۔ ۱ ۔ استھول حصہ کا پیشاب ۔ ۲ ۔ درمیانی حصہ کا خون ۔ ۳ ۔ سوکشم حصہ کا ۔ پران بنتا ۔ یہ آبی عنصر کا بیان ہوا ۔

منتر نمبر ۳ و ۴ ۔ اسی طرح آتشی عنصر کی اشیا مثل گھی و تیل وغیرہ کے تین جزو ۔ جزو بدن ہوتے ہیں ۔ ۱ ۔ استھول حصہ آگ کی ہڈی ۔ ۲ ۔ مدھ بھاگ کی ۔ آنت اوجری ۔ ۳ ۔ سوکسم بھاگ کی فطق بنتی ہے اس نتیجہ بھی سمجھو ۔ کہ دل ۔ ان سے ۔ پران جل سے ۔ نطق تیج سے ہے ۔ سوئیت کیت نے کہا کہ مجلاً بھی سمجھ میں نہیں آیا تب اودالک رشی نے کہا کہ اور مفصل سنو ۔

چھٹا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ جیسے دہی کے متھنے (بلھنے) سے جو سوکشم حصہ اصلی عطر اوپر کو جاتا اور وہ گھی ہوتا ۔

منتر نمبر ۱ } - تیسے - ان کے کھائے ہوئے کا سوکشم حصہ اصلی عطر - اوپر کو جاکر - من (دل)
تغایت منتر نمبر ۱ } اور پانی پیئے ہوئے کا سوکشم حصہ اصلی عطر - اوپر کو جاکر - پران (سوانس دم) اور
آتشی عنصر کی غذا گھی تیل وغیرہ کا سوکشم حصہ اصلی عطر اوپر کو جاکر - پانی - (نطق) بنتا ہے) -

ساتواں کھنڈ شروع

منتر نمبر ۱ - یہ دل - سولہ^۱۶ کلا والا ہے - کہ ایک ایک دن کی غذا سے دل کا ایک ایک حصہ قوی ہوتا رہتا - اگر تجربہ کیا چاہو - تو (بلا ہونے کسی عارضہ خاص بخار وغیرہ کے جس میں بھوک نہیں لگتی یا چند عارضہ میں جس کے علاج کے لئے کھانا منع ہے) اچھی صحیح سالم حالت میں ۱۵ دن تک کھانا نہ کھاؤ تو دل - اسی طرح پانی نہ پینے سے پران - پژمردہ ہو جاویگا - اور دل و پران کی پژمردگی سے سب محسوسات بیطاقت ہو کر اپنے اپنے کام متعلقہ سے معطل ہو جاویں گے - اگر سولھویں دن بھی کھانا نہ پیو تو جسم سے پران نکلجاویں گے اور جسم مردہ ہو جاویگا -

منتر نمبر ۲ - امر مندرجہ نمبر ۱ کے تجربہ کو (سوئیت کیت نے پندرہ^۱۵ دن کھانا نہ کھایا - سولھویں دن نہایت ضعف کیحالت میں باپ کے سامنے ہوا - باپ نے کہا کہ تم کو تمام وید حفظ یاد تھی سو کچھ ہمکو سناؤ (سوئیت کیت نے کہا) کہ مجھے اب کچھ نہ یاد ہی نہ کچھ کہا جاتا ہے میں کیا کہوں -

یادداشت - معلوم ہوتا ہے کہ بڑوں کے تجربہ کی ہوئی بات کو اُن کے کہنے سے یقین نہ کرنا اپنی ازمایش کو دخل دینا یہ جہالت ہمیشہ سے ہی - اور ان دنوں سو یہ جہالت ہر امر میں خوب ترقی پر ہے - سو چاہیے جیسی ازمایش کرو - تجربہ کی ہوئی بڑوں کی بات کبھی اونکے تجربہ کے تنقیح کردہ کے خلاف نہو گی -

منتر نمبر ۳ - سوئیت کیت اپنے بیٹے کی حالت ضعیف اور اوس کی مجبورانہ گفتگو سنکر باپ نے کہا کہ جیسے بڑا آگ کا انگارا - بڑے بڑے ڈہیر ایندہن کو جلا دیتا مگر جب وہ انگارا بجھے اور نام مانترا ایک پہلجری آگ کی رہجاوی تو اُس پہلجری سے کچھ بھی نہیں جلتا تیسے ہی تیرے تجھ میں منجملہ ۱۶ حصہ والے دل مثل انگارے کے صرف ایک سولھواں حصہ باقی رہا ہے اگر سولھواں دن بھی ہو جاتا اور کچھ نہ کھاتا تو تیرا جسم بالکل مردہ ہو جاتا اس وجہ سے - کہ تجھ میں اب پہلجری کی طرح سد رمق باقی ہے لب

کچھ یاد نہیں آتا نہ کہنے کی طاقت ہی اس لئے اب کچھ کہا۔

منتر نمبر ۴ ۔ باپ کی کہنے سے سوئیت کیت نے ۱۵ دن ان کہایا اور طاقت آگئی تب اچھی حالت میں باپ کے سامنے آیا اوس وقت جو باپ نے وید کا پرسنگ پوچھا تو سوئیت کیت نے سب کچھ سنایا اس کے بعد باپ نے پھر سوئیت کیت سے کہا۔

منتر نمبر ۵ و ۶ ۔ ہے سوئیت کیت جیسے انگاریسے چھوٹی بہلجری بچی ہوئی کو ۔ بہت چھوٹے چھوٹے پھوس سے بڑھایا جاوے ۔ اور جب وہ بڑھکر بدستور پورا انگارا ہو جاوی تب اوس میں وہی طاقت ہو جاتی کہ بڑے ڈھیر اندیہن کو خاک سیاہ کر دیوی ۔ تیسے سمجھو کہ اب جو تم نے بطور پتہ کے ۱۶ تہوڑا تہوڑا کہایا اور پہر اصلی خوراک پر آکر پوری طاقت والے ہوگئے اور تب تمنے وید کو سنایا ہے۔ اسطرح باپ کی کہنے اور اپنا تجربہ کر لینے سے سوئیت کیت یقینی طور پر سمجھا کہ واقعی ان سے من جل سے پران تیج سے واک ہی۔

ساتواں کہنڈ اور تربرت کرن ودیا کہیان ختم ہوا

آٹھوان کہنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ ۔ اُدالک رشی نے سوئیت کیت اپنے بیٹے سے ۔ ست کی ثبوت تا میں ایک اور پرسنگ شروع کیا یہ کہ ۔ میرے کہنے کو صحیح سمجھو ۔ کہ سپن کے بعد سکھپتی اوستھا ہوتی ہے ۔ اور اسکی حقیقت یہ کہ جس وقت جو شخص سوتا اوس وقت ست کے قریب ہوتا ہے یعنی آپ اپنی اوستھا (دلہما وما وا) آتما میں گیا ہوا ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۲ ۔ اس میں ایک تمثیل کہتے کہ ۔ جیسے کوئی جانور چڑیا وغیرہ ۔ کسی پنجرے کے اندر ہو مگر اُس کا مالک (جس نے اوس کو پنجرے میں رکہا) اُس کے پاؤں وغیرہ میں ڈورا باندہکر پنجرے کی کہڑکی کہول دیوے تو وہ جانور کہڑکی سے نکل جہانتک وہ ڈورا لمبا ہے اوتنی دور تک اڑتا آخر پاؤں بندہے ہونیسے ۔ زیادہ نہیں اُڑسکتا اور مجبور پہر اُسی پنجرے کے آسرے آجاتا ہے ۔ تیسے یہ دل ہردی روپی پنجرے میں ست چیتن سے پابہ زنجیر ہے۔

چنانچہ اوس جانور کی طرح یہ دل ہی - جاگرت و سپن یعنی حالت بیداری و خواب میں دور دور تک پہونچکر طرح طرح کے خیالات کرتا مگر پابہ زنجیر ہونیسے ممکن نہیں کہ دل تمام تر جسم سے باہر نکلجاوے اور ست چیتن کو دیکھے جس کے دیکھنے کی تمنا میں دل جابجا ہر طرف دوڑتا اس لئے تھک کر پھر اوسی ہر دی والے اپنے آشریہ روپ پنجرے کے آسرے واپس آجاتا ہے - اسطرح پران کا آشریہ (ملجا و ماوا) چیتن اور دل کا ملجا ماوا جیو نبدہ روپ ہی -

منتر نمبر ۳ - ہے پتر میرے کہنے کو صحیح سمجھو - کہ کھانے اور پینے کی خواہش کی ذریعہ سے ہی تم اِس جگت کی جڑ - اوس ست چیتن کو اچھی طرح جانو ثبوت یہ کہ جس وقت جو غذا کھاتا اوس کو پیا ہوا پانی خمیر خلط - ملط کرتا ہے یعنی جیسے گوار یا - گوؤں کو گھوڑونکے پالنے والا - گھوڑوں کو - اور راجا (فرمانروا وقت) اپنی رعایا کو پالتا - اسی طرح پانی کو کہتے ہیں نتیجہ یہ کہ - کارن اور بیج روپ غذا ہے جسم کا کھلنا - کارج روپ اُپجتا ہے اسوجہ سے یہ جسم نرمول (بدون جڑ بنیاد) والا نہیں ہے -

منتر نمبر ۴ - اور اوس شریر روپی پودا کی جڑ بھی غذا ہی ہے بس اب خاص نتیجہ یہ ہے کہ جس کی جڑ ان (غذا) ان کی جڑ (پانی جس سے ان پیدا ہوتا) پانی کی جڑ آگ (جس سے ان و جل خلط ملط ہوکر پکتے) آگ کی جڑ وہ ست چیتن ہے اور اس طرح یہ سب دنیا - ست مول والی - ست مقام والی - ست پرتشٹھا والی ہے اور اوس کی ہر حالت اول - ابتدائی - آخر میں صرف ست - کارن اور کارج روپ ہے ست سی سوا اور کچھ نہیں -

منتر نمبر ۵ - اسطرح جس وقت یہ پرانی پانی پیتا اوس وقت پے ہوئی پانی کو اندر کی آگ ہے - (جس کو جیٹرا اگن - حرارت غریزی کہتے) پالتی یا انجام کو پہونچاتی ہے - جہاں پیٹ کی اندر پانی رہنے کا قدرتی مقام ہے - (جیسے گوار یا - گوؤں کو - گھوڑوں والا گھوڑوں کو - راجا اپنی رعایا کو پالتا اور متفرق چلنے والوں کو ایک جگہ کرلیتا - اسی طرح پانی کو آگ اُس کے مقام قیام پر پہونچادیتی - اسطرح پانی ہی شریر روپ لنگر کا مول (بنیاد) ہے - پس سمجھو کہ یہ جگت کا درخت ایسا نہیں جس کی جڑ نہو -

منتر نمبر ۶ - پس سمجھو کہ جسم کی جڑ پانی - پانی کی جڑ آگ - آگ کی جڑ ست چیتن ہی - اور یہ دنیا

ست روپ جڑ۔ ست مقام قیام۔ ست پرتشٹھادالی ہے ؛

اور جب یہ جسم مرتا تب اوس شخص کی نطق۔ دل میں۔ دل پران میں پران تیج میں۔ تیج ست چیتین پرم دیو۔ مہا دیو میں جاتا ہے۔ پس یہی ست نام والا مہا سو کشم آتما (ہر ایک کا بوتا پرش) ہے

منتر نمبر ۷۔ اور جس آتما کرکے یہ جگت۔ آتما کی طرح کہا مانا سمجھا جاتا۔ وہی ست ہے۔ اور وہی ست چیتین آتما (تو ہے) (تتوسی) اس کو سنکر یہ سوئیت کیت نے کہا کہ وہی ست چیتین آتما میں کیسے ہوں اسکی حقیقت اچھی طرح سمجھایئے۔ اُدالک نے اُتھا کہ سنو جو آیندہ کہتے ہیں ؛

آٹھواں کھنڈ ختم ہوا

نواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ ہے سوئیت کیت جیسے شہد کی مکھی۔ جابجا چند قسم کے درختوں کے پھولوں سے رس سے لیکر شہد کو تیار کرتی ہے۔

منتر نمبر ۲۔ مگر شہد نہیں جانتا کہ میں فلاں فلاں درخت کے پھولوں کے رس سے شہد بنا ہوں تیسے یقیناً یہ سب پرجا (ست) کو پاکر بھی نہیں پہچانتے کہ ہم ست سے پیدا ہوئے ہیں۔

منتر نمبر ۳۔ چنانچہ سب پرجا اپنے اصل۔ اُپادان کارن (مادّہ) ست نامی کے نہ پہچاننے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ جس قسم کے جسم۔ حیوان۔ جانور۔ انسان وغیرہ میں رہکر اپنے کو اوسی نوع کا سمجھتے اور ہر چند کہ اوس جسم موجودہ کو چھوڑ کر ست میں ہی جاملتے۔ مگر ست کے نہ پہچاننے سے پھر اونہیں اقسام کے جنموں میں بقاعدہ تناسخ کے گھومتے رہتے ہیں ؛

منتر نمبر ۴۔ پس تمثیل بالا سے سمجھو کہ ہم نے جس کو باریک سے زیادہ باریک کہا۔ اور وہی سب کا آتما (آپا) ہے۔ وہ وہی ست۔ اور سو ہی تُو ہے (تتوسی)۔

دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ دوسری تمثیل۔ ہے سوئیت کیت۔ جیسے سمندر میں سے بادل پانی لیجا کر برستے اور اوس بارش کے پانی سے بہت ندی بہہ بہہ کر آخر سمندر میں ہی جاملتے۔ مگر وہ ندی اوس اپنی اصلیت کو

نہیں جانتی کہ ہم سمندر سے بنی اور دریان میں ندیوں کے نام سے بہت نام مشہور ہوئے اور اخیر پر وہی اپنے اصلی مخرج سمندر میں آملی ہیں۔

منتر نمبر ۲ - اسی طرح یہ سب پرجا نہیں جانتے کہ ہم ست سے نکلے درمیان میں ہر بار جسموں نوع بنوع کے ہمارے بہت نام و روپ ہوئی اور اخیر پر جب جسم کو چھوڑتے تو ست میں ہی پہونچتے ہیں اسس وجہ سے وہ پرست سے نکلکر ہمیشہ بذریعہ تناسخ کے نوع بنوع کے جسموں میں گھومتے رہتے ہیں۔

منتر نمبر ۳ - پس اس تمثیل سے سمجھو کہ جس کو ہم نے تصفیات موصوف باریک سے زیادہ باریک کہا۔ وہ ست ہی۔ وہی ست سب کا آپا۔ اور سوہی ست تو ہے (تو مسی)۔

گیارہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - تیسری تمثیل - ہے سومیہ کیت - جیسے کوئی بڑا درخت ہی - اوس کے خشک کرنیکے لئے اگر کوئی اوس درخت کی جڑ میں ایک ضرب کوہاڑی کی مارے (یعنی بہت ضرب دیکر پورا جڑ سے نکاٹ دیوے) تو صرف ایک ضرب کے مارنیسے وہ بڑا درخت نہ جڑ سے گرتا۔ نہ خشک ہو جاتا بلکہ اوس درخت کے اندر جو سر جیو (جیو آتما) وہ اپنے رس سے اوس ضرب دیئے ہوئے موقع کے زخم کو بھر دیتا یعنی ہر ایک جسم مثل ایک ایک درخت کے ہی ہے اگر اس میں چاہے جس موقع پر کسی ہتھیار کی ایک ضرب (ایسی ناتمام دیجاوے کہ وہ دو ٹکڑا ہو کر نہ گر پڑے) تو ایسی ایک ضرب سے جسم نابود نہیں ہو جاتا البتہ اوس ضرب کا زخم جسم میں ہو جاتا سو اوس کو اس جسم کے اندر کا (جیو) (کہ لازوال ہے) پھر بدستور بھر لیتا اور غذا و پانی سے مسرور رہتا (مطلب یہ کہ ایسی حالت زخم ناتمام والے سے جسم نابود نہیں ہوتا اور جسم کے نابود ہونیسے - جیو آتما - اپنے اصل ست میں جاکر نہیں ملتا جسم کے اندر ہی رہا آتا سو جہ سے وہ زخم بھر آتا ہے - اور جب کوئی ایسی ضرب لگے جس کے صدمے یا ضرب سے - جیو آتما - جسم کو چھوڑ دے تو ایسی حالتیں وہ زخم کبھی نہ بھر لگا -

منتر نمبر ۲ - اسی تمثیل کی مزید شرح ہے - کہ جیسے درخت کی شاخوں میں سے ایک یا چند شاخوں کو کاٹ لو تو اوسی کٹی ہوئی شاخ سے درخت کے اندر کا جیو علیحدہ ہو جاتا اور اس لئے وہ

شاخ خشک ہو جاتی ۔ تیسے مجسم جسم میں سے ۔ ایک یا دونوں ہاتھ یا پاؤں پورے پوری یا کم کم کاٹ لئے جاویں تو جسم کے اندر کا (جیو آتما) کہ رُوم رُوم میں بسیط موجود ہے ۔ او سیقدر عضو سے جو کٹ کر علیحدہ ہوگئی نکلجا تا اور بدیں وجہ وہ کٹا ہوا عضو نرجیو ہو جانے سے خشک ہو جاتا اور پھر وہ عضو بدستور اپنے موقع پر نہیں ہو سکتا ۔ پورا جسم مُردہ صدمہ ضرب سے تب ہی ہو گا ۔ جب دکرسے اوپر سر کے اندر برہمہ رندھر تک جو تمرخرا (مقام خلو) آمدرفت پران کا ہے) تلوار وغیرہ کی ضرب سے دو ٹکڑا ہو جاوے کہ پھر دم ۔ آ ۔ جا ۔ نہ سکے گا ۔ گویا تب اس دم کے نکلجانے سے جیو آتما ۔ تمامتر جسم کو چھوڑ دیگا اور اس لئے وہ جسم تمامتر مردہ ہو جاویگا ۔ اور جیو اپنے اصل ست میں جا ملیگا ۔

منتر نمبر ۲ ۔ پس ہے سویئت کیت تم اس تمثیل سے اچھی طرح سمجھو کہ جسم کے اندر کا جیو دلا زوال م ہے ۔ کہ وہ کبھی کسی طرح نہ مرتا ہے نہ کٹتا ہے ۔ جسم مرتا اور کٹتا رہتا ہے اور مردہ ہو جاتا بھی جسم کا اوس وقت ہی کہ جب جیو آتما جسم سے تمامتر علیحدہ ہو جاوے ہو ۔ نہ جب تک جسم کے اندر جیو آتما موجود ہے جسم کبھی مردہ نہو گا اور جسم کے اندر جو زخم وغیرہ پڑیں گے وہ بھی جیو آتما کے ستا سے سب بھر جاویں گے ۔ پس جس اس سوکشم روپ جیو آتما کو ہم نے تم سے کہا وہ وہی ست ہے اور یہی سب کا آپا (آتما)، اور سو ہی تو ہے (تو ہی) ۔

بارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ ۔ چوتھی تمثیل طعام معہ تجربہ کے کہتے ہیں کہ ۔ اُودالک رشی نے سویئت کیٹ اپنے بیٹا سے بڑ کے درخت کا ایک پھل منگا اور توڑ کر پوچھا کہ اس ٹوٹے ہوئے پھل کے اندر کیا نظر پڑتا ہے سویئت کیت نے کہا کہ بہت سے بیج ہیں ۔ پھر اُن میں سے ایک بیج کو توڑ کر پوچھا کہ اس میں کیا نظر پڑتا ہے ۔ سویئت کیت نے کہا کہ اب اس ایک بیج ٹوٹے ہوئے کے اندر کچھ نظر نہیں آتا ۔

منتر نمبر ۲ ۔ باپ نے سمجھایا کہ ہے پتر اس ٹوٹے ہوئے بیج کے اندر (جو تم کہتے کہ کچھ نظر نہیں آتا) سو اس کے اندر ۔ اس درخت کا ست ہی ۔ کہ اسی سے یہ اس قدر بڑا درخت پیدا و ظاہر ہوا ہے (اور یہی ست ہر ایک بیج میں ہے) تو اس ست روپ اس درخت کی اصل کو نہیں پہچانتا اب

پہچانکر یاد رکھہ کہ۔ ست سے ہی سب پیدا ہوا ہے اسی ایک ست کی نام مطابق موقعوں کے۔ برہمہ۔ پرش۔ آتما۔ جیو۔ پران۔ حق۔ خالق۔ مخلوق۔ درخت۔ شاخ۔ پتہ۔ پھول۔ پھل۔ جسم ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ دل وغیرہ جہانتک شمار نام و صورت ہیں۔ سب صفاتی نام ہیں۔

منتر نمبر ۳۔ پس سمجھو کہ یہی ست۔ سب کا آپا۔ اور سب موجودات اوسی ست کا آپا (آتما) اور وہی تو ہے (تتوسی)۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں ویدک شرتی مفصلہ ذیل ہیں۔

۱۔ سربم کھلو دم برہمہ ॥सर्व्वं खल्विदं ब्रह्म ॥ ॥ श्रुति ॥

۲۔ سد دم سربم۔ ॥सिद्धदं सर्व्वं ॥ ॥ श्रुति ॥

۳۔ چید دم سربم۔ ॥चिद्धदं सर्व्वं ॥ ॥ श्रुति ॥

۴۔ پرش یہ بیدم سربم۔ ॥पुरुष एवेदं सर्व्वं ॥ ॥ श्रुति ॥

۵۔ برہمی ویدم سربم۔ ॥ब्रह्मैवेदं सर्व्वं ॥ ॥ श्रुति ॥

منتر نمبر ۱۔ پانچویں تمثیل۔ پھر باپ نے اور تجربہ کرایا۔ کہ سوئیت کیت سے نمک کا ڈھیلا ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈلواکر کہا کہ اس برتن کو یہیں اور سنجبہ رکھنا دوسرے دن ویسا ہی لانا۔ چنانچہ سوئیت کیت نے ایسا ہی کیا۔ تب باپ نے کہا کہ اس برتن سے اوس نمک کے ڈھیلے کو نکالو جو کلیہً ڈالا تھا (سوئیت کیت نے برتن کے اندر ٹٹولا تو ڈھیلا نہ ملا) اس لئے کہا کہ اب تو اس برتن کے اندر وہ ڈھیلا نہیں ہے۔ باپ نے کہا کہ نمک کہیں نہیں گیا اسی برتن کے اندر موجود ہے البتہ جیسے پہلے ڈھیلے کی طرح نظر آتا تھا ویسا اب نظر نہیں آتا۔ اس کا ثبوت آگے کہتے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ باپ نے کہا کہ اس برتن کے اوپر نیچے۔ درمیانی۔ پانی میں سے تھوڑا تھوڑا چکھو اور بتاؤ کہ کیا ہے۔ سوئیت کیت نے اوسی طرح چکھا اور کہا کہ۔ اس تمام پانی میں نمک کا ذائقہ ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ اب وہ نمک تمام پانی کا جزو بدن ہے۔ تب باپ نے نتیجہ سمجھایا کہ ہے پتر۔ اسی طرح۔ ہر جسم کے عضو عضو میں وہ ست جزو بدن ہو رہا ہے لیکن دیکھتا نہیں (اور موجودگی اور دیکھنا اوس کا اس طرح ثابت ہے) کہ وہ آتما۔ ست۔ چت۔ آنند۔ تین جزو والا ہے۔ چنانچہ ہر شے جو اپنی

صورت سے نمودار۔ (جس کو کہتے ہیں کہ ہے۔ اور سَت شبد کے معنے ہیں ہے) پس سمجھو کہ۔ نمودار ی
ہر شے کی۔ وہی ست ہے۔ یا ہر شے میں جو جس قسم کی ستیا (طاقت) وہ وہی ست ہے اور تمام جاگرت۔
(حالت بیداری) وہی ست ہے۔ جیسے اوس کا چت اتش ہے کہ۔ تمام محسوسات اور دل و عقل
و اندیشہ و انانیت (یعنی سب اندریں۔ و پران وانتہ کرن) ہیں جو چیتن تا کہ چیتن کی طرح معلوم
ہوتی ہیں) یا سپن اوستھا (حالت خواب) سو سب۔ وہی چیتن ہے۔ اوسی طرح اوس کا آنند اتش
ہے۔ دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس میں کچھ آنند (سرور) نہو۔ پس ہر شے میں اوسی آنند کی جھلک
(جلوہ) ہے۔ اور سکھپتی اوستھا (حالت خواب غفلت) میں جو آنند وہ وہی آنند ہے۔ پس ایسی باریک
بچار سے وہ دیکھنے کی طرح سمجھا جا سکتا اور عقل کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ چمڑے کی آنکھ سے نظر نہیں آتا۔
منتر نمبر ۳۔ پس ہے سوئیت کیت۔ اس تمثیل میں جس کو ہم نے مہا سوکشم۔ (باریک سے زیادہ تر
باریک کہا) وہی تمام موجودات کا آپا۔ (اور یہی جو ہی تمام موجودات) اُس کا آپا۔ آتما۔ وہی ست۔ اور وہی
مہا سوکشم روپ ست تو ہے (تو سی)۔

چودھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ جیسی تمثیل۔ جیسے کوئی شخص (مثلاً چور) کسی بچہ۔ اوسط عمر والیکو (کہ جسکو سوار چلنے پھرنے
کی زیادہ عقل نہیں ہے) کسی ملک سے اوس کی آنکھ باندھکر لاویں اور اوس ملک کے دور کسی بن میں
اوس بچہ کو بدستور آنکھ بندھا ہوا چھوڑکر چلے جاویں۔ تب وہ بچہ اوس بن کے ہر اطراف و جوانب میں
جاتا اور کہیتا پھرتا پکارتا کہ کوئی ہو تو میری خبر لو۔ میری آنکھیں بند ہیں مجھے چور آنکھ بند ہالائے اور چھوڑ گئے
اس لئے مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ میں کہاں ہوں۔

منتر نمبر ۲۔ اس عرصہ میں کوئی شخص نرم دل وہاں آگیا۔ اوس نے اوس کی آواز فریاد کی طرح
کی سنکر رحم کیا اور اوس بچہ کی آنکھ کھول اور اُس کا وطن اوس سے صحت کر ایک رستہ پر ڈالدیا کہ اس طرف
تیرا وطن ہے۔ پوچھتا ہوا چلا جا۔ تب وہ دیہہ بدیہہ پوچھتا ہوا۔ کچھ عرصہ میں اپنے وطن اور گھر میں بدستور
پہنچگیا۔ پس اس تمثیل کا نتیجہ یہ کہ اسی طرح ہر کوئی اودیا کی وجہ سے گویا۔ آنکھ بند سے کیطرح اس دنیا کے

بن میں گھومتا اور اوس اپنے اصلی وطن پرمانند کو چاہتا - مگر بوجہ اودیا (بے علمی) کے اوس پرمانند کو نہیں پاسکتا نہ معلوم کرسکتا البتہ جب کوئی گرو برہم نشٹھ ملیں اور عنایت کرکے برہم ودیا (علم الٰہی) سے ماہر کرا دیں تب وہ اونکے بتانے کے مطابق عمل کر برہما کار ہو حب الوطن پرمانند میں پہونچ اپنے ست سروپ (مثل ماں باپ) سے ملسکتا ہے +

منتر نمبر ۲ - پس یہی باریک سے زیادہ باریک سوکشم روپ جس کو ہم نے کہا سب کا آپا - اور تمام مخلوق اوس کی آتما - ایک ست سروپ - اور وہی ست روپ تو ہے (تتوسی) +

پندرہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - ساتویں تمثیل - جیسے کوئی شخص بہت بیماری سے قریب المرگ ہو تو اوس کے پاس کے موجودہ رشتہ دار اُس سے پوچھتے کہ تو ہمکو پہچانتا ہے ہم کون ہیں اُسوقت تک اگر اوس بیمار کے (نطق کا دیوتا - موکل) دل میں (دل - پران میں) (پران تیج میں) (تیج ست میں) لے نہ ہوا ہو تو وہ بیمار پہچانکر بتلاتا رہتا کہ تم فلاں ہو میں پہچانتا ہوں +

منتر نمبر ۲ - مگر جب نطق دل میں دل پران میں پران تیج میں - تیج ست میں جا ملتا ہے اور عین حالت نزع کی ہوتی تب وہ کسی کو پہچان سکتا نہ بتا سکتا اور رشتہ دار بھی یقین کر لیتے کہ اب یہ زندہ نہیں رہیگا - مایوس ہو جاتے -

منتر نمبر ۳ - بس سمجھو کہ جس سوکشم روپ کو ہمنے اس تمثیل میں کہا جس میں پران لے ہوتے ہیں وہی سب کا آپا - اور تمام سنسار اُس کا آپا (آتما) - ست اور وہی ست تو ہے (تتوسی) +

سولھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - آٹھویں تمثیل - جیسے کوئی شخص چوری کے الزام میں گرفتار ہوکر حاکم کی کچہری میں گیا اور وہ جرم سے انکار کرے تو اوس وقت حسب رواج انصاف فعی منعقدہ راجگان ست یادی قدیم) -

منتر نمبر ۲ - ایک لوہے کا گولا نہایت گرم کرکے امتحاناً کہا جاتا کہ اس گرم لوہے کی گولہ کو اپنی ہاتھوں رکھ لے - اوسحالت میں اگر اوس نے واقعی جرم کیا تو وہ مجرم - اپنے آتما میں - اپنا واقعی مجرم ہونا سمجھ کر

یا تو اوس گولہ کو ہاتھ میں نہیں لیتا۔ بلکہ است کے خوف سی مجبور وہ سچا اقرار اپنے مجرم ہونیکا کر دیتا اور اگر سخت دل ہوا اور گولہ کو پکڑا تو اوس کے دونوں ہاتھ جلنے لگتے اور اِس سے وہ صاف یقینی طور پر مجرم قرار پا کر سزایاب ہوتا۔ اور اگر اوس نے وہ چوری کا جرم نہیں کیا شبہ وغیرہ سے وہ گرفتار کیا گیا ہے تو وہ اپنے آتما میں اپنے ست سی بیخوف ہو کر اوس گولے کو ہاتھوں میں لے لیتا اور ست کی پرتاپ سے اوس گرم گولہ کا ذرا بھی اثر جلنے وغیرہ کا اوس کے ہاتھ پر نہیں آتا اور اِس لیئے وہ غیر مجرم یقین ہو کر فوراً چھوڑ دیا جاتا ✤

(یاد داشت) اِس عملداری انگلشیہ موجودہ میں کسی قسم کا امتحان (بر بنا پرسچ قدرتی کے) نہیں لیا جاتا بلکہ اوس وقت کی (کہ جب چور نے اندھیری رات میں وہان کوئی موجود نہیں یا سب سوتے ہیں) شہادت لیجاتی۔ یہان کارروائی پولیس کی ہے کہ اگر پولیس نے وہی یا بنا کر جھوٹے گواہ پیش کر دیئے اور کل گواہوں کا بیان لفظ بلفظ مطابق ہوا تو سزا دیجاتی ورنہ وہ صحیح چوری کرنیوالا صاف چھوٹکر اپنے گھر آتا اور اوس کے دونوں ہاتھ لڈو رہتی کہ چوری کا مال سچا اور سزا سے بھی بچا (اِس وجہ سے بمقابلہ راج لاجگان قدیم کے فی زمانہ چوری۔ بلکہ ڈکیتی و رہزنی بکثرت ہوتی ہیں ✤

منتر نمبر ۳۔ اُدّالک رشی اپنے بیٹا سے اِس تمثیل کا نتیجہ کہتے ہیں کہ ہے سومیہ کیت اِس تمثیل سے وہ ست آتما اچھی طرح ظاہر اور اُس کا ست ہونا اچھی طرح ماہر ہوتا ہیں جس ست کی پرتاپ سے وہ ناکردہ گناہ گرم گولہ کی صدمہ سے بچا اوس کا بال بانکا نہوا اور صحیح طور پر وہ سزا سے رہا ہوا۔ وہی سوکشم روپ ست سبکا آتما اور سب سنسار اوس کا آتما اور وہی ست سروپ تو ہے تو مسی ✤

دونوں حصہ چھاندوگ اُپنشد کا چھٹا اور خاص اِس جلد حصہ دوم کا دوسرا دھیائے ختم ہوا

پہلا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار جی سے نارد جی نے کہا کہ آپ مجھے کچھ اُپدیش (تعلیم) دیجئے۔ سنت کمار نے فرمایا کہ ہے نارد تم جو جانتے ہو وہ پہلے مجھ سے کہو تب ہم تمہاری مافی الضمیر کو سمجھ کر کہیں گے ✤

منتر نمبر ۲۔ نارد جی نے کہا کہ میں نے چاروں وید۔ سب اتہاس اور سب پران۔ دیا کرن۔ شرادہ کلپ

ڈیوی اُتپات شاستر۔ ندہ شاستر۔ ترک شاستر۔ نیت شاستر۔ نِرکُت۔ ویدوں کا برہمن بھاگ۔ سیکشا کلپادِ۔
ویدانگ۔ بھوت تنتر۔ دھنرویدہ۔ جوتش شاستر۔ گاروڑی ودیا۔ گندھرب ودیا۔ سلپ ودیا۔ یہ سب مینے پڑھا ہی ◆

منتر نمبر ۳۔ اس قدر پڑھنے سے میں منتروں کو اچھی طرح سے جانتا مگر آتما کو نہیں جانتا اور میں نے
آپ سی ہی آتما کے جاننے والوں سے ایسا پہلے سنا ہی کہ

یعنی اس شرتی کے یہ کہ آتما کا جاننے والا شوک (رنج دنیوی سے) پار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ظاہر کہ آتما
کے نہ جاننے سے میں شوک میں رہتا ہوں اسلئے آپ آتما کی حقیقت سمجھا کر میرا شوک دور فرما دیجئے ایسا
سنکر سنت کمار جی نے فرمایا کہ درحقیقت تم نے جسقدر نام وید انت شاستر وغیرہ کے لیکر کہا کہ ہم نے سب
پڑھے ہیں سب نام ماتر ہے۔ ان سب کی دنیا اور دنیوی رنج ہمیشہ بڑھتا رہتا کبھی رنج دور نہیں ہوتا۔

منتر نمبر ۴۔ سنت کمار جی نے وہ سب نام وید وغیرہ جو نارد نے سکے کہہ کر کہا کہ یہ سب نام کے برہم
ہیں مگر سب سکام۔ اپاسنا کرنیکے لائق ہیں یعنی ان سب پستکوں میں جو طریقے لکھے وہ صرف اس واسطے لکھی
ہیں کہ اون کے بموجب جس متنا دنیوی کیلئے پرستش کیجاوی وہ متنا اس جسم موجودہ یا آئندہ بذریعہ
تناسخ بہت جنموں میں پرلے تک حاصل ہو۔ اسی وجہ سی سُرگ۔ نرک۔ تناسخ میں جانا آنا پرلے تک ختم
نہیں ہوتا ہمیشہ بندہ (قید دنیوی) میں رہتا اور کبھی دنیا اور دنیوی رنج سے نجات نہیں ہوتی اور واقعی جس
طرح برہمہ قابل پرستش کے ہی اور جو خاص برہمہ وہ امر دیگر ہے جس کا بھید۔ اون پستکوں میں نہیں لکھا
سینہ بسینہ برہمہ گیانیوں سے ملتا ہے تس کو سنو میں اب تم سے کہتا ہوں ◆

دوسرا کھنڈ

پہلا منتر۔ سنت کمار جی نارد سے کہتے ہیں۔ ہے نارد اس وید وغیرہ ودیا کے پڑھنے میں زیادہ تر
واک اندریہ (نطق) نام کا برہمہ ہے جس سے سب رگ وغیرہ وید و دیگر شاستر پران۔ اتہاس وغیرہ پڑھی جاتے
اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فلاں وید یا فلاں شاستر یا گفتگو وغیرہ ہی اور جو بات ہردی میں ہی وہ بھی جب
زبان سے کہو تب ظاہر ہوتی ہے اور اس کے خلاف یعنی اگر زبان سے پڑھا یا نہ کہا جاوے۔ تو معنی و مطلب
مقصود یعنی مطلب کی مفقود ہونیسے سننے یشنوائی مفقود اور گفت وشنود نہ ہونیسے۔ دھرم ادھرم

ست ۔ است ۔ بھلا بُرا ۔ کسی کا مافی الضمیر ۔ غیر مافی الضمیر کچھ بہیں معلوم ہوگا پس ظاہر ہی کہ صرف ایک نطق سے ہی
یہ سب جانا جاتا ہے اور جہاں تک یہ سب اشیا ہیں سب کے جداگانہ نام ہیں سو جب وہ نام زبان سے کہا جاوے
تب وہ شے معلوم ہوتی ہے ۔ پس نتیجہ یہ کہ وید وغیرہ کوئی برہمہ نہیں نطق برہمہ اور وہ ہی برہمہ بذریعہ عقل
قابل پرستش کے ہے ۔

دوسرا منتر ۔ ہے نارد اوس ہمارے پچھلے منتر میں جو کہا اوس کے ثبوت میں وید کی شرتی ہے
بانگ برہمیت معنے اس کے یہ کہ نطق برہمہ ہے ۔ اُس کی پرستش سے جو پھل ملتا
وہ سنو ۔ ہے نارد جہاں تک نطق کی پہنچ ہے وہاں تک جس شے کی خواہش ہو وہی شے اس نطق کی پرستش
سے ملتی ہے ۔ ایسا سنکر نارد نے پوچھا کہ ہے سنت کمار جی بس خالص یہ نطق ہی برہمہ ہے یا نطق سے
بڑے درجہ والا کوئی اور برہمہ بھی ہے سنت کمار نے جواب دیا کہ ہاں اِس نطق کا بھی برہمہ کوئی اور
اور بھی ہے اوس کو سنو ۔

تیسرا کھنڈ

پہلا منتر ۔ ہے نارد نطق کا بھومان ۔ (بڑے درجہ والا) دل ہی کہ دل کی تحریک اور دل کو نطق
میں مخاطب ہونیسے نطق کچھ کہہ سکتا دل کی تحریک یا توجہ کے بدون نطق کچھ کہہ نہیں سکتا اسلیے
نطق تابع دل کے یعنی نطق ۔ ماتحت دل کے ہی اور نطق سے بڑے درجہ میں دل ۔ برہمہ
اور دل قابل پرستش کے ہے ۔

دوسرا منتر ۔ ہے نارد ہماری کہے ہوئے اسی پچھلے منتر کے ثبوت میں یہ شرتی ہے ۔ (منو
برہمیت اُپاست) پس جو کوئی ایسا دلکو برہمہ روپ جانکر دل کی
عبادت کرتا اوس کو جہاں تک دل کی پہونچ ہے وہاں تک جس شے کو دل کا پوچھنے والا خواہش کرے
وہی شے اوس کو ملے گی پھر نارد نے پوچھا کہ دل سے بھی بڑے درجہ کا کوئی اور برہمہ ہے ۔ تب
سنت کمار نے کہا کہ ہاں اور ہی اوسکو بھی سنو ۔

چوتھا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ا۔ ہے نارو دل سے بڑے درجہ والا سنکلپ (ارادہ) ہے کہ جب دل ارادہ ہوتا تب دل اوس ارادہ کی مطابق خواہش کرتا۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارد اس طرح (جیسے وید غیرہ کا مقام نطق۔ نطق کا دل۔ تیسے اخیر ان سب وید وغیرہ و نطق و دل کی پیدائش۔ قیام۔ فنا کا مقام سنکلپ ہی ہے

سُرگ پرتھی وغیرہ سب سنکلپ سے ہی نمایاں ہوئی۔ یعنی جو برہم نے سنکلپ کا (اکھوہم بہوس نامی) میں ایک ہون سنت ہوجاؤں تب اِس سنکلپ ہی یہ سب تیج تت اور تیج تت سے سنسار پیدا ہوا اور اوسی سنکلپ میں سے سب وید و وید وکت کرم وغیرہ نکلے ہیں اور اِس طرح بذریعہ عقل کے یہ سنکلپ نامی برہم پوجنے کی لائق ہے۔

منتر نمبر ۳۔ ہے نارو جو کوئی ایسا جان کر سنکلپ برہم کو پوجتا اوس کو دہرو لوک (قطب شمالی) تک پانکی رسائی ہوتی جہاں پہونچکر وہ مثل قطب کی لاجنب ہو جاتا ہے جیسا دہرو لوک اور دہرو لوک کے باشندے لاجنب ہیں جنکو زوال نہیں اور جہاں تک سنکلپ کی رسائی ہے تہاں تک کی دنیوی اشیا میں سے جس شے کی خواہش ہو وہ اِس سنکلپ کی پرستش کرنیوالیکو ضرور ملتا۔ پھر نارو نی پوچھا کہ سنکلپ سے بھی بڑے درجہ والا کوئی اور برہم ہے او سنت کمار نے کہا کہ ہاں ہے اوس کو بھی سنو +

پانچواں کھنڈ

منتر نمبر ا۔ سنت کمار نے کہا کہ ہی نارد سنکلپ سی بڑے درجہ والا چت ہے۔ کہ جب چت کسی اگلی پچھلی یا موجودہ شے کی چنتا (یاد۔ شمار) کرتا تب سنکلپ پیدا ہوتا اور اس طرح ایک دوسرے سے اخیر کرم تک نوبت پہونچی ہے۔ یعنی اول چت۔ پھر چت سے سنکلپ سنکلپ سے دل میں بچار دل سے نطق۔ نطق سے وید۔ وید سے منتر۔ منتر سے کرم ہوتا ہے +

منتر نمبر ۲۔ غرض سب امر چت سی پیدا۔ چت میں ٹہر کر۔ چت میں ہی لے ہوتے ہیں اسلئے چت کو ان سب سی بڑے درجہ والا سمجکر چت کی پرستش کرو +

منتر نمبر ۳۔ ہے نارد ایسا چت کو سمجھ اور برہم کی پرستش سے پرستش کرنیوالا شخص طلب کے لاجنب اوچت کی پہونچ جو تمام سنسار کی حد تک ہی اس لئے اُس کو دنیا کی ہر شے حسب دلخواہ میسر ہوتی ہے۔ پہر نارد نے پوچھا کہ چت سے بڑے درجہ پر بھی کوئی اور ہے۔

چھٹا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نارد۔ چت سے بڑے درجہ پر دھیان ہے۔ اور یہ اخیر کی بات ہے کہ جوگی لوگ جب انکا نت سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر دھیان (مراقبہ) میں آتے تب چت (جو اگلے پچھلے یا موجودہ) حالت یا اشیا پر چلتا رہتا وہ چلنے سے باز رہکر مستقل (لاجنب) ہو جاتا کہ یہی پرمارتھ کی منزل مقصود ہے کہ جیسے راستہ چلنے والا جبتک منزل مقصود تک نہ پہونچے چلتا ہی رہیگا اور منزل پہنچکر پہر اوس کو اوس رستہ چلنے سے کچھ کام یا خیال نہیں ہوتا غرض اول سے آخیر تک یعنی۔ زمین انترکش۔ سُرگ۔ پانی۔ پربت۔ دیوتا۔ آدمی وغیرہ قرار پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح جس کا دھیان (مراقبہ) ٹھیک نہیں اوس کا چت مستقل نہو نیسے ہر شخص میں تمام دوش رہ آتے ہیں۔ اس لئے دھیان کو بڑی درجہ والا سمجھ کر دھیان میں مشغول رہو۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارد جو ایسا سمجھکر دھیان برہم کی پرستش کرتے اون کو دھیان کے حد کی اندر کی سب شے ملتی۔ پہر نارد نے پوچھا کہ دھیان سے بڑے درجہ پر جو کوئی ہو اُس کو کہو۔

ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نارد۔ دھیان سے بڑے درجہ والا بگیان (اخیر درجہ کی باعلمی) ہے۔ کہ گیان ہی دھیان کا کارن یعنی گیان کا کارج ہے جو سنکلپ۔ دل۔ نطق وغیرہ یہاں تک کہی اس لئے سب سے بڑے درجہ ولے کارن روپ بگیان کی پرستش کرو۔

منتر نمبر ۲۔ ایسا سمجھکر جو بگیان برہم کی پرستش کرتے وہ اخیر درجہ کے اوس لوک میں مستقل رہتا جہاں بگیانی لوگ رہتی۔ اور وہاں بھی اونکو بگیان رہتا اور اگر کسی امر کی خواہش ہو تو وہ امر حسب دلخواہ اوسکو ملسکتا ہے۔ پہر نارد نے پوچھا کہ بگیان سے بڑے درجہ پر اگر کوئی ہو تو اوس کو بھی کہئے۔

آٹھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱- سنت کمار نے کہا کہ ہے نارو- بگیان سے بڑے درجہ پر بل سامرتھ (طاقت) ہے- کہ اگر جسم میں طاقت نہ ہو تو اوس سے بگیان دہیان کچھہ نہیں ہو سکتا- نہ اوس کا چت- دل کسی امر میں لگ سکتا اور نطق وغیرہ سب معطل رہتے- پہر وید پڑہنا اور وید منتر و وید وکت کرم کچھہ نہیں ہو سکتے- صرف طاقت سے ہی ست موجودات قائم ہے اس لئے طاقت کی پرستش کر کے طاقت پیدا کرو اور طاقت کو زائل نہونے دو

منتر نمبر ۲- ہے نارو جو ایسا سمجھ کر- بل برہم کا آرادہن کرتے وہ بل کی حد کے اندر کی ہر شے و تمام شے دنیوی کو حسب دلخواہ پاتا ہے- نارو نے کہا کہ بل سے بڑہکر جو ہو اوس کو کہو-

نواں کھنڈ

منتر نمبر ۱- سنت کمار نے کہا کہ طاقت سے بڑے درجہ پر- ان (غذا) ہے- کہ غذا سے طاقت اور طاقت سے- بگیان وغیرہ سب شئی جو بیان تک کہی بن سکتی ہیں- اسلئے غذا کو ازحد بہتر سمجھ کر غذا کا سیون کرو

یادداشت نوٹ- اس موقع پر غذا سے مطلب اوس غلہ اور غلہ کی بنی ہوئی شئے سے ہی جو متعلق شکم پری اور واسطے قائم رہنے جسم کے ہی- اوس غذا سے مطلب نہیں جو زبان کی ذائقہ کی ہیں کہ جن سے شکم پری تو تا روز قیامت نہو اور جھونپڑیں میں سے مال اسباب تک بیچکر کہا جادی نہ ایسی غذا سے شکم پری ہوتی نہ اون سے طاقت آتی- خلاصہ یہ کہ آرام دینے والی شے سے طاقت پیدا اور عیش کی اشیا سے سب دنیا بہر کی دولت اور طاقت اُلٹی زائل ہوتی ہے-

منتر نمبر ۲- ہے نارو جو ایسا سمجھکر- برہم ان کا سیون کرتے وہ اوس لوک میں پہونچے جہاں ان اور جل کی بہت خیرات کرنیوالے پہونچتے- اور ان سے اُن کے جسم میں طاقت ہو کر- اون سے بگیان- دہیان چت- دل نطق کی مستقل رہکر- وید کا پڑہنا- وید منتر کا آرادہن اور سب کرم بن سکتی ہیں اور جو خواہش ہو وہ سب اوس کی پوری ہوتی ہیں- نارو نے کہا کہ ان سے بڑھکر جو کچھ ہو سو کہیے-

دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱- سنت کمار نے کہا کہ ان سے بڑھکر جل (پانی) ہے کیونکہ جل- ان کا کارن اور

ان جل کا کارج ہے کہ جل برسنے سے ان پیدا ہوتا۔ اور کھایا ہوا ان پانی سے خمیر ہاکر پچتا تب ایسے ان سے طاقت آتی اس لئے پانی کی پرستش کرو۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارو جو کوئی ایسا سمجھ کر جل برہم کی اُپاسنا کرتا اُس کے سب منورتھ حسب دلخواہ پوری ہوتے اور جس شے کی خواہش ہو وہ سب اوس کو حاصل ہوتی۔ پھر نارو نے کہا کہ جل سے بڑے درجہ پر جو ہو اوس کو کہئے ۔

گیارہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمارنے کہا کہ جل سے بڑھکر تیج (آگ) ہے۔ کہ تیج ہی زمین سے آسمان تک کی اندر۔ خلا میں جو ہوا (بایو) تسکو حبس کرتا تب اُمس ہو کر۔ پانی برستا۔ پانی سے ان۔ ان سے طاقت۔ طاقت سے گیان وغیرہ سب پدارتھ متعلقہ کے بعد دیگرے جیسے بیان تک آئے۔ پیدا و حاصل ہوتے ہیں۔ اور کھایا ہوا۔ ان اور پیا ہوا جل بھی پیٹ کی اندر جٹرا اگن سے ہی پچکر مضم ہوتا اس لئے تیج کو ان سب سے بڑھکا پرستش کرو ۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارو جو ایسا سمجھکر تیج برہم کو پوجتا وہ ہمہ تن منور نور آگین اور اپنی روشنی میں آپ روشن دسویم پرکاش) ہو کر سورج وغیرہ لوکوں میں رہتا جہاں اندھیر امطلق نہیں اور اُس کے اندرونی کا سب اندھیرا زائل ہو جاتا اور اگر وہ کسی شے کو چاہے تو اوس کو ہر شے حسب دلخواہ ملتی ہے۔ نارو نے کہا کہ تیج سے بڑھکر جو ہو اُس کو کہئے ۔

بارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمارنے کہا کہ ہے نارو۔ تیج سے بڑے درجہ میں۔ اکاس ہے کیونکہ پرتھوی کا کارن۔ جل۔ جل کا تیج۔ تیج کا وائیو۔ وائیو کا کارن اخیر درجہ پر اکاس ہے کہ اکاس سے وایو۔ وائیو سے تیج۔ تیج سے جل۔ جل سے پرتھوی۔ پرتھوی ان پیدا ہوا اور ہوتا ہے کہ جس ان سے طاقت اور طاقت سے گیان دھیان وغیرہ سب اشیا رمتذکرہ بالا پیدا ہوتے اور بن سکتے ہیں۔ اس لئے اکاس کو پوجو ۔

منتر نمبر۲ - ہے نارد جو ایسا سمجھکر اکاس برہم کا ارادہن کرتے - چونکہ اکاس اور پرکاس کا
باہم سمبندھ ہے یعنی خلا اور روشنی باہم پیوستہ ہیں اس لئے ایسا پرستش کرنیوالا اکاس کی طرح -
کسی سے لپایمان (متعلق) نہ رہکر سب سے لاتعلق - اپار روپ سے اپار روپ لوکو نمیں رہتا اور اگر کچھ
خواہش ہو تو حسب دلخواہ سب ہی اوس کو ملتے ہیں نارد نے کہا کہ مہاراج اگر اکاس سے بڑے درجہ
والا کوئی ہو تو اوس کو بیان فرمائیے -

تیرھواں کھنڈ

منتر نمبر۱ - سنت کمار نے کہا کہ ہے نارد - اکاس سے بڑے درجہ میں (سمرن - یاد کرنا)
ہے کیونکہ اچارج سے - وید وغیرہ جو کچھ سنا پڑھا سمجھا اگر وہ یاد رہا تو سب درست - اور جو سنا پڑھا ہوا
یاد نہ رہا - نقش بر آب کیطرح ہوا تو اکاس - وغیرہ سب بیکار اور اوس سے کچھ بن نہیں سکتا اسلئے
سمرن (سمرتی) یاد کی ارادہن کرو -

منتر نمبر۲ - ہے نارد جو کوئی ایسا سمجھ کر - سمرتی روپ برہم کو پوجتا - اوس کو اکاس سے لیکر جس قدر
شے یکے بعد دیگرے پیدا ہو کر بڑھ بڑھ کی لکھیں سب یا ان میں سے جس کی خواہش کرے وہ شے حسب دلخواہ
حاصل ہوتی ہے - نارد نے پھر پوچھا کہ (سمرن - سمرتی) سے بڑھکر جو ہو اوس کو کہیے -

چودھواں کھنڈ

منتر نمبر۱ - سنت کمار نے کہا کہ سمرن سے بڑھکر آسا (اُمید) ہے کہ جس امر کی امید ہو اُسکے
لئے - وید وغیرہ اور وید وغیرہ کے سامان تبلاتے ہوئے آچارج کا سمرن (یاد) کرنیکی ضرورت پڑتی اور
جب کسی بات کی خواہش اُمید ہی نہیں تو کسی شے مثل اکاس وغیرہ کے نیکیوں اور ثمروں کے یاد کرنے
اور وید کے مطابق کسی فعل کے کرنیکی کچھ ضرورت ہی نہیں پڑتی - غرض سب چوٹ آسا - بلسا پر ہے -
کہ اسی سے سنسار بندھوا اور بڑھتا چلا جاتا ہے - اس لئے - نراسا - نرباسنا - (بلا تمنا بے خواہش) رہنا چاہیے -
منتر نمبر۲ - ہے نارد جو شخص نراسا - نرباسنا روپ برہم کی پرستش کرتا یعنی نراسا و نرباسنا رہتا اُسکا
سب سنسار نورت ہو جاتا (یعنی وہ دنیا سے نجات پاکر برہم روپ ہو جاتا جب برہم نراسا نرباسنا ہی

ناروؔ نے پھر پوچھا کہ آسا سے بڑھکر کیا ہے

پندرھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ آسا سے بڑھ کر پران (دم) ہے کہ جیسے رتھ کے پہیے کی میر آرا - سب طرف سے پیوست ہیں تیسے تمام جسم کے عضو بعضو اور سب اندریں و انتہ کرن ہر طرف سے اگر پران میں پیوست ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک جسم میں دم سوانس آتا جاتا تب تک ہر عضو اپنا اپنا کام کر سکتے اور جب دم نکلجاوے تو باوجودیکہ سب جسم موجود - مگر کوئی عضو مطلق کام نہیں دیتا بلکہ جسم محض نکما متصور ہو کر وہ جسم پھونک یا دفن وغیرہ کر کے نابود کر دیا جاتا - اور اسی موقع کا یہ مسئلہ ہے - کہ جب تک سانس تب تک آسا پس اسی سوانس سے سب رشتہ ہیں اور اس لئے یہ پران ہے - ماں - باپ - بیٹا - جورو - گرو - چیلہ وغیرہ ہے اس واسطے پران کو ان سب سے بڑھکر سمجھ کر - پران کی اُپاسنا کرو +

یادداشت - اسی بنا پر سب قسم کے ارادھن پرستش مثل - جگت - اگن ہوتر وغیرہ سے - پران کا ارادھن اچارجوں نے افضل مانا - اور پاتنجلی منی نے جو پرانایام سے جوگ کی کریا - اور پران ودیا ندیا کی اوس کو سب اچارجوں نے قبول کیا اور ضروری استعمال میں رکھا ہے - اور کسی شاستر کے اچارج نے اس پران بدیا کی تنسیخ نہیں کی - جیسی اور جگ وغیرہ بدیاؤں میں تنسیخ وغیرہ ہی -

منتر نمبر ۲ - ہے نارو اسی بنا پر یہ دستور العمل چلا آتا ہے - کہ جو کوئی ماں - باپ - بھائی سسر - گرو - برہمن حاکم وقت وغیرہ (جو بواسطہ رشتہ کے اپنے سے بڑے ہیں) اون کی اہانت کرتا اون کو بُرا کہتا - اون کی خدمت نہیں کرتا اون کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ وغیرہ - ایسے شخص کو ذی علم لوگ نالایق کہتے دھکار دیتے اور کہتے کہ تو ہتیارا ہے یعنی ماں - باپ - بھائی - سسر - گرو - برہمن فرمانروائے وقت کو جو جان سے مارنے میں ہتیا لگتی ویسے ہی اون کی اہانت وغیرہ مراتب بالا کرنے اور خدمت وغیرہ نہ کرنے سے ہتیا لگتی ہے -

منتر نمبر ۳ - ہے نارو اور غور سے سمجھو کہ وہی ماں باپ وغیرہ بڑے جب دم کے نکلجانیسے پر روح

بنتے مر جاتے تب اون کے جسم کو بیٹا۔ ناتی چیلہ وغیرہ ہی جلادیتے یا زمین میں دفن کردیتے اوس فعل سے اُس کو کوئی ہتیارا۔ ماں ۔ باپ وغیرہ کا مارڈالنے والا کوئی نہیں کہتا۔ بلکہ پتر روپ مرے ہوئے ماں باپ وغیرہ کی وہ لڑکا وغیرہ جس عمدہ درجہ کی کمال شردھا سے۔ واہ کریا۔ تجہیز وتکفین کرتے اوسی درجہ کا وہ سعادت مند کہا جاتا۔ اون کی حیات میں اپنے بڑوں سے بے ادب ہنا بے ادبی کی گفتگو وبرتاؤ کرنا اون کا مارنا اور اوس کو ہتیا لگتا ہے۔ ورنہ بجز کسی موقع کے شاذونادر کے کوئی اپنے ماں باپ کو کسی ہتیا وغیرہ کر کے جان سے نہیں مارتا۔

منتر نمبر ۴ - جو ایسا پران کو سمجھکر - پران برہمہ کی پرستش کرتا۔ وہ تمام ذی روحوں میں پران کو بدرجہ مساوی جانکر۔ سب کو ایک برہمہ روپ مانتا سم ورشی ہوتا ایسے افضل سمجھ والے کا لقب شاستر میں آتی بادی ہے جس کا ثانی دنیا میں کوئی نہیں ٭

سولھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ ہے نارد جو کوئی ست (برحق) کو جانے خاص اُس کو آتی بادی کہتے ہیں - نارد نے کہا وہ ست کیسے جانا جاتا۔ سنت کمار نے کہا کہ ست بولنے اور ست کی گیان (حق گفتار وحق شناسی) سے جانا جاتا ہے نارد نے کہا کہ اوس ست گیان کو فرمایئے ٭

سترھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ جو ست کو جانتا وہ ست (سچ) بولتا۔ اور جو ست کی اصلیت کو نہ جانکر ہی سہل طریق پر تا حد علم ویقین اپنے سچ بولتا وہ بھی سمجھو کہ ست بولنے والا ہے لیکن ضرور تر گیان (ست کی اصلیت) کا جاننا مقدم ہے - نارد نے کہا کہ ست کی اصلیت (گیان) کو فرمایئے ٭

اٹھارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ منن (ثابت کرنے) سے ست کی اصلیت معلوم ہوتی ہے۔ اس موقع پر منن کرنا اُس کو کہتے کہ پڑھانیوالے گرو آچارج اوستاد سے جو پڑھا سنا اوس کو تمام دلائل۔ اعتراض رفع اعتراض متعلقہ مراتب صحت طلب کی بلا تعصب بچار کر کے - اوس کے نتیجہ واصلیت کا معلوم کرنا

تب نارو نے کہا کہ من کی کیفیت تبلائیے ❖

اُنیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ ہے نارو۔ جگیاسو پرش کو چاہئیے کہ اُستاد نے جو نتیجہ بتلایا پہلے اوس پر یقین کرے (یعنی کہ اپنی سمجھ تو وہاں تک پہونچی نہیں اور اس بنا پر اون کے کہنے کا یقین نہ کرنا بلکہ کہہ دینا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا غلط اور قابل یقین کے نہیں ہے اور اس لئے اوس طرف سے طبیعت کو ہٹا لینا۔ اور بعالم نادانستگی اولٹا اوس گرو کے کلام کی اہانت کرنا۔ غرض سب سے پہلے یقین کر کے۔ بعد میں اوس کے ثابت کرنیکے لئے تلاش بچار میں کوشش کرنا ایسے جگیاسو شخص کو وہ امر تحقیق طلب پورا وضح ہو جاتا۔ جیسا اوستاد نے بتایا تھا۔ غرض شردھا۔ (یقین) سے من اور من سے علی طرح کی ذہنی کیفیت پر ماہیت ہو جاتی ہے۔ نارو نے کہا کہ شردھا کیسی ہوتی ہے ❖

بیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ نشٹھا۔ سے شردھا ہو کر من ہوتا۔ اور نشٹھا اوس کو کہتے ہیں کہ گرو کی خدمت اور گرو نے جو طریقہ - برہمچرج وغیرہ کا بتایا اوس کے مطابق عمل کرنا تب خود بخود دل میں شردھا اور بچار پیدا ہوتا - نارو نے پوچھا کہ نشٹھا کیونکر پیدا ہوتی ❖

اکیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - سنت کمار نے کہا کہ ہے نارو جو کوئی جگیاسو پرش (طلبگار صادق) ہر دنے بانی جو مجموعہ نسکے بلا گرو نے جو واسطے پانے گیان مارک کی بتایا اوس طریق سے اچھی طرح - سب وسوسات کو قابو اور قلب کو ساکن (یعنی دم و شم - کر کے چت کو مستقل کرے تب نشٹھا ہوتی - کہ اس کا نام کرت (عمل) ہی پس سمجھو کہ عمل سے نشٹھا پیدا ہوتی ہے اور نشٹھا کا کارن عمل ہے ❖

بائیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱ - ہے نارو عمل بھی یعنی (کرت) جو بیان کی تب ہو سکتا ہے جب جس جگیاسو کو مقابلہ دنیوی سرور - کہ ہیچ کرا نند کے - پورن پرمانند سکھ برہم روپ ہونیکی خواہش ہو - اور تب وہ سب

اشیار دنیوی (سرور اشیار دنیوی سے ہٹ کر خاص پرمانند پانیکے لئے ـ نہایت مشکل عمل (جو محسوسات کا اور قلب کو ساکن کرنا) تپس عمل کو کرنا ہے ـ (چنانچہ یہی حال دنیوی اشیار کا ہے) کہ جب دنیوی اشیار کے سرور حاصل کرنا مرغوب ہوتا تب ہر کوئی اوس کی تدبیرات پر عمل کرتا ہے ـ اور جو مرغوب ہی نہیں اوس طرف رغبت ہی نہو گی ـ پیر عمل نشٹھا ـ شردھا وغیرہ کہاں ہوں گے اور ان مراتبات کے نہونیسے اصل پرانند ست سروپ کی طرح حاصل نہوگا ـ

تیئیسواں کھنڈ

منتر نمبر ا سنت کمار جی اب اخیر درجہ کا اوپدیش کرتے ہیں کہ ہی نارو یہا شک جو ہم نے ـ اول نطق ایک شئے قایم کرکے نطق سی بہتر ول ـ ول سے بہتر سنکلپ ـ تس سے بہتر چت ـ چت سی بہتر دھیان ـ دھیان سے بگیان ـ بگیان سے بل ـ بل سے ان ـ ان سے جل ـ جل سے آگ ـ آگ سی ہوا ـ ہوا سے اکاس ـ اکاس سے سُمرن ـ سُمرن سے آسا ـ آسا سے پران ـ پران سے ست کو بہتر کہا ـ اور اُن کے حاصل ہونیکے درجے میں ـ اوّل منن ـ اور منن کا کارن شردھا ـ شردھا کا نشٹھا ـ نشٹھا کا کرت کا کارن تبلایا ـ بس سب کا نتیجہ اخیر یہی کہ درجہ میں سب سے بڑے درجہ والا (بھومان) ایک ست ـ پرمانند روپ برہم آتا ہے کہ اس برہم نند پرمانند روپ کے مقابلہ میں تمام اقسام کے آنند سرور محض بے حقیقت ہیں ـ کیونکہ جس قدر دنیوی مراتب کے سکھ اون میں علاوہ آسا (خواہش ـ ہوا) کے ترشنا (ہوس) ہی ہوتی یعنی مثلاً اوّلی لکھ پتی ہو تب اوسکو ترشنا ہوتی کہ کروڑ پتی سے لیکر مہا سنکہ پتی ہو جاؤں ـ وجہ یہ کہ درجہ ہوس کا بڑھتا چلا جاتا جس کی کوئی حد نہیں اُس وجہ سے ان دنیوی اشیار کے سرور سے بجائے سکھ کے اخیر پر دکھ نکلتا ـ لقولہ ـ

بھو او دم پرانی کریں اب کلیس تاہت ـ جری تو رکشا پرم ڈکھ جائی تو پران سمیت

یہی حالت استری کے سکھ کی ہے کہ استری سے صرف واسطے پیدا ہونے اولاد کے شادی کیجاتی ـ گرو رہیان میں ـ جو استری کی دلجوئی و پرداخت و تقضیہ تنازعات وغیرہ پیش ہوتے تو وہ سب سکھ مفقود ایک دکھ ہا ہتہ ہی رہتا ـ مزید براں اولاد کا آنند ـ یہ سب ہی زیادہ دکھ دائی ہے ـ جس کو دنیا میں ہر کوئی گرہستی بھگتتا ہے کہ اوّل بعالم نابالغی اون کی پرورش تعلیم بیاہ شادی وغیرہ کرتے ـ پہر اگر وہ پڑھے نہیں یا بدچلن

نکلے۔ خواہ بے روزگار رہی تو گویا عمر بھر کیلئے والدین اور بیٹوں اور اون کے قبائل کو دکھہ ہی دکھہ ہے اور اگر با علم۔ با روزگار ہو کر با سروت ہوئے تو والدین کے سب حقوق فرائض کو بھول کر اپنے عیش و عشرت میں بیہوش رہے جن سے والدین کو بقیۃ العمر۔ کمال حسرت وغیرہ کا دکھہ رنج رہتا۔ خلاصہ یہ کہ دنیا میں۔ روپیہ استری۔ اولاد کی ہی سب شاخ ہیں سواُن میں سے کسی کی حد نہیں اور انجام میں سب کی خالص رنج دکھہ ہی نکلتا ہے باقی رہاست سروپ برہمہ۔ جو پورا پرانند روپ جس کے آگے اور کوئی پرانند نہیں اس لئے اُس کے لئے بجز آسا آنندائی کے ترشنا نہیں ہو سکتی۔ جو دکھہ کا بیج ہے اور اوس میں سوائی دائمی سرور کے راز نام۔ رنج نہیں ہے۔

چوبیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ ہے نارد جہاں تک ایک سی زیادہ ایک کو دیکھا سنتا۔ جانتا اون سب کو نیست و نابود ہو جانیوالا۔ اور چھوٹے درجہ میں جانو (اس کمی بیشی درجہ میں تمام اشیار دنیوی ہیں) اور جس سے زیادہ۔ نہ دیکھتا نہ سنتا نہ جانتا وہ بھومان (از ہمہ بہتر) لازوال۔ ست پرانند ہے۔ نارد نے پوچھا کہ وہ بھوان کہاں رہتا ہے۔ سنت کمار نے کہا کہ اوس کے رہنے کا کوئی مقام نامزد نہیں وہ خاص اپنے مہان کے اندر رہتا ہے +

منتر نمبر ۲۔ ہے نارد اگرچہ گار۔ گھوڑا۔ ہاتی۔ روپیہ سونا خزانہ استری بیٹا۔ کٹمب۔ غلام۔ مکان جائداد وغیرہ سب دنیوی اشیار کو دنیوی گفتگو بیوہار میں۔ بھومان کہتے۔ مگر وہ خاص ان سب ہی علیحدہ ہے

نوٹ۔ برت کھنڈ میں جو کہا جاتا ہُمیان کو پوجتے وہ لفظ ہُمیان غلط العام اور صحیح لفظ بھی بھومان ہے۔ اِسی طرح ہر اشیار دنیوی کو پہلے درجہ میں بھومان کے مہان اور اوس کا مقام قیام سمجھکر ظاہری اشیار کو یہ بہانہ تو ہاروں دسہرہ ہولی دیوالی وغیرہ کے انیک لوگ پرستش کرتے کہ اون کے عقیدہ میں وہ ست روپ یاست میں بیاپک ہے اور جو بادی لوگ سب موجودات کو برہمہ روپ اور اوس کو سب میں بیاپک نہ سمجھکر کچھہ کا کچھہ کہتے وہ ناستک ہیں کہ اونہوں نے پہلے درجہ میں بھومان برہمہ کی مہان کو نہیں جانا۔

پچیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ نارد نے پوچھا کہ سب سے علیحدہ رہنے ہوان کی کیا وجہ ہے اور وہ مقام اُس کے رہنے کا کہاں ہے سنت کمار نے کہا کہ اوپر نیچے دائیں بائیں۔ پورب پچھم۔ دکن۔ اوتر وغیرہ سب سادہ سا جو خیر سے حد دنیا دی کی کہی جاتی وہ سب یعنی تمام موجودات اُس ہوان کے اندر ہیں اور اُس کے نیچے اوپر کسی طرف کوئی اور کچھ نہیں۔ پس سمجھو کہ سب موجودات کا سب طرف ہی بیاپس (محیط) وہ ہوان ہے۔ اور اور جہانتک نام وروپ والی ہشیار دنیوی دنیا اُس تمام کا مجموعی ہیت والا وہ ایک ہوان ادویت روپ (وحدہ لاشریک لہٗ۔ ہمہ اوست) ہے پس سب سے اخیر مطلب سمجھو کہ ہے نارد تم ایک۔ اہم شبد (اہم برہما سمی میں برہمہ ہوں انالحق) پر قائم ہو۔ کہ اوپر نیچے۔ دائیں بائیں ہر سمت اور ہر شے۔ ایک ادوئیت برہمہ (وحدہٗ لاشریک لہٗ ہوں)۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارد۔ برہمہ۔ آتما۔ اہم۔ ایک ہی امر ہے۔ اپنے آپ کو۔ آتما۔ یا اہم۔ کہتے سو وہی برہمہ ادوئیت ہوان ہے۔ پس جو اس کی خلاف دوئیت باد والا ہے۔ کہ ایک برہمہ کے سوا کسی شے کو۔ ابتدا یا درمیان۔ خواہ اخیر میں برائے نام ہی کہتا یا جانتا۔ اوس کو سمجھو کہ اوس نے کسی دوسرے کو (برہمہ سے سوا) راجا مالک سمجھا پس وہ ہمیشہ۔ ناقص لوک ناقص جونوں میں گھومتا اور کہیں اوسکی مراد حاصل نہیں ہوتی اور جو جب مصرحہ بالا۔ اہم برہمہ۔ انالحق۔ برتی میں رہتا۔ اوس کی کہیں کچھ کمی نہیں ہوتی کہیں جانا آنا نہیں رہتا۔ بر مانند ست روپ میں مستقل نواس کرتا ہے۔

چھبیسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ ہے نارد جو آتم تتیا۔ اپنے آپے آتما کا جاننے والا۔ آتما کا ربرتی والا ہے وہ سب کو اپنے میں اور اپنے کو سب میں سم درشٹی ہوا جانتا۔ دیکھتا۔ برتتا یقین کرتا۔ اپنے میں آپ خواہش! اور تمام دنیوی بیوہار میں مصروف رہتا۔ اپنے سرور میں آپ مسرور رہتا اور وہ خوب یقینی طور پر سمجھتا کہ مجھ سے ہی سب ست۔ رج۔ گن۔ مہت۔ تت۔ پنچ تت۔ اور ان تین گن پنچ تت مجموعی شٹ دہات مادہ روپ سے یہ سب نوع بنوع کی اشکال و افعال وغیرہ نمایاں ہوئی ہیں۔ اسی کا نام۔ آتم ودیا (خود شناسی) ہے۔

منتر نمبر ۲ - ہے نارواسی - آتم ودیا کے متعلق (جو بیانتک کہی) یہ اشلوک وید کا پرمان ہی جسمیں کوئی اور قسم کے پرمان (ثبوت - اور چون وچرا) کی ضرورت نہیں، کہ یہ سوتہ پرمان (خاص الخاص) ثبوت ہے - ایسا - آتم - بیتا - اپنے میں موت حیات نہیں دیکھتا - امرت روپ زندہ جاویدگی میں رہتا اور اس وجہ سے اوس کو کوئی عارضہ کسی قسم کا دکھہ سکہہ وغیرہ پرمارتھ کر کے - مفہوم نہیں ہوتا کہ ان عوارض سکہ دکھ وغیرہ کو بھی وہ آتم روپ جانتا ہے اور اس لئے اوس کے پانیکے لیے آتما سے سوا کوئی اور شئے نہیں رہتی - سب کا - نمت - اُپادان کارن روپ آتما اُس کو پراپت حاصل ہے - وہ ٹھیک سمجھتا ہی کہ میں ایک ہی - پہلے ایک سے ست - رج - تم - نام سے تین پھر آکاس وغیرہ نام سے پانچ ! اور مہت تت و اہنکار اور پانچ تت ملکر سات ! و حسب منورجہ تریہ اُپنشد کے پانچ تت ! نباتات ، غلہ ، نطفہ ، نوع انسان آدمی ! ہونیکی نوع قسم کا اسیطرح اوس اصلی و ابتدائی - ایک - اہن نمت اُپادان کارن روپ سے - جو جو کارج ظاہر ہوئی اون کارجوں کے شمار سے وہ بیشمار روپوں والا ہوگیا ہے ، اور اپنے میں آپ ٹھیر رہا - اپنے میں آپ سے کر لیتا ہی اس طرح وہ بہومان نام والا ست چیتن - مہادیو - ایک ادویت (وحدہ لاشریک لہٗ) سوتنتر (خود اختیار) پرمانند روپ (عین سرور) ہے ۔

سام ویدی

کین اُپنشد

چیلہ کا پہلا پُرشن (سوال)

منتر ۱۔ ہے گرو مہاراج یہ من کس کی پریرنا [illegible] (تحریک) سے جاکر اپنے انکول [illegible] حسب منخواہ (مفید پدارتھ کو پراپت ہوتا۔

نمبر ۲۔ تیسے۔ سب کرم اندریاں۔ پران کی گتی (چلنے سے) اپنے اپنے کام میں پرورت ہوتی تو ظاہر کر اندریوں کی چیشٹا پران (دم۔ ہوا انس) سے ہی مگر یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پران (جڑہ روپ) کس چیتن کی پریرنا سے چلتا ہے۔

نمبر ۳۔ باک اندریہ سے شبدوں کا اُچارن (لفظوں کا بولنا) کس کے پریرنا سے اسی طرح نمبر ۴ چکشو (نیتروں) کو سب کا دیکھنا۔ نمبر ۵۔ کانوں کو شبدوں کا سننا کس کے پریرنا (قوت ہستیا) سے ہے۔ کیونکہ من۔ پران۔ باک۔ سروتر سب جڑہ پدارتھ ہیں۔ بدون چیتن کے چیشٹا نہیں کر سکتے پس وہ چیتن ان کے اندر یا باہر کون ہے جس کے پریرنا ستیا سے یہ سب اپنے اپنے کام میں پرورت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی اور بقیہ اندریہ کی بابت بھی پرشن ہے۔

چیلہ کے پرشنوں کے اُوتر میں گرو جی کہتے ہیں

منتر ۲۔ ہے سس سب کا سوامی۔ سب جیوں کے (دائیو [illegible]) عضو عضو میں چیتن روپ ایک آتما ہے پس وہی سب کا مالک سوامی انترجامی پرکاست ہی جس کے ستیا سے عضو عضو اپنے اپنے کارج کی

چیشٹا کرتے۔ اِس کارن (وجہ) سے ویدک شرتی [illegible] نے آتما کو۔ ۱۔ من کا من ۔ ۲۔ پران کا پران ۳۔ واک کا واک۔ ۴۔ چکشو کا چکشو ۔ ۵۔ سروتر کا سروتر آد (وغیرہ) کہا ہے۔ اور یہی شرتی نے کہا ہے کہ وہ سب سی نرنتر [illegible] نیارا ہی ہے۔ اِس طرح آتما کو۔ سب کی اندر باہر چیتن روپ سب کا چیشٹا کرنیوالا اور نرنتر سب سی برتر۔ سب کا مالک سوامی۔ جانکر (ادہکاری پرش) (جنہوں نے بصفات موصوف آتما کو جانا) جنم مرن روپ نندہن سنسار سے چھٹ کر۔ نمبر۔ امرت روپ برہمہ پرماتما کو پراپت ہوتے ہیں کیونکہ جو آتما وہی پرماتما ہے۔

منتر نمبر ۳۔ پہلے دوسرے منتر کی شرح میں گروجی کا واک یہ ہے کہ۔ تس ات سوکشم روپ آتما کو۔ آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ نمبر ۲۔ بانی کہہ نہیں سکتی۔ نمبر ۳۔ من کر کے بدت (ظاہر) نہیں ہو سکتا۔ ارتہات دیہہ کے کسی عضو کے جانے میں نہیں آتا۔ وہ کسی اندریہ۔ انتہ کرن کا بشے نہیں ہے۔ وجہ یہ ہی کہ یہ سب استھول دیہہ سوکشم اور کارن سریر سب آتما سے نکلے ہیں اور اس لئے آتما کارن (علت فاعلی والا) اور یہ سب اوسکے کارج (معلول) ہیں اور ظاہر کہ کارن اپنے کارج کو جانتا اور کارج کارن کو نہیں جان سکتا۔ دویم۔ جیسے اگنی۔ اپنے سے بہن۔ کاٹھ وغیرہ کو بھسم کر دیتی اور اس لئے اگنی ادشٹھان روپ ہی مگر اگنی اپنے کو بھسم نہیں کرتی۔ تیسے یہ سب اندریہ و من وغیرہ اپنے سے بہن گھٹ آدی پدارتھوں میں پرورت ہوتی اور اون کو بشے کرتی ہیں مگر اپنے ادہشٹان [illegible] پرورت روپ آتما کو بشے نہیں کر سکتی نہ پرورت ہو سکتی ہیں۔

منتر نمبر ۴۔ اس منتر میں گرو جیکا اپدیش ہے کہ ہی سس جس کا بانی برنن نہیں کر سکتی اور جس کی سٹارو پی پر برنا سی بانی اچارن کرتی۔ تم اوسی کو (برہمہ آتما) ایکتا روپ کر کے جانو اور اُس کی اُپاسنا کرو۔

منتر نمبر ۵۔ گرو بچن۔ جو آتما من کے دوارا نہیں جانا اور جس کی سیتا ماتر پر یرنا سے من طرح طرح کے سنکلپ بکلپ کرتا ہے سس تم اوس کو ہی برہمہ جانو اور اوس کی اُپاسنا کرو۔

منتر نمبر ۶۔ گرو بچن۔ جو آتما آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اور جس کے سیتا سے پرش بذریعہ آنکھوں کے سب کو دیکھتا اور جانتا ہے کہ میرے آنکھ ہے۔ وہ آتما برہمہ ہے۔

منتر نمبر ۷۔ گرو بچن۔ جس آتما کو پرش سروتر اندریہ (کان) سے نہیں سن سکتا۔ اور جس کی ستیا سی سروتر

اندریہ میں شبدونکے سننے کی سامرتھ (طاقت) ہے اُس کو بھی ساکشی برہمہ साक्षी ब्रह्म جانو
منتر نمبر ۸ جو پران کی کرپا کا بِشے ورت نہیں اور جس کے ستیا روپی پران سے پران چلتے رہتے سو آتما برہمہ ہے
منتر نمبر ۹ گرو بچن۔ ہے سس۔ اگر تم ایسا مانتے کہ (میں برہمہ کو جانتا ہوں تو اسمیں کچھ سندیہ نہیں کہ تم
برہمہ کو الپ (بہت چھوٹا) روپ کرکے جانتا ہے۔ اور اگر تم۔ دیوتاؤں کو برہمہ روپ جانتے تو بھی بلا شک
برہمہ کو الپ ہی جانتا۔ اِس کارن سے ہماری دانست میں ابھی تمکو برہمہ کا بچار کرنا چاہیئے۔
منتر نمبر ۱ گرو کے بچن سنکر اخیر۔ اُپدیش کی بابت چیلے نے کہا کہ میں برہمہ کو سمیک सम्यक روپ سے
جانتا ہوں اس میں امتحاناً گرو نے اعتراض کیا کہ یہ گیان ٹھیک نہیں کیونکہ جب تم ایسا کہوگے کہ میں
برہمہ کو سمیک روپ جانتا ہوں تو کسی وقت یہ بھی کہوگے کہ میں برہمہ کو نہیں جانتا تو یہ کہنا پڑیگا
کہ میں سمیکؔ گیان سے برہمہ کو جانتا ہوں۔ اِس کہنے پر بھی چیلے نے گرو سے کہ دنیا میں جسقدر برہمہ گیانی
ہیں وہ برہمہ کو اسی ریت سے جانتے ہیں۔ اور اب اپنے عقیدہ کا نتیجہ کہتا ہوں کہ آتما ست۔ است
دونوں سے بلکشن ہے۔ اِس پرکار گرو نے چیلہ کو گیات ज्ञात (جاننا) اگیات (نہ جاننا) دونوں سے
بلکشن سوپرکاش آتما کا اُپدیش کرکے یقین کرا دیا اور اُس آتما سروپ کو چیلہ نے نشچے کرکے جان لیا۔
دہیانتک گرو چیلہ کا سمباد سماپت ہوا)
منتر نمبر ۱ یہاں سے دوسرا پرسنگ شروع ہوا جس میں شرتی کب سے ادہکاریوں کو اپدیش ہے۔
تمہید۔ منکھ (انسان) دو قسم کے تمام سنسار میں ہوتے ایک دیہابھاگی بہانی (جو دیہہ اندریہ وغیرہ میں
آتم بدھی رکھکر دیہہ اندر وغیرہ کو۔ آتما (آپا) سب سے زیادہ پیارا) جانکر۔ دیہہ اندریہ وغیرہ کے بشیانند یعنی
جس میں عیش و عشرت۔ استری۔ پتر۔ دہن۔ دہان پراپتی کو ازحد بہتر سمجھکر اونہیں کے شغل میں رہتے وہ تو برہمہ
اور مکت پراپتی میں انادہکاری ابدوان لقب والے۔ وگیبات اگیانی ہیں کہ برہمہ درشن اور مکت ہونیکا اونکو دہیان کا
نہیں اُنہات ایشور کا نہ برہمہ کا درشن ہوتا۔ نہ مکت ہوتے سدان نرک۔ بکنٹھ سُرگ۔ یہ دلاکہ جونی اونچ
نیچ دیہوں میں آواگون رکھتے۔ دوسرے آتم گیانی (جو برہمہ کو دیہہ اندری وغیرہ کے بشے کر نیسے برتر اور دنیاوی
بہانی مراتب بالا کو دکھدائی سمجھکر۔ اون کے مالک سوامی کو جبکے ستیا سے دیہہ وغیرہ چیشٹا کرتے اور

عضو عضو میں بیا ایک خصوصاً چندروپ (اہروے۔ للاٹ۔ برہمہ رندہر دماغ میں براجان ہے آتما (آیا۔
سب سی بیاپرا (سمجھ کر۔ آتما کا رو برہمہ کا ربرتی میں مگن رہتے کہ اوس پرانند کے ایکیشا میں لبشیانند۔ کسی تتم
میں نہیں۔ وہ برہمہ ودیا۔ برہمہ درشن مکت پانیکے ادہکاری اور انگیات۔ گیانی۔ ودوان لقب والے ہیں
خلاصہ یہ کہ اگیانی برہمہ کو نہیں جانتا نہ جان سکتا۔ گیانی برہمہ کو جان لیتا ہے۔ چنانچہ اِس پرسنگ میں
ادہکاری پرشوں کے لئے اُپدیش ہے۔

منتر نمبر ۱۲ انتہہ کرن میں تمام برتی۔ آتما کے پرکاش سے اُپتن (پرکاشت) ہوتی اِس وجہ سے برتیوں کا پرکاش
کرنیوالا آتما ہے۔ لیکن وہ آتم سروپ سچدانند۔ تمام برتیوں سے بھن (علیحدہ) ہے۔ جیسے سورج کی پرکاش
میں سب کارج ہوتے لیکن سب کارجوں سے سورج کا سروپ بھن ہے اور سورج کے پرکاش میں سب کارج
کئے جاتے اون کا۔ کرتا پہل بہوگتا۔ سورج نہیں ہوتا۔ اِس طرح جو آتما کو جانتا وہ بدوان پُرش پہلے ودیا دبرہم
ودیا۔ گیان۔ روپ بل کو اور اوس بل (طاقت علم روحانی الہی) سے آتما۔ اور پیر پرماتما کا (امرت روپ)
درشن کر۔ اور پہر برہمہ روپ۔ جیومکت رہکر انت پر بدیہہ مکتی کو پاتا ہے۔

منتر نمبر ۱۳ جو پُرش اس موکش ادہکاری منکہہ جونی (نوع انسان) کو پاکر۔ مایا۔ وا ابدیا میں پہنسکر تجہہ بشے
سکہہ سنساری میں اسکت آلودہ) ہوتا ہوا آنند روپ آتما کو نہ جانے تو اوس کی بڑی ہانی (نقصان) ہوتی ہے
یہ کہ بار ہبار جنم مرن۔ جرا۔ بیادہ تمامتر۔ دکہہ روپوں کو ہی پراپت ہو کر ابند اسرشٹی ہے۔ مہا پرلے تک اِسی چکر میں
رہنا پڑتا۔ اور اِن سب ہانی دکہہ روپ کو بدوان پُرش جانتے اِس لئے پرا ربدہ لبشات اُن کو بہوگ اونیں
اسکت نہو کر۔ استہاور جنگم روپ سب سنساری پدارتہوں میں آتم تت کو جانکر۔ اِس لوک سی چہوٹ موکش
کو پراپت ہوتے ہیں۔ قول مؤلفہ خاکسار مؤلف۔

برہمانند جامیں ورساوت سوئی ایک نکہہ وہیہ کہاوت مبشے بہوگ کو دہیانکین ایک ایک سے
بہارو۔ تینے منکہہ دیہہ کہوں ہارو موکش ہوں آیو ہو۔ اُلٹو بندہ پہند میں پوہیو۔ تینے مانکہہ جنم بگویو۔

منتر نمبر ۱۴ اس چودہویں منتر سے منتر نمبر ۱۵ تک ایک گیان دکہاتی ہیں کہ گریہ ثابت کیا جاتا ہے کہ برہمہ کا جاننا اتی کٹھن نہایت
مشکل ہے۔ (حکایت) ایک سمئے۔ اُسر۔ (راچہسوں) کی عملداری ہو کر جگت میں بڑا اُپدرو پہیلا سب ست

مہاتما وغیرہ دیہہ دھاریوں کو اون سے بڑی تکلیف پہونچی۔ سو دیا کر کے پر برہم نے اپنی شکتی مایا سے سُر دیوتاؤں کو یہ سامرتھ دی کہ اسروں کو فتح کر کے سنسار کو آرام ملے۔ چنانچہ سُر اسر فریقین باہم سنگرام ہو کر اخیر دیوتاؤں نے اسروں پر فتح پائی مگر فتحیابی کی خوشی میں دیوتاؤں کو یہ سمرتی نہوئی کہ یہ سامرتھ ہمکو پر برہم کی شکتی سے ہوئی بلکہ اُلٹا یہ ابھمان (غرور) کرنے لگے کہ ہمنے اپنے بل سے فتح پائی ہے۔

منتر نمبر ۱۵ تب پرماتما نے اون دیوتاؤں کو ابھمان والا۔ اسروں کیسی برتی میں سمجھ اون کے ابھمان دور کرنیکے لئے اپنی جوگ مایا سے اُدبھت روپ دھارن کر دیوتاؤں کے سنمکھ ہوا لیکن دیوتاؤں نے نہ پہچانا کہ یکش (اُدبھت اچرج وان چمتکار روپ والا کون ہے)۔

منتر نمبر ۱۶ تب دیوتاؤں نے اپنے اگر گامی (افسر) جات ویدنامی اول درجہ کے اگن کو (جس سے آتشی خلقت دیوتاؤں کی ہے) بھیجا کہ آپ پہچانئے یہ یکش (اُدبھت روپ والا کون ہے۔ جو ہاری پہچان سی باہر ہے)۔

منتر نمبر ۱۷ تب جات ویدنامی اگن نے (اوس یکش اُدبھت روپ والیکے) پاس گیا تب یکش نے پوچھا کہ تو کون ہے اُس کے جواب میں اگنی نے کہا کہ میں اگنی جات ویدنام سے تمام دنیا میں مشہور ہوں۔

منتر نمبر ۱۸ یکش نے اگنی سے پوچھا کہ تم میں کیا سامرتھ (طاقت) ہے۔ اگنی نے کہا کہ پرتھوی (روئے زمین) پر جو کچھ ستھاور یا جنگم ہے اون سب کے بھسم (جلا دینے) کی مجھ کو سامرتھ ہی۔

منتر نمبر ۱۹ ایسا سنکر (یکش) نے اگنی کے آگے ایک ترن (خس تنکا خشک) رکھکر کہا کہ یہ ترن بہت چھوٹا پڑا رتھ ہے اس کو بھسم کر دو۔ چنانچہ اگنی نے ہر طرح جہانتک سمرتھ تھی کوشش کی مگر بھسم نہ کر سکا تب شرما کر لوٹ آیا اور یکش کو نہ پہچانا کہ کون ہے۔

منتر نمبر ۲۰ اور اگنی نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں اس یکش کے پہچاننے میں اسمرتھ (معذور ہوں) تب اوسی طرح دیوتاؤں نے وایو (ہوا) سے التجا کی کہ تم اس یکش کو پہچان کر بتلاؤ یہ کون ہے۔

منتر نمبر ۲۱ دیوتاؤں کی التجا پر وایو بھی اگنی کی طرح گیا اور یکش سے دریافت کر کے کہا کہ چلنے کی طاقت رکھتی ہوں اور اکاس میں چلتی ہوں (مات رشو۔ نام مشہور ہوں)

نمبر ۲۲۔ یکش نے وایو سے اوس کی سامرتھ پوچھی۔ تب وایو نے کہا کہ میں پرتھی کے سب استھاور

چلگم پراوہتوں کو گرہن (قابو) اور اُڑا۔ سکتا ہوں۔

نمبر ۲۳۔ تب یکش نے اوس ترن کو واٰیو کے سامنے رکھکر کہا کہ اوس کو گرہن کرو چنانچہ وایو نے اپنی حد اخیر طاقت تک کوشش کی مگر وہ ترن ہلا تک نہیں۔ اِس لئے وایو بھی لجت ہو کر لوٹ آیا اور یکش کو نہ پہچانا۔

نمبر ۲۴۔ تب دیوتاؤں نے اندر سے التجا کی کہ آپ اُس یکش سروپ کو پہچان کر بتلایئے۔ کون ہے چنانچہ اندر آئے۔ لیکن اسی عرصہ میں وہ یکش (اوبھت روپ) انتردھیان (نظر سے غائب) ہوگیا تاہم

نمبر ۲۵۔ اندر نہ ہٹا اور اُسی موقع پر (جہاں یکش تھے) ہاتھ جوڑے ہوئے کمال اوبھگت اور شردھا سے کھڑا رہا۔ تب وہ برہم ودیا اوس وقت کی یکش روپ غائب شدہ والے بہت اوبھت استری کے روپ سے وہاں نمودار ہوئے۔ تب اندر نے اوس استری سے اوس یکش کا حال دریافت کیا کہ کون تھا۔

بھگت

نمبر ۲۶۔ ایسا سنکر دیوی نے اندر سے کہا کہ۔ یہ برہم تھا۔ اور وہ ہی برہم ہی کہ جس کے ارادہ ہن سے تم اس جے پر پہونچے جو سب دیوتاؤں کے راجا ہو۔ اور پچھلا جو دیو اسر سنگرام کہا اوس میں برہم کی بجے سے دیوتاؤں کی بجے ہوئی پس دیوتا تو اس سنگرام میں نمت ماتر تھے کہ جنکے پردہ میں برہم کی بجے ہوئی یہ دیوتاؤں کا اگیان تھا کہ اونہوں نے برہم کو نہ جانکر اپنے بجے ہونیکا ابھمان کیا۔ اسی لئے یہ معجزہ ہوا کہ۔ ذرا سا ترن۔ اگنی دیوتا سے جلایا اور وایو دیوتا سے ہلایا تک نہ گیا پس سمجھو کہ جس میں وہ سامرتھ ہی وہ برہم کی ستیا سے ہی ورنہ کسی کو سوائے برہم کے کسی بات کی سامرتھ شکتی۔ (طاقت قدرت) نہیں ہے۔ ایسے سمجھانیسے اندر نے جانا کہ کچھ شک نہیں ہم دیوتاؤں پر کرپا کر کے۔ ہم دیوتاؤں کے اگیان ابھمان کے دور کرنیکو یکش روپ سے برہم ظاہر ہوا تھا۔ اِس کے بعد وہ برہم ودیا دیوی بھی انتردھیان ہوگئی۔

منتر کا نتیجہ اس بر تانت مندرجہ منتر نمبر ۱۴ الغایت ۲۷ کا یہ ہے۔ کہ دنیا میں سب سے پہلے۔ یہی۔ اگنی۔ وایو۔ اندر تینوں کو برہم اور برہم کی شکتی کا ساکشات درشن ہوا اور گو ابتداً نہ پہچانا مگر اخیر برہم شکتی کے بتانیسے برہم کو پہچان گئے۔ اِس وجہ سے سب دیوتاؤں میں ہی تینوں دیوتا سریشٹ (از ہمہ بہتر۔ افضل تر) ہوئے پس جو برہم درشن کرتے اور برہم کو پہچانتے وہی سریشٹ ہیں۔

منتر نمبر ۲۸ ان تینوں میں ہی اندر سریشٹ ہی کیونکہ اندر نے۔ یکش روپ والے برہم میں بھگت کرکے برہم
سکتی کے بتانے سے برہم کو جانا۔ اسی طرح برہم گیان کے لئے پہلی اوستھا میں بھگتی کرنا مکھہ ہے
جس کے ذریعہ سے اوّل برہم سکتی کا درشن ہوتا اور پھر اوس سے برہم کا گیان ہو جاتا ہے پس انہیں
تین درجوں سے عمل کرنا چاہئے۔

منتر نمبر ۲۹ اوس برہم کی یہ مہان ہے کہ وہ ہرن گربھ روپ سمشٹی شریر (مجموعی تمام کائنات) بجلی کی سمان
پرکاش وان ہے۔ بلکہ بجلی بھی جڑھ روپ اور وہ بجلی سے بلکشن विलक्षण (بدرجہا بالاتر) چیتن روپ
پرکاسک ہے اور جو اپنی نزدیکی اور شکتیا سے سب اندریہ اور انتہ کرن کا پریرک ہے اوسی برہم کا نام
ادہی دیو اور اس کا پرکاش نمیکھہ ماتر ہے کہ جس قدر عرصہ میں پلک مارا جاتا ہے۔
نتیجہ یہ کہ نرگن برہم کا درشن اون کو بھی نہیں ہوا بلکہ سگن برہم کا درشن اور وہ بھی ایک نمیکھ کے
عرصہ تک ہوا جیسے بجلی چمک جاوے۔ پس جسکو ہو اس طرح بطور جھلک کے سگن برہم کا درشن
ہوتا ہے۔

ارتھ منتر نمبر ۳۰۔ چونکہ مند بدھ روپ والے (یعنی جنکی مند بدھ ہے) وہ نراپادھک برہم کو نہیں
جان سکتے۔ اس وجہ سے پہلی ہی ادہن مند بدہی والے برہم کے اُپاسک کا من جس کی نمت
چلتا ہوا سا پرتیت ہوتا اور تس من کے دوارا وہ جس کا سمرن کرتا۔ یا جس کا نشچے کرتے (جاننے کا من
میں بار بار سنکلپ کرتا) سو برہم کا ادہیاتم روپ اور منتر ۲۹ میں جیسا کہا وہ برہم کا ادہ دیو روپ بھی
اس کارن سے اس پرکرن میں ادہ دیو اور ادہیاتم روپ سو اُپادھک برہم کا نروپن اُپدیش کیا ہی

ارتھ منتر نمبر ۳۱۔ وہ برہم سب پرانیوں کے پرتیگ آتما प्रत्यगात्मा वननीयः ہونیسے (کہ ہر دیہ کی اندر
آتم روپ موجود ہے) سب کے ارادہن کرنیکے لائق ہے اور اس وجہ سے اُس کا نام तद्वनम् ہے اور
اور جو پرس اس برہم کو آتم روپ तद्वनम् جانکر اُپاسنا کرتا۔ سب پرانی اوس کی پرارتھنا کرتے ہیں۔
نوٹ۔ اس سے ارتھ یہ گرہن کرلینا کہ۔ برہم گھٹ گھٹ میں پرتیک آتما نام کرکے موجود ہے
پس ہر کوئی اوس کی اپنے میں ہی اُپاسنا کرے اس موقع سے سوائے وہ کسی موقع پر بیکنٹھ سُرگ

برہمہ لوک ست لوک وغیرہ میں نہیں ملیگا - اِن سب مقاموں کا اشارہ گھٹ گھٹ والے پرتیگ
آتما چیتن نام والے سے ہی ہے کیونکہ کسی مقام لوک وغیرہ کا اشر اساکاروں کو ہے جیسا وہ نراکا
ہے تیسا ہی نرادہار - نراکار آتما روپ گھٹ گھٹ میں براجمان ہے - آتم گیان سے وہیں کا وہیں پر تیکش
ہو جاتا ہے اُس ادہکاری کو -

۳۲ منتر نمبر اب ابتدا جو اس اُپنشد کی تمہید میں گرو چیلہ کا سمباد ہونا کہا سو جب گرو جی نے ایسے اُپدیش کہے
جو منتر نمبر ۲ سے منتر نمبر ۳۱ تک میں بیان ہوئے تب اسپرکار آدھ دیو اور ادھیاتم روپ برہمہ کا اپدیش
سنکر چیلہ نے کہا کہ گرو جی اب آپ میرے ارتھہ برہمہ ودیا بتلیک اُپنشد کہئے سو گرو نے کہا کہ ہے سس
برہمہ کے نراُپادھک سروپ کو کہنے والی اُپنشد ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں *

۳۳ منتر نمبر یہاں تک کرم کانڈ کا ذکر نہیں آیا تھا اس کو گرو جی اس منتر نمبر ۳۳ سے کہتے ہیں کہ برہمہ اُپاسنا کے
پرکرن میں عمدہ ست نام والے کرموں کے صرف نمبر ا تپ - ۲ - دم - ۳ - نسکام کرم - یہ تین کرم برہمہ ودیا
کے استھت کے ہیتو ہیں - کہ جنہیں یہ تین نہوں گے اون کو کسّن پاتر - اور جبلک پاتر برہمہ ودیا ہوگی او
جنکے یہ تینوں ہیں اُن کے ہردے میں برہمہ ودیا سدا مستقل استھت رہیں گے اور اُن کو سدا ایک
رس برہمہ کا درشن رہیگا -

اِس اُپنشد میں جو برہمہ ودیا کہی اوس برہمہ ودیا کو جو پرش پراپت ہو جاتا ہے وہ سنسار کے بیج
روپ مل پاپ کو دہو کر - سرب آتم روپ برہمہ میں استھت ہوتا ہے اور پہر سنسار میں نہیں پڑتا -

کین اُپنشد - تمام ہوئی -

इति श्री सामवेदी केनोपनिषद भाषार्थ प्रदीपकायां भवानी प्रसाद कृत

समाप्तः

॥हरि ॐ तत्सत॥

اتھی

اتھرب ویدی

پرشن اُپنشد

(نوٹ) کبندھی وغیرہ چھ چیلوں نے جو پرشن کئے اور اون کا جواب پپلاد رشی آچاریہ نے دیئے۔ وہ پرشن اُتر اس میں لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے اس اُپنشد کا نام (پرشن اُپنشد) ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ پربت [illegible] اکشر والا وید کا واک (منتر) اور اپربت [illegible] اکشر والا وید کا واک (برہمن) [illegible]۔ اور جس وید واک میں جیو برہم کی ایکتا (وحدانیت) اوس کو مہا واک [illegible] کہتے ہیں۔ (نوٹ) اس ترجمہ الفاظ پر جو ہندسے وہ اصلی الفاظ سنسکرت کے نمبر ہیں

پہلے منتر کا ارتھہ شروع ہوا۔ چھوں چیلوں پرشن کرنیوالوں کے نام۔

بھردواج رشی کا بیٹا۔ سوکیشا مُنی ۔ شیون نامی رشی کا بیٹا۔ ستیہ کام نام والا مُنی۔ سوریہ کے پتر سوریہ رشی کا بیٹا۔ گرگ گوتر میں پیدا ہوا۔ گارگی نام والا مُنی۔ اشول رشی کا بیٹا۔ کوشل نام والا مُنی۔ ودربھ دیس کا رہنے والا بھرگ رشی کے گوتر میں پیدا ہوا بھارگو نام والا مُنی۔ کت کا بیٹا۔ کاتیائن کا بیٹا کبندھی نام والا مُنی۔ یعنی یہ جو۔ ۱۔ سوکیشا۔ ۲۔ ستیہ کام۔ ۳۔ گارگی۔ ۴۔ کوشل۔ ۵۔ بھارگو۔ ۶۔ کبندھی نامی چھ مُنی۔ برہم پر۔ برہم نشٹھا والے (یعنی اُس وقت تک یہ چھوں مُنی اپر برہم (سوپادھک برہم چیتن) کی نشٹھا میں تت پر تھے۔ مگر آئندہ کو۔ یہ چھوں پر برہم۔ (نرُپادھک برہم چیتن) کے کھوجنے میں تتپر ہوئے۔ اور اس بچار میں وے سب چھوں مُنی۔ لکڑیوں کے بوجھ اپنے اپنے سر پر رکھ رکھکر بھگوان (یعنی پوجا کرنیکے لائق) جو پپلاد مُنی روپ تھے سامنے گئے اور برہم ودیا تعلیم کرنے کو کہا۔

ارتھہ نمبر ۲ - چھوں منیوں سے پپلاد رشی نے کہا۔ کہ اگرچہ تم سب تپسی ہو (کہ تم نے تپ کئے ہیں)۔ مگر پھر بھی ایک برس تک اچھی شردھا سے برہمچرج رکھکر یہاں باس کرو۔ برس دن کے بعد جس بات کے پوچھنے کی اِچھا کامنا۔ (خواہش۔ مراد) ہو وہ ہم سے آ کر دریافت کرو۔ تب جیسا ہمکو گیان (واقفیت) ہے ویسا جواب تم کو تمہارے سوالوں کا دیں گے۔

ارتھہ منتر نمبر ۳ - تمہید - مطابق حکم گرو کے سبھوں نے برہمچرج برت کیا اور وہاں رہے۔ برس کے بعد منجملہ چھوں کے۔ ایک کبندھی نام والا منی نمبر ۱ - آیا اور پپلاد رشی سے پرشن کیا۔ پہلا پرشن۔ ہے بھگوان یہ سنسار کس کارن سے پیدا ہوا یعنی دنیا کے پیدا ہونیکا کیا سبب ہے۔

ارتھہ نمبر ۴ - پپلاد رشی نے جواب دیا کہ۔ سنسار کی پیدا کرنیکی خواہش والے۔ پرجاپت نے پہلے تپ کیا اور تپ کے بل سے۔ چندرماں۔ ان روپ (بطور غذا) اور پران روپ اگنی اور سورج کو۔ (جو کھانیوالے غذا کی ہیں) یعنی صرف چندرماں و سورج دو شے کو پیدا کیا کہ یہ دونوں۔ غذا اور غذا کے کھانیوالے بہت پرجا کو پیدا کرینگے۔

پانچویں منتر کا ارتھہ۔ تن دونوں میں پران روپ غذا کا کھانیوالا سورج اور ان (غذا) کا روپ چندرماں ہے۔ اور دنیا میں جو تمام موٹی بڑی۔ پتلی اور بہت چھوٹی صورت والی اشیا ہیں یا بالکل صورت شکل والی نہیں (اَمورت) ہیں سو یہ سب۔ ان روپ (غذا کے شمار میں) ہیں۔

چھٹے منتر کا ارتھہ۔ اون میں سے پران روپ سورج۔ پورب کی دِسا سے طلوع ہو کر۔ پورب۔ دکن پچھم۔ اوتر۔ وسا بدسا ؤں اور انترکش (ہر طرف) کو اپنی شعاؤں سے روشن کرتا ہے۔

ساتواں منتر۔ اور وہی ہوگتا روپ پران (ہر جسم کے معدہ میں) ہَیسوانر نام والا اگنی (حرارت عزیزی) سب کا آتما۔ بسوروپ ہے۔ اور وہی پران (دم۔ روح) اور اگنی ہے اور انہیں رُوپوں سے ہمیشہ طلوع ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہی حال (جو ہم نے کہا) اس سے آگے جو وید کی آٹھویں رچا ہے اس میں کہا ہے۔

آٹھواں منتر۔ تمام شعاعوں والا۔ سب کا جاننے والا۔ سب پرانیوں کا آسریہ (ملجا ماوا) نور اگین۔ اور سب کا نور بصر۔ ایک روپ۔ (جس کا ثانی کوئی نہیں) جس کو تپ کرنیوالے اپنی آتما

روپ سورج کو جانا ہے کہ ہزار بلکہ بیشمار شعاعوں والا - اور ہر طرح سے دنیا میں برتمان ہے - تمام پرجا میں اودت (سنور) ہوتا ہے - سو ایسا کون کہ سورج ہے -

نواں منتر - سمت سر - (یعنی سال جس کا جزو مہینہ - ہفتہ - دن - گھڑی - پل وغیرہ کہا جاتا) کال وپ مالک موت کا ہے - اس لئے اوس کو پرجاپت کہتے ہیں - اور تس سال تمام کے اوترائن اور دکشنائن دو حصے بڑے ہیں - یعنی چھ مہینے سورج کا طلوع جانب اوتر سے رہتا اس بنا پر اوترائن - اور چھ مہینے جانب دکن کے رہتا - اس بنا پر دکشنائن کہتے ہیں - سو جو بدوان لوگ ان وقتوں میں - عمدہ عمدہ کرموں کو کر کے اُپاسنا کرتے وہ مر کر چندرمان کے لوک میں ہوپنچتے ہیں - مگر وہ پھر لوٹ کر کسی جون سنسار میں آکر جنم لیتے ہیں - لیکن جو رشی اور دنیا دار - چھ مہینے دکشنائن میں مرتے اون کی یہ گتی ہوتی کہ مر کر چندر لوک میں ہو پنچکر پھر سنسار میں لوٹ آتے یعنی مکت نہیں ہوتے - اس طرح صحیح امر یہ کہ چندرمان غذا ہے - کیونکہ جیسے ان بار بار زمیں سے اُپجتا تیسے یہ کرم کرنیوالے بار بار جنم لیتے ہیں -

دسواں منتر - اور جو تپ - برہمچرج - شردھا - ودیا کر کے ذکر ان سب کونس کام - (بلا خواہش کسی امر کے) کرتے وہ اوترائن مارگ کہا جاتا ہے - اوترائن سورج میں مرتے - وہ آتم (برہما) کو جانکر سورج کے لوک میں ہوپنچتے ہیں کہ وہی مقام پران کا آشریہ - یہی لازوال - یہی بیخوف - یہی پرم گت ہی - وہاں ہو پنچکر پھر نہیں لوٹتے - یہ نیم شمول ہے - اور اس میں اگلا اشلوک گیارہواں پرمان (ثبوت) ہے -

گیارہواں منتر - اس سمیت سر کے پانچ حصے ہیں جبکو رت کہتے ہیں - سو اگرچہ ہیمنت - ششر - شرد - بسنت - برکھا - گریکھم - دنیا میں چھ رت مانتے مگر یہاں پانچ رت کہے اُس کے لحاظ سے ہیمنت اور ششر دو کو ایک باقی چار کو چار ماننا تب پانچ رت ہوتے - سو جیسے انسان کے پاؤں میں پانچ انگلیاں جنسے چلتا - تیسے سورج کے پاؤں کی یہ پانچوں رت پانچ انگلیاں ہیں - جنسے چلتا ہے - یہ سب کا پتا (باپ) ہے - کیونکہ نباتات ہیں - ان غلہ وغیرہ سورج کی تاثیر سے پیدا ہوتا اور ان سے سب کی زندگی - اس لئے یہ سورج سب کا پتا ہے - اور تس کے بارہ عضو ہیں (یعنی جوتش منڈل سے انترکش میں بارہ مقام ہیں جن کو بارہ راس - میکھ - برکھ - متھن - کرک - سنگھ - کنیاں - تل - برچھک - دھن - مکر - کمبھ - میں کہتے -

یہ اُس کے بارہ عضو ہیں کہ ہر ایک راس (منزل) کو ایک ایک مہینہ میں طے کرتا ہے۔ پرے اردہم پرکھم
یعنی اکاس کے بیچا بیچ سے نیچے کا ایک حصہ نصف۔ اور اونچے کا ایک حصہ نصف۔ پس دوسرا نصف حصہ
اونچے سے پرے۔ جو سرگ لوک پس سرگ لوک میں سورج کا خاص مقام قیام ہے اور جل والا ہے یعنی
سورج کی گرمی سے جل برستا ہے۔ ایسا اُن کال کے گننے والے کہتے ہیں۔ اس میں سات چکر۔ یا اسکے
رتھ میں سات گھوڑے جوڑے ہیں وہ سات کی تعداد۔ سات گرہوں کی مانی ہے۔ سورج۔ چندرماں۔ منگل
بُدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ شنیچر۔ جو سورج کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور جیسے رتھ کی پہیہ میں آرا۔ ۱۱ ۶۔۹ تیسے
سورج کے رتھ کے پہیہ میں تمام جگت وابستہ ہے۔

بارہواں منتر۔ اِس بمت سر سال تمام میں جو بارہ مہینے۔ سو ہر ایک مہینہ پرجاپت ہی۔ اور تس پت جا
انس والیکھے۔ ان روپ (غذا) اور پران روپ (غذا کھانیوالا) دونوں روپ ہیں یعنی۔ مہینہ میں جو نصف
مہینا پندرہ روزہ جس میں اندھیری رات ہوتی اس لئے اوس کو کرشن پکش (ناقص النور) کہتے ہیں تو۔
ان (غذا) روپ اور دوسرے مہینہ کا نصف حصہ پندرہ روزہ جس میں اوجلی رات ہوتی اُسکو شکل پکش (زاید النور)
کہتے۔ یہ پران روپ (کھانیوالا غذا کا) ہے۔ گویا اس طرح سے کرشن پچھ چندرماں اور شکل پچھ سورج ہی
ایسا سمجھ کر رشی لوگ شکل پکش میں جگ کو کرتے ہیں۔ اور جن رشیوں کا ان پر عقیدہ ہے وہ کرشن پکش میں
جگ کرتے اور اس طرح جدا جدا شکل پکش اور کرشن پکش دونوں میں جگ کرنیکا نیم رشیوں نے مانا ہے۔

تیرہواں منتر۔ بارہویں منتر میں جیسے مہینہ کو ان اور پران دونوں طرح کا کہا تیسے اس تیرہویں
منتر میں کہتے ہیں۔ کہ ہر مہینے میں ۳۰ دن اور ۳۰ رات ہوتی ادن میں رات (ان۔ غذا) اور دن۔
(پران۔ غذا کا کھانیوالا) ہے۔ اس لئے ہر ایک دن رات پرجاپت روپ ہے۔ جو کوئی نادان دن میں
مَیتھن (مجامعت) کرتے وہ گویا دن روپ اپنے پران کو ضائع کرتے ہیں۔ اور جو رات میں (صرف اپنی
منکوحہ کے ساتھ) مجامعت کرتے وہ مثل برہمچاری کے ہیں کہ گویا اونہوں نے مَیتھن نہیں کیا۔ اسطرح
دن میں اور دوسرے کی استری کے ساتھ مَیتھن کرنا خاص امتناعی ہے۔

چودہواں منتر۔ اور۔ ان (غذا) ہی پرجاپت ہے۔ کیونکہ غذا سے نطفہ بنتا اور نطفہ سے بچہ

پیدا ہوتا۔ اِس طرح اُن (باعث افزائش مخلوقات) ہونیسے پرجاپت ہی۔ شرح۔ مرد کی منی اور عورت کا خون دونوں نطفہ ہیں جن دونوں سے گربھ بنتا۔ اور بچہ کے جسم میں مرد کی منی کی ہڈیاں اور عورت کی خون کا گوشت خون بنتا ہی۔

پندرہواں منتر۔ پرجاپت کا نیم جو شہور اُوس کو کرتا ہے کہ استری پرش ملکرات میں متھن کرم کرتے اور ان سے پیدا ہوا جو نطفہ اوس نطفہ سے لڑکا اور لڑکی۔ دونوں کو پیدا کرتے۔ جیسا بتاؤ اس موقع پر کہا جنکا ایسا نیم ہی اور اُسکے خلاف عمل نہیں کرتے۔ اونکا یہ عمل تپ اور برہمچرج روپ ہی اور تنکے لئے ہی برہم لوک ہی جسمیں وہ باس کرتے ہیں۔

سولھواں منتر۔ اور جنمیں کُٹل بھاؤ ناشایستگی۔ اور جھوٹ اور دغا فریب نہیں سیدھے سچے پن سی سنسار کو۔ وہ برہم لوک میں باس کرتے ہیں +

دوسرا پرشن دیوتاؤں کی کیفیت میں

۱/۲ - پہلا منتر۔ اِس دوسرے پرسن کا۔ اور کل کا۔ سترھواں منتر۔ تمہید۔ پہلے کبندہی مُنی کے پہلے پرشن پیدائش عالم کے اوتر کو سُن اور سمجھ کر۔ دوسرے بھارگو نامی مُنی نے پرشن کیا۔ یہ دوسرا پرشن ہے۔ ہے بھگون پپلاد رشی۔ کتنے دیوتا۔ پرجا کو زیادہ تر دھارن کرتے۔ اور کتنے دیوتا اوس کو پرکاشت کرتے (اردشنی دیتے)۔ اور ان دونوں قسم والوں میں از ہمہ بہتر کون دیوتا ہیں +

۲/۲ - دوسرے پرسن کا دوسرا۔ کل کا اٹھارھواں منتر۔ اس پرشن کو سنکر پپلاد رشی نے کہا کہ ۱۔ اکاس۔ ۲۔ وائیو۔ ۳۔ جل۔ ۴۔ اگنی۔ ۵۔ پرتھوی (پنج عناصر)۔ ۶۔ نطق۔ ۷۔ دل۔ ۸۔ آنکھ۔ ۹۔ کان یہ نو دیوتا ہیں۔ سو یہ نو۔ دیوتا آپس میں غرور کرکے کہنے لگے کہ۔ ہم اس شریر کو (جیسے کہ ستون سے عمارت کھڑی رہتی) ایسے قائم رکھتے ہیں +

۳/۲ - دوسرے پرسن کا تیسرا۔ کل کا اُنیسواں منتر۔ تب سب دیوتاؤں سے پران نے کہا۔ کہ ہے دیوتاؤ ایسا موہ اور غرور مت کرو۔ کیونکہ میں اپنے پانچ حصہ۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ اُدان۔ بیان سے اس شریر کو دھارن کرتا (قائم رکھتا) ہوں۔

۴/۲ چوتھا وبیسواں منتر۔ پران کی گفتگو پر۔ دیوتاؤں نے شردھا (یقین) نہ کیا۔ تب پران بوجہ غرور کے شریر سے علیحدہ ہوا۔ پران کے نکلتے ہی۔ وہ نطق وغیرہ دیوتا سب مردہ ہوگئے اور پھر جو پران لوٹ کر شریر میں

آیا تو سب نطق وغیرہ پہر بدستور قائم ہوگئے۔

(اس میں ایک مثال درمیانی کہتے ہیں) کہ جیسے شہد کی مکھی۔ اپنے راجا مکھی کے نکلجانے سے سب مکھیاں اُڑ جاتی ہیں۔ اور پہر جب وہ راجا مکھی لوٹ کر اوس مقام پر آجاوے تو سب مکھیاں لوٹ کر پہر بدستور اپنے مقام (موہنار) پر آجاتی ہیں۔ نطق وغیرہ سب کرم اندریاں اور دل آنکھہ۔ کان وغیرہ سب گیان اندریوں نے نہایت محبت سی پران کو اپنے سے بڑے درجہ میں اپنا آشریہ روپ سمجھہ کر پران کی استتی (مناجات) کی۔

۲۱/۵ - پانچواں و اکیسواں منتر۔ اندریوں نے یوں استتی پران کی کی۔ کہ یہ اگن ہوا تپتا۔ یہ سورج ہوا پرکاس کرتا۔ یہ بادل ہوا برستا۔ یہی اندر (سب دیوتاؤں کا راجا) یہ وایو (سب کو فرحت دینے والا یہ پرتھوی (سب کو دہارن کرنیوالا) یہ چندر دیو (سب کو آنند اور رس کا دینے والا ہمہ تن امرت آبحیات زندگی دینے والا) ست صحیح۔ است (جھوٹ) غرض جو ہے سو پران ہی ہے۔

۲۲/۶ چہٹا و بائیسواں منتر۔ جیسے رتھہ کے پہیہ کی ہٹی میں سب۔ ارا۔ تیسے پرشر پر جو مثل رتھہ کے اور پران مثل پہیہ کی ہٹی ہے کے بیچ میں سب عضو عضو مثل ارون کے اگر اوس کی امداد سے قائم ہیں اور رگ۔ یجر۔ سام تین وید کے تین طرح کے منتر۔ اور اُن منتروں سے کرنے جوگ اسومیدھ وغیرہ جگ۔ اور پرجا کی حفاظت کرنے والے اور جرموں کے سزا دینے والے چہتری یعنی تمام دنیا کا مہاراجا دہراج فرمانروا۔ اور کرموں کے ادہکاری برہمن۔ غرض دنیا میں جو جو شے از ہمہ بہتر کہی جاتی وہ سب پران ہے

۲۳/۷ - منتر ساتواں و تئیسواں۔ دیوتا۔ پران کی اُستت کرتے ہیں۔ ہے جس کو پرجاپت کہتے سو تو ہی ہے اور گربھہ میں جو بچرتا (یعنی پہلے ہر ایک کے باپ کی پشت میں خفیہ نطفہ بنکر رہتا۔ پہر ہر ایک کی ماں کے پیٹ میں معین کرم سے وہ نطفہ قیام پذیر ہوکر حمل رہتا اور پہر ماں کے پیٹ سے بچہ روپ ہوکر ظاہر ظہور نکلتا جس کو کہتے ہیں کہ بچہ نے جنم خفیہ لیا) سو تو ہی ہے۔ اور ہے پران سب پرجا تجکو ہی بلدان دیتی ہے اس طرح کہ (آنکھہ وغیرہ اندریوں سے جو دیکھنا وغیرہ اندریوں کا بشے ہوتا یہی بلدان ہے۔ اور تو ہی ہے کہ سب اندریاں واننہ کرن کے ساتھہ خود مستقل بنکر اون سب کو بجائے خود مستقل رکھتا ہے

اگلے منتر کے ساتھ اس کا سمبندھ ہے۔

۲۴/۸ منتر آٹھواں وچوبیسواں۔ اور ہے پران۔ دیوتاؤں کو جو سواہا سے ہب کب (اور پتروں کو جو پہلے ہیں۔ سودہا۔ منتر کر کے ان پنڈ اور جل (شرادھ) نام کر کے دیا جاتا وہ سب سامان تجکو ہی پہنچتا ہے۔ اور رشیوں کا پوجن (وید پاٹھ اور منتر کا جپ وغیرہ) سو تجکو ہی پہنچتا۔ یعنی پاٹھ وجپ وغیرہ کی کریا جو بذریعہ آنکھ۔ نطق وغیرہ اندریوں کے کی جاتی وہی اندریوں کا۔ رس ہے اُس کا بھاگی تو ہی ہے۔ تاتپریہ۔ دیوتا۔ پتر۔ رشیوں کی جو پوجا کیجاتی وہ سب پران کو ہی پہونچتی ہے۔ کہ۔ دیوتا۔ پتر۔ رشی۔ اندریاں۔ انتہ کرن۔ جگ۔ پنڈ وغیرہ سب سامان پران ہی ہے۔

۲۵/۹۔ نواں وپچیسواں منتر۔ ہے پران۔ ہم سب دیوتا جو تیری قوت سے قوی ہیں اس لئے سب دیوتاؤں کا۔ افسر راجا۔ اندر نام تو ہے۔ اور تجھ میں سب کی سنگھار (فنا) کرنیکی جو طاقت۔ کہ تیرے علیحدہ ہوتے ہی سب فنا ہو جاتے۔ اس لئے مہاتیج وان (رودر) قہار تو ہے۔ اور تیری موجودگی میں جو سب کی حفاظت رہتی۔ اس لئے حفاظت و پرورش کرنے والا۔ وشن (پروردگار) تو ہے۔ تمام انترکش (مقام خلا) میں ہوا ہو کر تو ہی بچرتا اور مہاچیتن روپ سورج بی تو ہی ہے جو انترکش میں منور رہتا ہے۔

۲۶/۱۰۔ دسواں وچھبیسواں منتر۔ ہے پران جب تو میگھ ہو کر برستا تب پرجا۔ پران کی چیشٹا کرتی ہی کیونکہ برکہا سے ان پیدا ہوتا۔ ان سے سب جیتے اور انند پاتے ہیں۔

۲۷/۱۱۔ گیارہواں وستائیسواں منتر۔ ہے پران براتت تو ہے دیعنی تیرا سنسکار کسی شے سے نہیں ہوا کیونکہ سب سے پہلے تو ہی پیدا ہوا) اور۔ ایک رشی ریا تو ہے۔ (یعنی ہب جو جگ میں دیا جاتا اور اس سب کو جو اگنی بھوگے اوس اگنی کا نام۔ ایک رشی ریا ہے سو وہ اگنی ہب کے بھوگنے والی تو ہی ہے۔ تمام بسو (سنسار) کا پرتکش بدمان مالک تو ہے۔ یا بسو کا از ہمہ بہتر مالک تو ہے۔ ہم سب پرجا تیری لئے۔ سب بھوجن کے دینے والے یعنی جگ کر کے تجکو پوجنے والے ہیں۔ تو سب پرجا کا باپ اور ماں کہ تجھ سے سب پیدا ہوئے اور تو سب کو پالتا ہے۔

۲۸/۱۲۔ بارہواں واٹھائیسواں منتر۔ اس منتر میں پران کے پانچوں قسم کے مقام کا بیان ہے

ہے پران منجملہ پانچوں قسم والی تیری کے۔ اپان۔ وائیو نام کرکے نطق میں مقیم ہے یعنی اپان بادسی نطق میں طاقت گویائی کی ہے۔ اور بیان باد نام کرکے کان میں مقیم ہے جس سے کان کو طاقت سننے کی۔ اور پران نام کرکے آنکھ میں مقیم ہے جس سے آنکھ کو طاقت دیکھنے کی ہے۔ اور تو ہی جو مہا بیگ روپ من میں مقیم ہے جس وجہ سے دل مثل ہوا کے چنچل اور تیز رو ہے سو تو من کی چنچلتا کو شانت کر۔

تمہید۔ قبل ازیں اسی دوسرے پرشن کے چوتھے منتر میں جو کہا تھا کہ جسم کے اندر سے جب پران نے ارادہ نکلنے کا کیا تو سب اندریہ دیوتا مثل مردہ کی ہونے لگے۔ اس منتر میں اُس کی خبر لگاتے ہیں یعنی سب اندریہ وانتہ کرن والے دیوتا نے اس قدر ہست کرکے کہا کہ ہے پران تو دیہہ میں نکلنا ہے ہم سب کو کہ تیرے مقام اور تیری امداد سے مقیم ہیں مُردہ مت کر یعنی بدستور مقیم رہ۔ ہم سب اپنی غرور نادم ہوئے واقعی ہم سب ہی تو افضل تر ہے۔

$\frac{29}{13}$ - اس دوسرے پرشن پرسنگ کا تیرھواں اور کل کا اونتیسواں منتر ہے۔

دیوتاؤں کی آخر استتی ہے کہ ہے پران۔ اس لوک میں جو موجودات ہیں وہ سب پران کے وابستہ۔ اور سرگ میں جو کچھ ہیں جو کچھ کہا سنا جاتا وہ سب پران کے وابستہ ہے اس لئے جیسے ماں اپنے بیٹوں کی پرورش مادرانہ الفت سے کرتی تیسے تو ہماری پرورش کر اور سری لکشمیں (دھن دولت وغیرہ) اور نیک عقل ہم کو دے۔ ہماری تجھکو بار بار نمسکار ہے۔

کوشل منی کا تیسرا پرشن پران کی حقیقت میں

$\frac{30}{1}$ - اس تیسرے پرشن کے پرسنگ کا پہلا اور ابتدا سے یہاں تک سلسلہ وار کل کا تیسواں منتر اب تیسرے۔ اشولائن کا بیٹا۔ کوشل نام منی نے پپلاد رشی سے سوال کیا۔ پوچھا۔ ہے بھگوان پپلاد رشی۔ آپ نے جس پران کی صفت دوسرے ادھیائے میں کہی اُس کی بابت میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ پران کس سے پیدا ہوتا ہے۔

اور یہ پران پیدا ہو کر کس طرح اس دیہہ کے اندر آ کر سماتا ہے۔ اپنے کُل روپ کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے کس طرح ہر مقام پر ہر دیہہ میں مقیم ہوتا ہے۔ اور کس طرح نکلتا ہے۔ اور باہیہ کو کیسے دھارن کرتا ہے (الفاظ

باصیہ کی شرح)۔ پران اپان وغیرہ پانچ بھید والا۔ پران کا سورج اور پرتھی وغیرہ پانچ بھوت یہ سب ادھی دیو) اور آنکھ وغیرہ پانچ گیان اندریہ۔ سوادہی بھوت۔ یہ سب جو باصیہ کہلاتے ہیں ان سب کو کس طرح دھارن کرتا ہے اور پران اپان وغیرہ پانچوں قسم کی اندرکی برتی۔ وہ انکا ادھیاتم روپ ہے پس اپنے ادھیاتم روپ کو کیسے دھارن کرتا ہے۔

کوشل منی کے سوال کے جواب میں پپلادرشی کہتے ہیں۔ کہ ہے منی تم نے اچھا پرشن کیا۔ تم برہم نشٹھا والے (برہم کی تحقیقات کرتے ہو) اس لئے اب ہم تمہارے پرشن کا اوتر کہتے ہیں ؛

$\frac{۳۲}{۳}$ ۔ تیسرا اور بتیسواں منتر۔ آتما سے یہ پران پیدا ہوتا۔ جیسے پرش کی چھایا تیسے آتما کا چھایا روپ پران ہے من کرکے جو سنکلپ وپی کرم کرتے تس نمت (وجہ) سے شریر میں آتا ہے۔

$\frac{۳۳}{۴}$ ۔ چوتھا اور تینتیسواں منتر۔ جیسے چکرورتی راجا (فرمانروائے عالم) کامداروں کو امتحانات وغیرہ سے نشچے کرکے جو کامدار جس کام کے لائق ہو اوس کو اوس کام پر تعینات کرتا۔ اور بقدر لیاقت ہر ایک کی ہر ایک کو اپنی مملکت کا حصہ تعین مقدار دیہات کے واسطے انتظام کے سپرد کرتا۔ ایسے ہی یہ مکھہ پران۔ پرانوں کے حصوں کو جدا جدا معین کرتا ہے۔ اسطرح ہر ایک اندری وغیرہ۔ ہر ایک پران کے حصہ کے متعلق ہیں ہر ایک کے مقام آگے کہتے ہیں ؛

$\frac{۳۴}{۵}$ پانچواں اور چونتیسواں منتر۔ پاخانہ اور پیشاب کے مقام پر اپان وایو معین ہے جس کی وجہ سے غذا کھائے ہوئے کا فضلہ مقعد کی راہ سے اور پانی پئے ہوئے کا فضلہ پیشاب آلہ تناسل کے رستہ سے خارج ہوتا ہے اور وہ اپان وایو ہی (جو ناف سے نیچے کو جاتی) انہیں دونوں رستوں سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ آنکھ۔ کان۔ منہ۔ ناک میں خود پران کا قیام ہے (پران اُس کو کہتے جو ناف سے اوپر کو دم آتا ہے) اوس کا دورہ انہیں آنکھ وغیرہ چار مقاموں میں رہتا اور زیادہ تر منہ اور ناک کی رستہ سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ پران جو ناف سے اوپر جاتا۔ اور اپان جو ناف کی نیچے چلتا۔ دونوں کے درمیان میں سمان وایو ہے یہی سمان وایو۔ تمام کھائی پی چیزوں کے رس (عطر) کو پیٹ کے اندر سے لیکر تمام بدن کے عضو عضو میں پہنچاتا جس سے سب عضو سرسبز رہتے۔ اور اس سمان وایو۔ اگنی روپ میں سات شعلے ہیں جیسے منہ سے

پیٹ کنڈ (معدہ) تک جو کھایا پیا اُس کے رس کو ہر ایک عضو میں برابر پہنچاتا۔ وہ سات شعلے ایک ایک اندری میں رہتے۔ آنکھ۔ کان ناک۔ منہ۔ وغیرہ

۳۵ ۔ چھٹا و چھتیسواں منتر: یہی پران ہردے میں آتما ہے۔ اِس ہردے کے موقع پر ایک سو ایک ناڑی اور اون ایک سو ایک والے ہر ایک ناڑی میں ایک ایک سو ناڑی آگرتے ہیں اِس طرح کل دس ہزار ایکسو ناڑی کا ملاپ ہردے کے مقام پر ہے۔ اور کُل ۷۲۰۰۰ ہزار ناڑی کا اِس مقام پر میل ہے کہ شاخ در شاخ ناڑیوں میں ناڑی ملتی چلی۔ اسی میں اور کُل ناڑیوں کی تعداد بہتر کروڑ ہے (۷۲۰۰۰۰۰۰۰) لکھتے ہیں۔ اون ناڑیوں میں۔ بیان وایو کا گشت ہے (جیسے ایک سورج کی ہر طرف کو بیشمار شعاعیں تیسے ایک آتما کی بیشمار شعاع ہر ایک ناڑی میں ہے۔ اون ۷۲ کروڑ میں سے ایک ناڑی سیدھی۔ ناک کے بیچ سکھمنا سے ملی باقی۔ ہر طرف کو شاخ در شاخ وابستہ ہوتی چلی گئی ہیں۔

پچھلے منتر میں جو اخیر پر کہا کہ منجملہ (۱۰۱) کے ایک ناڑی سکھمنا کو سیدھی جاتی ہردے کی ناڑی مقام سکھمنا سے سیدھی دماغ کو۔ برہمہ رندھیر۔ (ام الدماغ) کو گئی چنانچہ ہردے سے برہمہ رندھیر تک اس ناڑی کے راستہ سے اوپنچے کو جاتی اوس کا نام (اودان) وایو ہے۔ وہ پن کرم (نیک افعالی سے) پُن لوک بڑے درجہ پر اور پاپ کرم (بد افعالی) سے ناقص درجہ پر پہونچاتا۔ اور اوسط درجہ کی کرم ہوں تو نوع انسان میں لیجاتا ہے۔

۳۷ ۔ آٹھواں و سینتیسواں منتر: یہ جو باہر دا نرکش میں، سورج روشن ہے وہی سب کا پران ہے جو ناف سے اوپر کو جاتا ہے۔ اور وہی سب کی آنکھوں میں مقیم ہو کر پران کو انوگرہ کرتا ہوا برتتا ہے۔ اور پرتھوی میں جو اگن دیوتا ہے وہی اس پرش کی اپان برتی کو (جو ناف سے نیچے کو دم جاتا ہے) کھینچکر برتتا ہے اور جو درمیان میں آکاش (خلا) ہے سو وایو سمان روپ ہو کہ بیان کیلئے انوگرہ کرتا ہے۔

۳۸ ۔ نواں و اڑتیسواں منتر: باہر کا سامان تیج اپنے پرکاش کر کے شریر میں مقیم جو اودان وایو۔ تس اودان وایو کے لئے انوگرہ کرتا ہے۔ (ان دونوں منتروں کا خلاصہ یہ کہ اس طرح سورج روپ سے پران اپان سمان۔ اودان۔ بیان (جو پران کی پانچ قسم کی گئی) تن پانچوں کیلئے انوگرہ کرنے۔ ادھیاتم روپ اونکی ورتیوں کا۔ کرتا پتا کہا ہے۔

اُٹھ سے رہنوالا جس کا پران دیہہ سے نکلجاتا) اور اُس کے تیج وغیرہ سب شانت ہوجاتے لیکن جیسے جی جو اُس کے دل میں۔ اندریوں کے ساتھ دھیان کرکے اندریوں کی باسنا دل میں رہجاتی تنکے بس ہوا تنکو ساتھ لیکر پران اور دوسرے شریروں میں چلاجاتا ہے۔

۳۹/۱۰ دسواں - و انتالیسواں منتر۔ جس میں چت والا دھیاس کرنیوالا ہوتا اُس کرکے دوسرا دیہہ میں پران کو پاتا ہے - اور تیج کرکے جگت ہوا پران آتما سہت جیسا نشچے کیا ہے لوک کو پاتا ہے۔

۴۰/۱۱ گیارہواں وچالیسواں منتر - جو بدوان پران کی حقیقت کو اس طرح جانتا (جیسے بیان تک بیان کی) اُس بدوان کی پرجا (بیٹا ناتی وغیرہ) ناش نہیں ہوتے - اور وہ بدوان (پران کی اپاسنا کرنیوالا خود مرکر مکہہ پران (سوترآتما) کے ساتھہ ابھید تا کو پراپت ہو کر - بار بار جنم مرن دہرم سے چھوٹ زندہ جاوید ہوجاتا۔ تس کی امرت دپگتی ہو نہیں یہ اشلوک پرمان ہے -

۴۱/۱۲ - بارھواں و اکتالیسواں منتر۔ پپلاد رشی اشیرباد دیتے ہیں کہ اس تیسرے پرشن کے اوتر میں جیسے جیسے تم نے پران کو پرماتما سے اُتپت ہونا - اور من کے سنکلپ سے اوس کا دوسرے شریروں سے پراپت ہونا اور جا بجا - اندریوں وغیرہ میں اس کے قیام کرنے کو - اور ایک پران کے پانچ قسم ہونے کو - اور سورج روپ سے باہر کو - اور آتمہ وغیرہ میں اندر اس کا مقیم ہونا - یعنی پادھیاتم روپ پران کا کہا - ان سب بھیدوں کو جو کوئی جانکر پران کی اپاسنا کرتا وہ امر - زندہ جاوید ہوجاتا ہے -

چوتھا پرشن شروع ہوا

۴۲/۱ - اس چوتھے پرشن کا پہلا و ابتدا سے یہانتک کل کا بیالیسواں منتر۔ تمہید پران کی حقیقت (جیسی تیسرے پرشن کے جواب میں کہی سنکر) چوتھا گارگی منی نے پوچھا - ہے بھگوان - پرش میں - کون سوتا - کون جاگتا - اور سپن کو کون دیکھتا - اور سکھہ کس کو ہوتا - اور کس میں یہ سب ملے ہوتا ہے -

گارگی منی کا پرشن سنکر - پپلاد رشی نے کہا - ہے گارگی جیسے سورج کی سب شعاعیں غروب ہونیکے وقت اس تیج منڈل میں اکٹھی ہوکر سب ایک ہوجاتی - اور پھر طلوع کے وقت سب شعاعیں پھیل جاتی ہیں -

تھے یہ سب پرم دیو من کے اندر۔ اکٹھے ہوتے۔ اِسؔ وجہ سے سپن کے وقت یہ پرش سنتا۔ دیکھتا۔ گندھ لیتا ذائقہ پہچانتا۔ بولتا۔ لمس کرتا۔ آنند کو پاتا۔ مل موتر کو تیاگ کرتا نہیں۔ چلتا نہیں۔ کیونکہ سب اندریوں کے دیوتا (کہ جنکا سننا وغیرہ دھرم ہے) اوس وقت دل کے اندر۔ لئے ہو جاتے ہیں پس سمجھو کہ سوتا ہی۔

۴۴/۳ - تیسرا و چوالیسواں منتر۔ اِسؔ پُرش میں پران روپ اگنی ہی جاگتی جوت ہی۔ اور اپان وایو (گارہ پتی) نام والی اگنی ہے۔ تس سے نکلتے ہیں۔ اور بیان وایو (ہردے کے دائیں طرف کے سوراخ میں ہو کر نکلتا ہے۔

۴۵/۴ - چوتھا و پینتالیسواں منتر۔ اتنؔ اچھواس اور نشواس نامی جو اگن ہوتر کی دو آہت کو برابر ورتن کرتا سو سمان وایو ہے۔ منؔ مشہور جمان (جگ کرنیوالا) اور اُودانؔ وایو جگ کا پھل ہے۔ تشواس منؔ دِن بِن جمان کو روز بروز براہمہ کی پراپتی کرتا ہے۔

پُرش کے اندر۔ سوتا جاگتا خواب دیکھتا سکھ لینے والا کون ہے۔

۴۶/۵ - پانچواں و چھیالیسواں منتر۔ تمہید۔ اس پرشن کا اوتر کہنے میں کہ سپن کون دیکھتا ہے۔ ہے۔ گارگی۔ اس موقع پر جب سب اندریوں کے دیوتا۔ اُپرام (اپنے اپنے موقع کو چھوڑ کر من میں لئے ہوئے) اور دیہہ کے قیام کیلئے۔ پانچوں پران جاگتے چلتے رہے اس موقع کا نام نیند ہے۔ تس نیند میں یہ آتما دیو سپن میں سمان کو دیکھتا ہے (ان میں سے زیادہ تر وہ پدارتھ دیکھنے وغیرہ میں آتے جو پہلے کبھی دیکھے سنے ہوتے ہیں اور من کی گتی ہمیشہ ہر حالت جاگرت و سپن میں صرف سنکلپ وکلپ کی ہے سو جاگرت میں تو سب اندریہ چیتن رہتی اس وجہ سے من کا سنکلپ وکلپ زیادہ تر قریب صحیح کے رہتا ہے سپن میں سب دیوتا لئے ہو گئے صرف من کا سنکلپ وکلپ بلا امیزش اندریوں کے رہجاتا۔ اس نئے پچھلے دیکھے سنے پدارتھوں کے سنسکار سے من خالی انبھو کرتا بدیں وجہ وہ صحیح نہیں ہوتے۔ (جیسے کمہار کے چکر کا معمول ہے کہ وہ پہر لئے سے پہرتا۔ مگر چکر کے اوپر مٹی سے گھٹ بنانیوالا کمہار سب سامان موجود ہو تو گھٹ بنتا اور جب چکر تو گھومتا اگر اوس پر مٹی نہیں یا کمہار نے گھٹ بنانا بند کر دیا تو خالی چکر کی گھوم رہیگی گھٹ وغیرہ پدارتھ کچھ نہ بنےگا۔ یہی اخیر حالت جو بلا مٹی یا بلا کمہار کے چکر گھومنے کی کہی بجنسہ یہی حالت سپن کے

وقت خالی سنکلپ بکلپ والی اپنے ذاتی برتی میں گھومنے کے رہتی - اور شاذونادر ایسا بھی ہوتا کہ پہلا
نہ دیکھا نہ سنا ہوا پدارتھ بھی سپن میں دیکھا سنا جاتا اور اون میں سے بعض کی تعبیر بھی سچی ہوتی وہ امر دیگر
ہے - بلکہ یہی کہ جس کا انتہ کرن شدھ ہے اوس کو پرابدھی (شدنی) کا دیوتا پہلے سے شدنی امر کو دکھا
یا بتا یا سنا دیتا ہے - چونکہ من بذاتہ چیتن نہیں بلکہ من کا ایشٹ آتما ہے اس وجہ سے سپن میں یہ آتما دیوتا
اِس مہان کو انبھوہ کرتا ہے - اور اُس سپن کے وقت جو دیکھا سنا - برتا - اوس کو دیکھا سنا - برتا وغیرہ
سمجھتا - واقعی وہ پدارتھ سپن کے سب جھوٹی کیفیت اندریوں کی باسنا کی وجہ سے معلوم دیتے جو وہ
باسنا من میں موجود رہی ہیں - جو باسنا جس قسم جس دیس کی ہے اُس کو اپنی جا قیام کے دیس اور
دیسوں میں بار بار پہلے انبھوہ کئے ہوئے کو سپن میں انبھوہ کرتا ہے -

۴۶ - چھٹا وسنیتالیسواں منتر - اِس منتر میں اوس پرشن کا اوتر کہتے ہیں کہ (سکھ کس کو ہوتا ہے)
جب وہ من دیپ دیو جس وقت (چتنا نام والے سورج) کے تیج سے - باسنا کے اودی ہونے کی وجہ
سے سپن بھوگ کی دینے والے جو کرم تن سے ہٹ کر قلیت ہوتا اور اس موقع پر یہ دیو سپن کو نہیں دیکھتا
تب اِس شریر میں سُکھ ہوتا ہے -

۴۷ - ساتواں واٹھتالیسواں منتر - جیسے پرند جانور بسیرے کیلئے شام کیوقت درختوں کو جاتے -
آرام پانیکے لئے پرماتما میں جاتے ہیں -
تیسے یہ سب اندری و من وغیرہ جو مثل پرند جانور کے ہیں -

۴۹ - آٹھواں وانچاسواں منتر - پرتھوی اور اوس کی ماترا یعنی گُن (گندھ) جل اور جل کا رس -
تیج اور اُس کی ماترا روپ - وایو اور اوس کی ماترا (لمس سپرش) آکاس اور اوس کی ماترا شبد (آواز)
(یعنی پانچوں تت اور اُن کے گن) یہ جو انچی کرت پنچ مہا سوکشم بھوت اور تن ماترا کہلاتے - اور آنکھ اور
اُس کے دیکھنے کے لائق اشیاء - اور کان اور اُس کے سننے کے لائق آواز - ناک اور اُس کے
سونگھنے کے لائق بو - زبان اور اوس کا ذائقہ - جرم جلد اور اوس کا لمس کرنا - نطق اور بولنے کے لائق بولی
دونوں ہاتھ اور اون کے لینے دینے لائق اشیاء - آلہ تناسل اور اُس کی مجامعت پیشاب کرنا - مقعد اور
اوس کا پاخانہ نکلنا - دونوں پاؤں اور اون سے چلنا - یعنی یہانتک پانچوں گیان اندری اور پانچوں

کرم اندری اور اُن سے جو جداگانہ فعل ہوتے۔ اور دل اور اُس کے خیال کرنیکے لایق اشیاء عقل اور اوس کے جاننے کے لائق اشیار۔ اہنکار اور اوس کی انانیت کرنیکے لایق اشیار۔ چت اور اوس کے چیتون کرنیکے لائق اشیار۔ (یعنی یہ جو چار والے انتہ کرن اور اوس کی برتی۔ اسی طرح پرکاش (روشنی اور روشن کرنیکے لایق اشیار۔ پران اور اون کے دھارن کرنے لایق اشیار (اگلے منتر کے ساتھ اسکا سمبندھ ہے۔

۵۰/۹ - نواں دپچاسواں منتر۔ یہی آتما پرش دیکھنے۔ اسپرش کرنے۔ سننے۔ ذایقہ لینے۔ سونگھنے جاننے۔ ابھمان اور اگلا پچھلا خیال کرنیوالا اور گیان آتما۔ مہا بدیاوان (ذی علم) ہے۔ سو آتما پرش۔ اکشر سروپ پرماتما میں لین (واصل) ہوتا ہے۔

۵۱/۱۰ - دسواں اور اکیاونواں منتر۔ اب جیو آتما اور پرماتما کی ابھیدتا کے جاننے والیکو جو پھل ہوتا سو کہتے ہیں۔ کوئی کہیں سبارا دوکہی بازرہا ہو۔ تس اگیان رہت (کو گیانی اور شریر رہت اور لوہت وغیرہ گن رہت (یعنی استھول سوکشم اور کارن تینوں شریروں سے ابھمان رہت ہوا آتما اکشر برہم کو پہچانتا ہے۔ سو سروگ سب کا جاننے والا ہوتا ہے اس میں یہ اشلوک پرمان ہے

۵۲/۱۱ - گیارہواں اور باونواں منتر۔

ہے۔ گیان آتما کارگی منی سب دیوتاؤں سہت سب اندریں و انتہ کرن اور سب پانچوں مہا بہوت اکاس وغیرہ اور پران جسمیں پرویش (وصل) ہوتے۔ تس اکشر برہم کو جو جانتا ہے سو سروگ ہوا سرب آتما روپ ہو جاتا ہے۔ اِس پرسنگ میں اوتم ادھکاری کو کہا ہے۔

چوتھا پرشن اور اُس کا اُوتر ختم ہوا۔

۵۳/۱ - پانچویں پرشن کا پہلا اور ابتدا سے کل کا تریپنواں منتر۔

پانچویں نمبر پرشت کامان منی نے پپلاد رشی سے پوچھا۔

ہے بھگوان منکھ (انسانوں) میں جو کوئی عمدہ انسان۔ اپنے مرتے وقت تک منتر کا دھیان کرے سو مرکر کس لوک میں جاتا ہے۔

۵۴/۲ دوسرا وچن وال منتر۔ ستّ کامان کے پرشن کے جواب میں پپلاد رشی نے کہا۔ کہ
ہے ستّ کام۔ یہ جو پر برہم (نرُا پادھک) اور اپر برہم (سوپادھک) سو اونکار ہی ہے۔ اسلیے
ایسا جاننے والا دونوں میں سے۔ برہم کے نراُپادھک یا سوپادھک ایک سروپ کا دھیان
کرے، وہ اسی کو پاتا ہے۔

۵۵/۳۔ تیسرا وچن وال منتر۔ اگرچہ اوم۔ اونگی ہیں (अ उ म) تین ماترا (تین حروف
شامل ہوکر مجموعی ایک شبد (لفظ) اوم۔ بنا جن تینوں ماترا کی صفت بہت بڑی ہے سو جو کوئی تینوں ماترا
کے جداگانہ سب اوصاف کو۔ یا تینوں میں سے صرف پہلا ایک अ ماترا کو خواہ کل لفظ ہی کو ایک ہی
حرف یا لفظ سمجھ کر دھیان کرتا سو اس سے ہی اچھی طرح جانتا ہوا۔ جلد جگت میں اچھی گت کو پاتا۔
چونکہ پہلا حرف अ رگ وید۔ دوسرا یجروید۔ تیسرا سام وید ہے۔ اس لئے صرف پہلے अ ماترا کا دھیان
کرنیوالا منکھ شریر کو رگ وید روپ پراپت کرتا۔ (رگ) کے معنے گیان (علم) کے ہیں پس اس کا فاعل
مہاگیانی۔ (عالم فاضل) ہوتا۔ اور تپ کرکے۔ برہمچریہ کرکے۔ شردھا کرکے۔ اس کی
مہمان کو۔ انوبھو کرتا ہے۔

۵۶/۴۔ چوتھا اور چھپنواں منتر۔ پھر جب جو منکھ۔ ان अ उ دو ماترا کرکے جگت من میں پاتا ہے
یعنی دو ماترا سے دھیان کرتا۔ سو وہ شریر یجروید ہے۔ انترکش لوک یعنی چندر لوک کو پراپت ہوتا
ہے۔ لیکن چندر لوک میں دھان کی بھوت (سامان) کو دیکھ اور بھوگ کر پھر اس لوک میں لوٹ آتا ہے

۵۷/۵۔ پانچواں وستاونواں منتر۔ جو کوئی جداگانہ اکشروں مصرعہ بالا کے علاوہ۔ تینوں اکشروں والے
مجموعی جو ایک لفظ اوم۔ کا آرادھن کرتا۔ سو تیج روپ سورج میں پراپت ہوتا ہے۔ اور جیسے سرپ
کینچلی سے چھوٹ کر صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اوم کا آرادھن کرنیوالا تمام پاپوں سے چھوٹ کر شدھ ہو جاتا
ہے۔ سو تمام (یعنی تیسرے سام وید) گنی سے اونچے برہم لوک کو پاتا ہے۔ اور وہاں وہ ودوان
ان سب سے عمدہ جیوگھن روپ (یعنی مجموعہ تمام ارواح) جس کا نام ہرنیہ گربھ ہے) بس ہرنیہ گربھ سے
بھی پرے پرماتما کو (جو سب ستّ لوک وغیرہ مشہور پورلون میں استھت یعنی سب میں بیاپک ہی

درشن کرتا ہے - اِس میں یہ اسلوک پرمان ہے -

۵۸/۶ - چھٹا واٹھاون واں منتر - اوم کی تینوں ماترے - अ उ म موت کے متعلق - باہم سمندھ والی (ملی ہوئی) ہیں - سواون کو - ماہر - بہتر - اور درمیان میں یعنی تینوں کریا سے ارادہن کرنیوالی جوگی - اپنے سچدانند سروپ میں مستقل ہوجاتا ہے سروپ سے ہلتا - ٹلتا نہیں -

۵۹/۷ - ساتواں اونسٹھواں منتر - خلاصہ یہ کہ پہلی ऋ ماترا رگ وید روپ سے اِس منکھہ لوک کو دوسری यजु ماترا - یجر وید روپ سی انترکش لوک کو اور تیسری ماترا साम اسام وید روپ سے اوس برہم لوک کو پاتا - جو - اجر - امر - موت کی خوف سے بری - پرم شانتی روپ ہے - اور جو تینوں ماترا مجموعی روپ اوم - کو بدوان ارادہن کرتا وہ اوسی برہم لوک پاتا ہے -

چھٹا پرشن شروع ہوا

چھٹے بھاردواج منی سے پرشن کیا - جو آگے کہتے ہیں -

۶۰/۱ - اِس پرشن کا پہلا اور کل کا ساٹھواں منتر -

ایک وقت کوشل دیس کی راجا کے بیٹے - ہرن نام نے مجھ سے پوچھا تھا - کہ ہے بھاردواج تم - سولہ کلا والے پُرش کو جانتے ہو - اس کے جواب میں مینے اوس لڑکے سے کہدیا تھا کہ میں اُس کو نہیں جانتا اور جب میں نہیں جانتا تو اوس کی کیفیت تجھ سے کیا کہوں - اور جو جھوٹ کہتا (یعنی واقعی جانتا نہیں اور نا اس کے کہدیتے کہ میں جانتا ہوں و اپنی واقفیت جتانیکو جھوٹ بات بنا کر کہدیوے) تو جھوٹ بولنے سے اوس کے دھرم کرم کا درخت جڑ سے سوکھ جاتا ہے - اِس لئے جھوٹ کہنا مناسب و اچھا نہیں - ایسا میرا کہنا سنکر وہ لڑکا چپ ہوکر رتھ میں جا کر بیٹھ گیا - اور چلا گیا - پس اب میں اوسی (سولہ کلا والے پرش) کی کیفیت آپ سے پوچھتا ہوں آپ مجھے تبلا دیجئے -

۶۱/۲ - دوسرا اور اکسٹھواں منتر - بھاردواج کے پرشن کو سن کر پپلاد رشی نے جواب دیا - ہے سوٰمیہ جسمیں یہ سولہ کلا دکھتی ہے وہ پرش اسی شریر کے اندر ہی -

۶۲/۳ - تیرا د باسٹھواں منتر - تمہید - پہلے منتر میں جب پرش کو کہا کہ وہ اسی شریر کے اندر ہے

اوس کی کیفیت اس منتر میں کہتے ہیں کہ وہ پرش بچار کرتا بھیا (خیال کیا) کہ میں کس کے نکلنے ہوئے سے نکل۔ اور کس کے قائم رہنے سے قائم ہوں گا۔

٦٣/٤ - چوتھا و ترسیٹھواں منتر۔ اوس پرش نے سب سے پہلے پران کو۔ پھر پران سے شردھا (الیقین) پھر آکاس۔ وایو۔ تیج۔ جل۔ پرتھی۔ مہابھوت (پنج عناصر) پھر اندریاں۔ اور من۔ اور غذا۔ اور نطفہ۔ کو۔ پھر تپ منتر۔ لوک اور لوکیں روپ اور نام کو پیدا کیا۔

٦٤/٥ پانچواں و چونسٹھواں منتر۔ سو جیسے بہنے والی جل کی ندیاں (جن کی آخر منزل ٹھیرنے کی سمندر ہے) سمندر میں جا کر ملتی ہیں۔ اور اون کے نام (جو دنیا میں مشہور ہوتی جیسے گنگا۔ برہم پتر۔ ستلج وغیرہ) وہ سب نام سمندر میں ملجاتے وقت سب معدوم ہو جاتے کہ پھر سوائی ایک سمندر کے کہ جو اون کے پہونچنے کے پہلے سے اپنی مرجاد پر ہی کبھی گھٹتا۔ بڑھتا نہیں، کوئی نام کسی ندی وغیرہ کا نہیں کہا جاتا۔ ایسے ہی اس (پردرشٹا) کی جو سولہ کلا سو پرش ہے گرجب کہ جس وقت اوس پرش کو پاتی ہیں۔ یہ سب اکلا والے نام و روپ مٹ جاتے ہیں۔ اس رمز کو مہاتما پرش ایسا کہتے ہیں۔ اور تب سو یہ پرش۔ کلا ہین ہو کر امرت روپ (زندہ) جاوید رہتا۔ جس کے ثبوت میں یہ شلوک ہے۔

جیسے رتھ کے پہیہ میں۔ ارا جن اور کی کلیں۔ پہیہ کی بیچ میں لگی ہوئی ہیں۔ ایسے اوس پرش میں مثل اون کے سولہ کلیں بیا بت ہیں پس وہ پرش جاننے کے لائق ہے جس سے تمکو موت کا روگ دکھی کرے

٦٦/٧ ساتواں اور چھیاسٹھواں منتر۔ اب پپلادرشی چھیوں منی پرشن کرنیوالوں کو آخر بات سمجھاتے ہیں کہ میں جہاں تک جانتا ہوں اوسی قدر پر برہم ہے اور اس سے بہتر اور کوئی نہیں۔

٦٧/٨ آٹھواں و سرسٹھواں منتر۔ چھیوں پرشن کے آخر ختم ہونے پر اونمیں سے کسی نے کچھ پرشن نکیا اور چھیوں منی۔ اون پپلادرشی کا پوجن کر کے کہتے ہوئے۔ کہ ہے مہاراج آپ ہمارے باپ کی برابر ہو۔ اور آپ نے ہمکو اپنے بچن دوارا اودیا۔ (بےعلمی جہالت) سے پرے پار اوتارا ہے پرم رشی آپ کو ہماری بار بار نمسکار ہو۔

۹

اتھرب ویدی

منڈک اُپنشد

پہلا منتر۔ شری برہماجی جو سب دیوتاؤں میں سب سے پہلے ظہور پذیر ہوئے۔ اور تمام دنیا کے پیدا کرنیوالے اور لوگوں کی پرورش کرنے والے ہیں۔ سو وہ برہماجی۔ برہم ودیا (علم الٰہی) کو جو سب علوم سے افضل تر ہے۔ اتھرب نامی بڑے بیٹے سے کہتے ہیں (نوٹ) برہماجی کو باپ اتھرب کو بیٹا مثل دنیوی باپ بیٹا اور پیدا شدہ نطفہ وغیرہ کا نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ برہماجی نے جو ابتدا میں۔ مانوی سرشٹی (یعنی صرف خیال و ارادہ سے سرشٹ رچی۔ جو ابتدائی رشی۔ مریچ۔ اتری۔ انگرا وغیرہ کہے جاتے) وہی مانوی سرشٹی سے برہماجی نے اتھرب رشی کو پیدا کیا صرف اسی لحاظ سے محاورہ تحریر و تقریر میں باپ بیٹا مفرضی۔ کہے جاتے ہیں۔ میتھنی سرشٹی یعنی بروئے نطفہ و مجامعت مرد و عورت کے پیچھے پیدا ہوئے جس کی ابتدا۔ سوائمبھو منو اور کسیپ جی سے ہوئی اور اس میں تمام موجودہ کائنات ہے۔

منتر نمبر ۲۔ اس برہم ودیا کو سب سے پہلے برہماجی سے اتھرب رشی نے۔ اتھرب نے انگرا رشی سے۔ انگرا نے بھاردواج رشی کے گوتر والے ستیہ واہ نام رشی سے۔ ستیہ واہ نے انگرس رشی سے کہا۔ اس سلسلہ سے جو برہم ودیا اس لوک میں ظاہر ہوئی وہی اس اُپنشد میں کہتے ہیں۔

تیسرا منتر۔ اس کے بعد شونک نامی رشی نے اس برہم ودیا کو۔ انگرس رشی سے دریافت کیا کہ بدیں نظر اس اُپنشد میں۔ جانب شونک رشی سے سوال اور جانب انگرس رشی سے جواب ہے۔ چنانچہ پہلا سوال شونک رشی کا یہ ہے۔ دنیا میں سب سے افضل تر وہ کون ہے۔ جس کے جاننے سے تمام عالم کی کیفیت پر واقفیت ہو جائے۔

چوتھا منتر۔ اس شونک رشی کے سوال کے جواب میں انگرس رشی کہتے ہیں۔ کہ برہم ودیا (علم الٰہی)

اور اپرا۔ لوکک ودیا (علم دنیوی) دونوں ودیا جاننے کے لائق ہیں۔

پانچواں منتر۔ چنانچہ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرب (چاروں وید) سکھشا۔ کلپ۔ بیاکرن۔ نرکت۔ چھند جوتش۔ (وید کے چھ انگ) یہ دنش تو۔ اپرا ودیا۔ علم دنیوی ہی جس سے دنیا کی اشیار کی ماہیت ہوتی ہے۔ اور جس ودیا سے۔ اکشر برہم کی پراپتی ہو وہ۔ پرا ودیا (علم الٰہی) علیحدہ ہے۔

چھٹا منتر۔ وہ اکشر برہم دیکھنے۔ پکڑنے میں نہیں آتا۔ اُس کا گوت۔ برن کچھ نہیں۔ اُس کے مثل دنیوی جانداروں کی آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اندریاں نہیں۔ بے عضو ہے۔ لیکن وہ پربہ۔ لازوال۔ مجموعہ تمام کائنات۔ سب میں بسیط۔ باریک سے زیادہ اخیر وجہ کا باریک ہے۔

ساتواں منتر۔ جیسے دنیوی ذی روحوں میں ایک مکڑی نام والا جانور کہ وہ بلا امداد کسی مادہ و علت وغیرہ کے اپنے میں سے آپ جالا۔ نکال کر۔ اپنے رہنے کیلئے جالیکا گھر بنا لیتا۔

اور جیسے زمین سے نباتات اُپجتی اور جیسے زندہ شخص کے بال پیدا ہوتے۔ تیسے اوس اکشر برہم نرگن نراکار۔ نربکار سے جگت اتپت ہوتا ہے۔ وہی نمت۔ (علت) اور اُپادان (مادہ) ہے۔ اوس کو پیدائش عالم کیلئے کسی دوسری شے مادہ وغیرہ کی امداد کی ضرورت نہیں۔

(نوٹ)۔ اس منتر میں جالے۔ نباتات۔ بال تین تمثیل ہیں اپنے اپنے جو علّٰی سے مناسبت سمجھنا چاہیے۔

آٹھواں منتر۔ وہ برہم نراکار نربکار۔ تپ سے ساکار سبکار ہو جاتا ہے اور اس برہم سے ان پیدا ہوتا ان سے پران۔ دل۔ راستی۔ سب لوک کرموں میں امرت (جاویدگی) ہوتا ہے۔

نواں منتر۔ وہ برہم اکشر۔ (نراکار نربکار) نام کے سامان روپ سب کا جاننے والا۔ سروگ درماتو ہے ہت جیتن جیو۔ نام کرکے بششٹ روپ سے اچھی طرح دنیوی اشیار کو جانتا اس طرح وہ۔ سربت ہی اور یہ سروگ اور سب بت ہی دونوں اُس کے لکشن۔ اوس کا تپ ہی جس تپ کو پچھلے منتر میں کہا کہ تپ سے وہ بڑھ جاتا۔ سو بڑھنا اوس کا یہی ہے کہ ایک نرگن نراکار روپ سے وہ انیک روپ ملکر اس قدر بڑھا کہ تمام جگت سکار روپ ہے۔

پہلے منڈک کا دوسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ پرشن۔ شو یہ ست ہے۔ اوتر۔ منتروں میں کرم (افعال) ہیں جنکو کبیشروں نے دیکھا اور

اوس کو دیکھہ کر تریتا جگ میں۔ منترجات کرم بہت کئے۔ اونچی خواہش والے ہوئی آدمی آچرن سے کرنا چاہیے۔ کہ پہلے مہاتماؤں نے جیسا انکا عمل کیا۔ حال کے لوگوں کے لئے وہی سیدھا راستہ ہے اُجگ کرم کی ترکیب آگے کہتے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ واضح رہے کہ جب لکڑیاں روشن ہوکر اگنی کی جوالا اُٹھتی ہے۔ تب کنڈ کے بیچ میں ترتیب سے گھی کی آہت ڈال کر جگ کرنا چاہیے۔

منتر نمبر ۳۔ اگنی ہوتر میں مراتب ذیل لحاظ طلب ہیں اگر بلا لحاظ اون کے اگنی ہوتر کیا جاوے تو اس منتر کے دوسرے حصہ میں کہتے ہیں کہ بے قاعدہ کیا ہوا اگنی ہوتر ساتوں لوک کو ناس کرتا ہے یعنی نہایت ناقص ہے اور وہ مراتب لحاظ طلب مندرجہ حصہ اول اس منتر کے ہیں۔ ۱۔ درشک رہت ۲۔ پورن ماس ماک رہت ۴۔ چاتر ماس ماک رہت ۴۔ اور شرد رت میں جو نیا اناج پیدا ہوا وہ اناج جس میں نہ ہوا کا نام اگرین ہے۔ ۵ اتہت رہت اجسمیں انہہ کو اچھا نادر مانگنے کو آتا اور اوس کو کچھہ نہ دیا جاوے۔ غرض جس اگنی ہوتر میں ان پانچوں مراتب کا لحاظ نہیں وہ اگنی ہوتر ناقص ہے۔

منتر نمبر ۴۔ جگ کی اگنی سات قسم کی ہے محاورہ گفتگو میں بجائے اگنی کی سات جہیا (زبان) کہتے وہ یہ ہیں

۱۔ کالی۔ ۲۔ کرالی۔ ۳۔ منوجوا۔ ۴۔ سولوہتا۔ ۵۔ دہومر برنا۔ ۶۔ سپہلنگنی۔ ۷۔ بشورو پی دیبی۔

منتر نمبر ۵۔ ان پرکاش وان ساتوں قسم مندرجہ بالا اگنی میں جو عمدہ وقت آہت دیا ہوا اگنی ہوتر کرتا ہے اس کو یہ اگنی قبول کرتی ہوئیں۔ کرن روپ۔ (مثل شعاع) کے ہوکر۔ اگنی ہوتر کرنیوالیکو اخیر سورگ میں پہنچا دیتی ہیں جس سورگ میں سب دیوتاؤں کا مالک سو پا دیکہ برہمہ رہتا ہے۔

منتر نمبر ۶۔ مزید تصریح۔ وہ دوی ہوئیں آہت روشن ہوکر اوس اگنی ہوتر کرنیوالیکو سورج کی کرنوں کے ذریعہ سے لیجاتی۔ اور اوس کا پوجن کرتی ہوئیں اور اوس سے پیاری گفتگو کرتی ہوئیں سورگ میں پہنچا دیتی ہیں۔

منتر نمبر ۷۔ جگ کی زباہ کرنیوالے اٹھارہ ۱۸ کرم کی آشریہ ہیں تو کہ جگ کرنیوالے۔ جگ کرنیوالا۔ جگ کرنے والے کی استری۔ مران۔ ان سے جگ ۱۸ کا ہوتا ہے۔ اور جس جگ میں یہ ۱۸ شخص نہیں وہ جگ ناقص اور جگ کا ثمرہ نیست و نابود ہوتا ہے۔

اس کے سوا نہ ہو کہ جگ کرم کے نتیجے ثمرہ کی حد زیادہ سے زیادہ سُرگ تک ہی۔ اور جو کوئی اس جگ کرم کو (ازہمہ بہتر موکش دینے والا) سمجھکر خوش ہوتے کہ ہم جگ کرنیسے موکش ہو جاویں گے۔ وہ مُوڑھ (بے وقوف۔ بے علم) ہیں بلکہ ایسا سمجھنے سی اون کو الٹا یہ پھل ملتا کہ۔ آواگون میں رہکر۔ بار بار جنم مرن کا رنج اوٹھاتے ہیں۔

منتر نمبر ۸۔ جو لوگ کرم کانڈ کے آسرے پر ہی ہیں کہ کرم سے ہی موکش ہو جاویگی اور ایسی سمجھ سے وہ اپنے کو پنڈت (باعلم۔ ودوان۔ تتّ کے جاننے والے گیتے) اونکو سمجھنا چاہئے کہ۔ پنڈت نہیں بلکہ اونکے اندر اودّیا (بے علمی) جہالت پھیلی ہوئی ہے۔ وہ برہم ودیا سے بے علم۔ بیوقوف ہیں اس لوک میں تکلیف پاتے اور مرکر انیک جونوں میں گھومتے۔ اور طرفہ یہ کہ اوروں کو بھی مطابق اپنے عمل کے اپدیش کرتے تب یہ مثل درست ہوتا ہے کہ۔ ایک اندھے رہبر کے پیچھے چلنے والے بہت اندھے گرتے اور ٹھوکر کھاتے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ بچہ کو تو جب تک وہ علم نہ پڑھے طول اگیانی ہوتا اور اس وجہ سے بچہ (ناداں) کہلاتا ہے یہ کرم کانڈ والے پنڈت (برہم ودیا کے علم نہ ہونے سے) گویا پڑھے لکھے اور بالغ محض ناداں بیوقوف ہیں مزید براں غرور کرتے ہیں کہ ہم ہمہ داں ہیں اور سب سے عمدہ رستہ پر چلتے ہیں ہماری ضرور مکت ہو جاویگی۔ ایسی وابستگی کے ساتھہ کرم کرنیسے وہ۔ ناقص لوگ ناقص جونوں میں جاتے۔

منتر نمبر ۱۰۔ اصلیت یہ ہی کہ وہ لوگ۔ بیٹا۔ قبیلہ۔ راج۔ دھن۔ وغیرہ کے ملنے اور دنیوی دشمنوں و مرض کے دفعیہ کو ازہمہ بہتر سمجھتے اس سلئے وہ موجودہ بیوقوف ہیں اور اس لئے وہ انہیں کو اِشٹ (عزیز تر) سمجھکر جگت وغیرہ سکام کرم کرتے کہاں جسم ہیں۔ اور مرکر دوسرے جسموں میں دنیوی راحت میں مست ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ۔ دیہہ موجودہ میں راحت و رنج ضرور اوسی قدر ملیگا جس قدر تقدیر میں ہی۔ کیونکہ دیہہ موجودہ اوسی قدر راحت و رنج ملنے کیلئے ہی ملا۔ اسی کا نام تقدیر ہے اس لئے تقدیر کے مطابق بالکل بیجا ہے اور جب آیندہ کے لئے راج وغیرہ کی خواہش سے جگ وغیرہ کرم کئے تو گویا خود ہی اپنے گلے میں رسی ڈالی اور انیک جنم پانیکا خود ہی انتظام کیا جس پر کہتے کہ ہم مکت ہونگے سو کیسے ممکن ہے وید نے صاف ہر ایک کرم کا ثمرہ اس واسطے دکھایا ہے کہ اگر ان کرموں کو کروگے تو دنیا بڑھے گی۔ اور نکروگے یا۔

انہیں جگ وغیرہ کو بلا تمنا حصول کسی مطلب دنیوی کو کروگے تو موکش ہو کر دنیا جھٹ جاویگی۔ مگر وہ وید کے تاتپریہ کو بیجھکر جیسا یہ تمنا مطلب دنیوی کرم کرتے اُس کا ثمرہ زیادہ سے زیادہ۔ سُرگ پراپتی کا پاکر پھر انیک جونیوں گھومتے کبھی موکش نہیں ہوتے چنانچہ اسی وجہ سے دنیا بڑھتی چلی جاتی ہے۔

منتر نمبر ۱۱۔ اور جو شانت و ودوان پُرش (برہم ودیا) کو جانتے۔ مگر گیان کانڈ پر نہیں پہونچتے۔ اُپاسنا کانڈ کے بموجب (سوپادہک برہم) کیلئے دھیان تپ وغیرہ کرتے۔ اور سب عروج دنیوی چھوڑ کر بھیک کے اناج سے پیٹ بھر گذارا کرتے وہ سورج کی شعاعوں کے رستہ سے امرت روپ سوپادہک برہم اناسی زوال میں پرویش کرکے سرشٹی کی میعاد تک مقیم رہکر برہماجی کے ساتھ مکت ہوتے اور جو خالص نراپادہک برہم کا دھیان کرکے مطابق گیان کانڈ کے برہما کار برتی سے جیتے جی جیون مکت ہتے وہ دیہہ تیاگ پر فوراً نراپادہک برہم روپ ہو جاتے۔

منتر نمبر ۱۲۔ وید میں کہا ہے کہ جو برہم کو جانے وہ برہمن ہے اوس کا لکشن اس منتر میں کہتے ہیں کہ۔ برہمن وہ ہے جس نے جگت کو کرم رچت جانا کہ جگت کے بڑھنے کا بیج کرم ہے۔ پس ایسا نسچے کرکے برہمن۔ مایا۔ اور جگت اور کرم سب کو تیاگ کر جو صرف برہما کار برتی رکھتا اس طرح اوس کا کرم کا تیاگ کرنا تیاگ نہیں بلکہ یہی کرنیکے لائق ہے جو اوس نے ان کو تیاگ اور برہم کو گرہن کیا۔ البتہ جبتک برہم کار برتی نہ ہو تب تک ابتدا میں اوس کو اس قدر ضرورت ہی کہ برہم نشٹھہ گرو سے برہم ودیا سنے۔ سمجھے۔ اور برتے۔ بعد برہم نشٹھہ ہو جانے کے پھر اوس کو کسی کی ضرورت نہیں ہی۔

منتر نمبر ۱۳۔ اور جب ایسا جگیاسو ملے تب برہم نشٹھہ گرو کو چاہیے کہ کسی امر کو مخفی نہ رکھکر اچھی طرح اوس کو برہم ودیا کی تعلیم کرکے برہم نشٹھہ کر دیوے جو مکتی کا ہیتو ہے۔

دوسرے منڈک کا پہلا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ تمہید۔ پہلے منڈک والے پہلے کھنڈ کے چوتھے منتر میں جو دو قسم کی ودیا کا ہونا کہا تھا ہو پہلے منڈک میں اپرا ودیا (سوگ علم۔ کرم و اُپاسنا) کو کہا اب دوسرے منڈک میں پرا ودیا۔ (برہم ودیا۔ خاص علم الٰہی کو) کہتے ہیں۔

سو یہ برہم ودیا ست (سچی) ہے۔ سمجھو کہ جیسے اگنی بہت روشن ہو اور اوس میں سے۔ اوسی اگن کی طرح کی پھلجھڑیاں نکلتی۔ تیسے مہا چیتن جوتی سروپ اکشر برہم ہی جس میں سے حکمت روپ بہت قسم کے بھاؤ (مثل پھلجھڑی) کے نکلتے اور پھر اوسی میں سما جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۲ - سو نرا پاوہک برہم۔ مہاوپ (بڑے سی بڑا) اور اموبرت (بے شکل صورت) کا پُرش ہی وہی جو باہر اور بھیتر برتا ہے اوس کے۔ پران (یعنی کرم اندری جن کا فعل بہ امداد پران کے ہی) اور من (یعنی گیان اندری واننتہ کرن۔ کوئی عضو نہیں۔ سب سے برتر اکشر سے پرے وہ پُرش ہے۔

منتر نمبر ۳ - اوسی پرش سے پران۔ من اور سب اندریاں۔ اور اکاس۔ وایو۔ تیج۔ جل اور تمام بسو کی دھارن کرنیوالی پرتھوی۔ پیدا ہوئی ہیں۔

منتر نمبر ۴ - اوس پرش کا وراٹ روپ سب جگت ہی اس طرح۔ کہ اگنی اُس کا سر۔ چندرماں اور سورج دونوں آنکھ۔ پورب وغیرہ سب دِسا اوس کے کان۔ وید جس کی بانی (گفتگو)۔ وایو جس کے پران اور تمام شو جس کا ہردا۔ پرتھوی جس کا پاؤں۔ اور سب کی آتما (آپا) وُہی ہے۔

منتر نمبر ۵ - اوس پرش کی اگنی روشن ہونیکے لئے سورج سمجھاؤ سمید (لکڑیوں) سے اور چندرماں سے بادل اور زمین میں نباتات ہوتی۔ وہی پرش۔ اپنی پرکرتی (عادت طبعی، جو محاورہ میں استری کہی جاتی) اوس میں اپنے ارادہ روپی بیج کو بوتا جس سے بہت پرجا پیدا ہوتی ؛

منتر نمبر ۶ - اوسی پُرش سے رگ۔ یجر۔ سام ویدوں کی رچا والے منتر۔ اور تین وید منتروں کی دیکشا اور جگ کرنے کی تمام کریا (طریقہ)۔ اور دکشنا۔ (گرو منتر دینے اور جگ کرنیوالوں کا نذرانہ) اور سال تمام کے دن رات گھڑی پل وغیرہ سب وقت۔ اور جگ کرنیوالا اجمان۔ اور سب لوک جنمیں چندرماں اور سورج کا پرکاش اور اثر ہے۔ پیدا ہوتے ہیں۔

منتر نمبر ۷ - اوسی سے بہت قسم کے دیوتا۔ سمیک اور سادہ۔ اور منش۔ پشو۔ پکشی۔ پران۔ اپان ہر قسم کا غلہ اور تپ۔ اور شردھا اور ست۔ و برہمچرج اور ہر قسم کے طریقہ پیدا ہوئی ہیں۔

منتر نمبر ۸ - اوسی پرش سے سات پران۔ سات قسم کی اگنی جگ کرنیکی سات قسم کی لکڑی۔ سات

سات قسم کے ہوم۔ سات لوک۔ سات گوہا۔ (جسم کے اندر جو سات مقام خلو جن میں پران استھت جاتے ہیں) سب اشیا سات سات قسم کی پیدا ہوئی۔ ہر ایک کی سات قسم کی تشریح یہ ہے۔ پران۔ کان ۲۔ آنکھہ ۲۔ ناک ۲۔ مکھہ۔ میرا ان اندریہ جو پران کے متعلق ہیں۔

اگنی سات قسم کی۔ پران جو اون ساتوں مقاموں میں اپنے تیج (روشنی) سے اون میں بڑھاتا ہی وہی سات قسم کی آگ ہے۔

لکڑی سات قسم کی۔ اون ساتوں اندریہ۔ کان وغیرہ کی جو جداگانہ سات قسم کی برتی (افعال) وہی سات قسم کی لکڑی ہے۔

ہوم سات قسم کے۔ اون ساتوں اندریوں سے جو سات قسم کا گیان (علم) وہی سات قسم کا جگ ہے۔

سات لوک۔ جن سات خلو مقامات پر پران چلتے رہتے وہی سات لوک ہیں۔

سات گوہا۔ مقعد۔ آلہ تناسل۔ ناف۔ ہردا۔ گلا۔ ناک۔ برہمہ رندہر جن میں پران رہتی ہیں۔

مطلب یہ کہ برہمہ ودیا میں تو یہی اصلی سات سات شئے متعلقہ پران کی ہیں جنکے اراذہن سے برہم گیان ملتا۔ کرم کانڈ میں ظاہری۔ اگنی۔ لکڑی۔ ہوم۔ لوک۔ گوہا۔ مانے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ اوسی پرش سے ۱۔ چھیر ساگر ۲۔ ایکہہ کا ۳۔ شراب کا ۴۔ گھی کا ۵۔ کہاری ۶۔ دہی کا ۷۔ خالص پانی کا۔ یہ سات مہا سمندر (جو ہر ایک دیپ کے گرد ہیں) اور سب پربت ہمالیہ۔ بندھیاچل وغیرہ۔ اور تمام قسم کی گنگا۔ جمنا۔ برہمپتر وغیرہ ندیاں۔ اوسی سے ان وغیرہ سب نباتات تمام ذی روحوں کی خوراک پیدا ہوئی ہے۔

منتر نمبر ۱۰۔ غرض جو کچھ سنساری اشیا۔ اور افعال ہر قسم تپ وغیرہ نیک اور برہمہ۔ و زندہ جاوید وہی اکشر پرش ہے۔ پس اس امرت روپ پرش کو جو ہردیہ کے ہردی والی گوہا میں جلوہ افروز ہے۔ جانتا ہے۔ اوس کی اودیا (بے علمی) کی گرہ (جس سے وہ اپنے سچدانند برہمہ سروپ کو نہیں پہچانتا) ناس ہو جاتی ہے۔

اوسی دوسری منڈک کا دوسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱ - وہ پرش جیسین - پرکاس روپ ، ہمیشہ تن ہتوہ - بونی سروپ اور سب میں برابر مقیم - سب کی ہردے روپی گوپہا کے اندر گشت کرنے اور رہنے والا - مہت تت بڑے سے بڑی درجہ والا - چلنے والا پران (ا) نمیکھ (پلک لگانیوالا) - اور انمیکھ والا (جو پلک نہیں لگاتا ہمیشہ مستقل نظر سے اپنی مہان گوتا لگا کر دیکھتا) اوسی نے ہر شئے کی جزو جزمین پرویش کیا ہے - جو کچھ ہے وہی ہے وہی جاننے کے لایق ہے اور است جاہیے جیسا مانو وہی ہے - البتہ وہ پرش کارن روپ (سبب) در فاعل (اور اون اور جگت جس کا کاریہ (معلول) ہے اسوجہ سے معلول والے ہر جاکے لوگ اوس کو ولائل سے نہیں پہچان سکتے وہ تمام کی عمدہ اشیا سے زیادہ عمدہ برگزیدہ ہے -

منتر نمبر ۲ - جو پرکاسوان - اور باریک سے بھی زیادہ باریک جسمیں سب لوک اور سب لوکوں کے رہنے والے مقیم - سوئی اکشر برہمہ اور سوپادہی ہے وہی میں وہیوں کے اندر پران نطق اور دل - کے نام سے ہیں وہی ست امرت (زندہ جاوید - لازوال ، عبادت کرنیکے جوگ ہے اوسی کی عبادت کر -

منتر نمبر ۳ - اُپنشد (برہمہ ودیا) کے واک جو عمدہ دہنس استر تنکو لیکر اوسپر دہنش (دبی ولکیویں ہمیشہ دہیان کرکے تیز تیرول ،اون کے نیتجے کو چلادے (عمل کرے) اور ہیا دُ نا مست والے چت سے تن میں کمینچکر اور تی اکشر روپ برہمہ کو نشانہ (حاصل) کرو -

منتر نمبر ۴ - شکار کا ضلع کہتے ہیں - کہ پرنو (اوم) دہنش (آتما تیر) (برہمہ وست بیرنے کو سکے نشانہ کرنیکے لایق ہے - اور ایسا جو برہمچیں کو لگش کہتے سو تیر کی طرح روم روم میں سماجاتا ہے -

منتر نمبر ۵ - جسمیں سرگ - پرتھی - انترکش مع آکاس کے پرویش ہیں بس ہی ایک آتما کو جان کر دوسری سب باتوں کو چھوڑ دو - کہ یہی امرت کا پُل ہے -

منتر نمبر ۶ - جیسے رتھ کے پہیہ کی ناف میں سب طرف سے - اوا تیسے سب ناڑیاں ویسیں اگر پرویش ہوئی ہیں (اوم) منتر سے اوس آتما کا دہیان کرو - اور سہا اندہکار روپ سنسار سے پار ہو - ۶

منتر نمبر ۷ - جس کی دنیا میں مہان ہے کہ - وہ سب کا جاننے والا - سب میں جلوہ گر سو تما ہے

اور یہ اوس کی برہمہ پوری ہے جسمیں وہ ہمہ تن نور۔ نور افزا ہے۔ اور سب کے دلمیں بس کر۔ پران اور سب جسموں کو قائم رکھتا اور غذا میں اوس نے عقل کو شامل کیا ہے۔ جس سے سب قائم رہتے۔ اوس کو صابر و شاکر عالم لوگ ہی سب طرف سے سب میں بھرا ہوا جانتے ہیں۔

منتر نمبر ۸۔ جو عالم اوس کو جانتے۔ اون کے قلب میں جو بے علمی کی گرہ۔ وہ سب گرہ کٹ جاتی اور بوجہ بے علمی کے جو بہت شکوک پیدا ہو جاتے وہ سب شکوک رفع ہو جاتے۔ اور بوجہ بے علمی کے جو اپنی ذات والا صفات کو نہیں پہچانتا کہ میں فعل کا کرنیوالا اور افعال کا ثمرہ پانیوالا نہیں بلکہ اپنے کو فاعل سمجھکر جو پچھلے جسموں میں فعل کئے اور جن افعال کا ثمرہ ابھی نہیں ملا بذریعہ اون افعال کا نتیجہ اگلے جنموں میں ثمرہ پانیکو امانتاً جمع ہیں (جنکو سنچت کرم۔ افعال جمع شدہ کہتے) اور اسی طرح جسم موجودہ میں جبتک اپنے کو فاعل سمجھکر افعال کئے وہ آیندہ جنموں میں ثمرہ پانیکو جمع رہتے۔ جنکو۔ اگامی (آیندہ کو ثمرہ دینے والے) کہا جاتا ہے سو یہ دونوں قسم کے سنچت و اگامی کرم اُس کے اس آتما کے جاننے سے (کہ وہی میں آتما کسی فعل کا کرنیوالا اور کسی ثمرہ کا نہ پانیوالا ہوں) تمام نیست و نابود ہو جاتے۔ صرف جسم موجودہ کا جبتک نہ رہے تب تک تقدیری ثمرہ پاکر وقت وفات کے ہی فوراً وہ برہمہ آپ واصل ہو جاتا اور پھر کوئی جسم اوس کا نہیں ہوتا کیونکہ جسم بوجہ افعال کے بار بار پیدا ہوتے سو اوس کے افعال سنچت۔ پراربدہ۔ دونوں قسم کے باقی نہیں رہتے۔ اور اسلئے وہ دنیا سے نجات پاتا ہے۔

منتر نمبر ۹۔ وہ برہمہ سونے سے برتر خزانہ۔ نور میں جلوہ گر کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور کسی فعل کو نہیں کرتا۔ سب سے افضل ترسب قسم کی روشنیوں کو روشنی دینے والا۔ اوس کو صرف وہی پہچانتے جو آتما دا اپنے آپ کو جانتے یعنی خود شناسی سے خدا شناسی ہوتی ہے۔

منتر نمبر ۱۰۔ اوس برہمہ کا وہ مقام ہے۔ جہاں سورج۔ چندرماں۔ ستارے۔ بجلی۔ اگ کسی کی روشنی نہیں پہونچتی بلکہ اوس کی روشنی سے ان سب سورج وغیرہ میں روشنی ہے۔

منتر نمبر ۱۱۔ آگے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں۔ نیچے اوپر۔ غرض ہمہ کل ہمہ اوست (برہمہ) ہے۔

دوسری منڈک کا دوسرا کھنڈ ختم ہوا

تیسری منڈک کا پہلا کھنڈ شروع ہوا

پہلا منتر۔ اس کھنڈ میں جیو اور ایشر کے سروپ کہتے ہیں اور تمثیل سے ثابت کرتے ہیں۔

فرض کرو کہ یہ تمام دنیا مجموعی ایک درخت ثمرہ اور یا دنیا میں ہر ذی روح کے جسم کا فی نفسہ ایک ایک درخت پھلدار ہے۔ اوس پر دو جانور ہیں۔ ایک تو اس کے پھل کو کھاتا اوس کا نام جیو اور دوسرا پھل نہیں کھاتا صرف دیکھتا اوس کا نام ایشر ہے۔ دراصلیت میں وہ دو نہیں بلکہ صرف برہم چیتن کا ایک پرتو ایک جلوہ ہر قلب میں ہے۔ سو جب تک جب قلب میں مکدرات ہو و ہوس وغیرہ تب تک وہ نور قلبی ہی مکدر۔ اور تب تک اوس مکدر نور قلبی کا نام جیو اور اوسی وقت تک وہ اپنے کو فاعل سمجھکر فعل کرتا اور اوس کا ثمرہ پاتا۔ گویا یہی اوس کا اس درخت کے پھل کا کھانا ہے جیسا اوپر کہا اور جو صاف باطن ہوا ہوس سے خالی وہ کسی فعل کا فاعل کسی ثمرہ کا پانیوالا اپنے کو نہیں سمجھتا ایسے کا نام ایشر ہے۔ اور اوس کی نسبت اوپر اس منتر میں کہا ہے کہ وہ صرف دیکھتا ہے کسی پھل کو نہیں کھاتا۔ اس طرح بر عنایت قلب کے اوس ایک برہم کے ایک جلوہ کے موقع وار دو نام جیو و ایشر ہیں۔ چنانچہ اسی واسطے مطابق محاورہ تحریر اس ناول کے اون کے اوصاف میں یہ لفظ مندرجہ منتر میں۔ معاتہ ہی سکھت۔ دوست یکساں ہیں۔

یادداشت۔ ناول کے نام و حالات پر تکرار نہیں چاہیے اوس کے نتیجے کو سمجھنا چاہیے۔

دوسرا منتر۔ اوس برہم چیتن کا پرکاش جس جسم (متعارفہ درخت) میں جیو نام اور پھل کھانیوالا وہ تو جسم کو اپنا آپا مانتا۔ کہ یہ جسم میرا ہے یا جسمی افعال نیوی کو اپنی ذات برہمن چہتری وغیرہ خواہ افعال متعلقہ ریاضت سے اپنے کو سنیاسی پنڈت مولوی وغیرہ مانتا۔ غرض دنیا بھانی ہونیسے بے مالک بلکہ خود بندہ ہر کر جسم اور جسمی متعلقات رشتہ داران کی الفت میں پہنسکر رنج اور عذاب میں رہتا لیکن جب وہ ایشر اور ایشر کی مہمان کو دیکھکر اپنے سروپ جات کو اوسا دہب پہچانتا کہ وہی میں ہوں نملی سے ایسی حالت میں جب وہ سب رنج و عذاب سے چھوٹکر جیسے کا تیسا خود برہم روپ رہجاتا ہے۔ چنانچہ اگلے منتر میں صاف کہتے ہیں۔

تیسرا منتر۔ کہ جس وقت وہ جیو بے علم۔ باعلم ہوا۔ اوس وقت وہ اپنے آپ جو منور۔ تمام دنیا کے کھیل کے رچنے والا برہم کو کہ جو اوس نے ایشر نامی جلوہ سے دنیا کو بنایا اوس پرش کو دیکھتا اور تب وہ عذاب ثواب کو بیخ و بنیاد سے جلاکر سب سے بےلوث ہوا۔ ادویت روپ سم بھاؤ (وحدہ لاشریک کے درجہ) پر فائز ہوجاتا ہے۔ پہر اوس موقع پر

سبے علمی با علمی ۔ جیو ایشر ۔ بندہ مالک سب نام و نشان کالعدم ہو کر ہمہ اوست ۔ اور انا الحق (اہم برہماسمی) کا
تملا ورد جب ہیجانتا ہے ۔

منتر نمبر ۴ ۔ اور تب ایسے با علم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ برہماجی سے لیکر چیونٹی تک سب میں یکساں برہم کا
جلوہ ہر طرف متعدد جسموں میں روح بشناور کنے میں آتی ہیں اور اس لیے وہ سب کچھ بدرجہ مساوی ایک برہم روپ
سمجھکر کسی سے کچھ دلیل حسیج کی بیشی وجہ وغیرہ کی نہیں کرتا ۔ پس ایسا آتما کاربرتی یا برہمہ کاربرتی والا شخص
سب اشخاص دنیوی ۔ دلیل حسیج چون و چرا کرنے والوں اور بندہ مالک سمجھنے والوں سے افضل تر ہے ۔

منتر نمبر ۵ ۔ یہ آتما جھوٹ کے چھوڑنے اور سچ بولنے ۔ اور محسوسات اور دل کو ضبط کرنے یا آتمائی بچار
ذکر اون کا نام تب ہی خود شناسی سے پانیکے لائق ہے ۔ اوس کے پانیکو اور کوئی فعل موثر نہیں کہ دیگر اعمال
دنیوی سے دنیوی نیکنامی وغیرہ اور ان مراتب راست گوئی تپ ۔ خود شناسی سے ۔ آتما حاصل ہوتا جو آتما
ہر جسم کے نور منور اور پاک صاف سب جسموں سے لا ریب بے عیب ہی بے عیب شخص ہے اوس کو دیکھتا ہے ۔

منتر نمبر ۶ ۔ ایک سچ ۔ راست گفتاری ۔ راستروی سے یہ اہم مہم فتح ہوتی جھوٹ سے مطلق نہیں
فرشتوں کا راستہ (دیوجان نام) سچ سے ہی بنتا ہے ۔ پس جہاں سچ ہے وہیں حق ہی اور اس طرح سچ بولنے
و چلنے والے واصل بحق ہوتے ہیں ۔ (جنکو دنیا کی کسی شے کی خواہش نہیں) +

منتر نمبر ۷ ۔ وہ برہم آتما بڑوں سے بڑا ۔ اپنے نور میں آپ مشہود ۔ قیاس گمان ۔ وہم ۔ و خیال سے برتر
باریک سے زیادہ باریک اور ہر جسم میں نئے ڈھنگ سے ظاہر ہوتا ہی اور وہ دور سے زیادہ دور اور نزدیک سے
زیادہ نزدیک ہی یعنی اگر بہشت وغیرہ میں جا کر دیکھو یا مانو تو وہاں نہیں اس لئے دور سے زیادہ دور یا اور اپنی قلب
کے اور مشاہدہ کرو تو نزدیک سے زیادہ نزدیک ہی کہ قلب کی گپھا میں چھپے کی طرح بیٹھا ہی ۔

منتر نمبر ۸ ۔ اس چیز کی آنکھ سے وہ دیکھا نہیں جاتا مراقبہ میں صاف مشاہد ہوتا ہے ۔ نطق کرکے
لیا نہیں جاتا ۔ کیونکہ نطق کے آنکھ نہیں اسوجہ سے وہ چشم دید اوس کی ہیت و حالت کہہ نہیں سکتے اور آنکھ کے
زبان نہیں جو بجنسہ کہدی اسی طرح دوسرے دیوتاؤں یعنی ۔ ناک ہاتھ وغیرہ محسوسات کے موکلوں کی احاطہ
زبان سے باہر ۔ کہ نہ چھوا جاتا نہ سونگھا جاتا نہ سنا جا سکتا ہی نہ ریاضت تپ وغیرہ کرموں سے قابو میں آتا

کیونکہ وہ بے عضو و بے جسم۔ نرگن نراکار ہے۔ صرف برہم ودیا کے گیان (یعنی علم الہی کے علم) سے ہی طفیل سے فاعل نہ ہونے والے اور صاف باطن والوں کے مشاہدہ اور سمجھنے میں آتا ہے۔

منتر نمبر ۹۔ اس کے پانیکا پتہ یہ ہے کہ حقیقت میں وہ آتما باریک سے زیادہ باریک ہے مگر جس جگہ ایک پران (دم) پران۔ اپان۔ سمان۔ اودان۔ بیان۔ پانچ قسم کا ہو کر بدرجہ ساوی اندر جسم کے داخل ہوا ہے اوس میں چت (تصور) کو قائم کرے تب اُس کو جان سکتا ہے۔

منتر نمبر ۱۰۔ ایسا صاف باطن (اگر سیر کیا چاہے) تو وہ جس جس لوک کو دیکھنا اور جس جس عمدہ اشیا یہ ہر سہ عالم کا سرور برتنا چاہے وہ اوسی اوسی لوک کو دیکھ اور اوسی سرور کو برت سکتا ہی چنانچہ ایسے ہی مہاتماؤں نے سب کائنات کو دیکھ اور سب کے سرور کو برت کر سب بیوستھا صحیح کئے ہیں۔

تیسرے منڈک کا دوسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ برہم کا برہم ہی مقام مسکن ہے اور جو صاف باطن (شدھ انتہ کرن والا) ہی وہ اُس پرم دھام (عمدہ سے زیادہ عمدہ مقام) برہم کے مسکن کو جانتا ہے کہ اوس نے دیکھا ہی جو تمام دنیا کا وہ مقام ملجا و ماوا ہے۔ اوس پرش کو وہی عقلمند شخص پرستش کرتے جو بلا تمنا حصول کسی مراتب مراد دنیوی کے راستروی سے افعال دنیوی کرتے ہیں اور تب وہ نطفہ کے اثر کو (جس سے دنیا بڑہتی۔ اور وہ نطفہ سبب بلکہ تخم افزایش دنیا کا ہے) پہاند جاتے یعنی پھر کسی جسم میں کسی باپ کی پشت نطفہ اور ماں کے پیٹ سے نہیں نکلتے۔

منتر نمبر ۲۔ خلاصہ یہ کہ جو دنیوی عیش و عشرت بیٹا ناتی۔ بادشاہت و دولت وغیرہ میں دلبستگی رکھکر اُن کے حصول کی خواہش سے افعال دنیوی کرتا وہ مطابق اپنی خواہش کے بار بار پیدا ہو کر اوہیں مقامات پر پہنچتا جہاں اوس کی حسب دلخواہ مرادیں پوری ہوں۔ اور جس صاف باطن نے اوسکی اصلیت کو جانا اور اپنے کو سمجھا کہ کسی فعل کا فاعل اور کسی ثمرہ کا پانیوالا نہیں ہوں اوس کی سب خواہشیں نیست و نابود ہو جاتی۔ اس سے کہ وہ نہ کسی مراتب کی خواہش کرتا نہ کہیں جنم لیا جاتا۔

منتر نمبر ۳۔ یہ آتما بہت دنیوی علوم کے پڑھنے اور عقلی دلائل سے پانیکے لائق نہیں نہ

حکایات سننے سے پایا جاتا جو صاف باطن خالص برہم ودیا سے آتما کے جاننے کا شائق ہوتا اوس پر وہ آتما اپنا نور ظاہر کرتا جس سے وہ جان جاتا ہے۔

منتر نمبر ۴ - یہ آتما جسم کو بے طاقت کرنے۔ غرور وغیرہ سے تپ سیا بیکھے پائی نہیں۔ جو کوئی برہم ودیا میں جیسا طریقہ بیان کیا اوس طریقہ کو برتتا۔ تس کو یہ آتما اپنے پرم دھام میں (جو ہر طرح اور ہر سمت وسیع سہاوی ہے) پہنچا دیتا ہے۔

منتر نمبر ۵ - پہلے رشی لوگ اس کو جان کر علم سے تِرپت - درجہ اعلیٰ الوہیت پر پہنچ - آتما کار برتی والے ہو - رنج - راحت کو یکساں سمجھ اور برداشت کر - الفت و نفرت سے بری محسوسات کو ضبط کرنیوالے ہو کر - اخیر درجہ کے تمیزدار مستقل مزاج سب میں محیط البسیط - ایک ادویت برہم (وحدہ لاشریک) کو سب میں بیاپک ہر جگہ حاضر ناظر - جانتے ہوئے - سب کے یکساں بھلے کیلئے سنسار میں رہتے -

منتر نمبر ۶ - تمہید - ابتدا میں پہلے کنڈ کے چوتھے منتر میں جو کہا کہ - چاروں وید اور چھیوں وید کے انگ تو اپرا ودیا - علم دنیوی - اور برہم ودیا - پرا ودیا (علم الہی) کہ اوسی کا نام ویدانت شاستر ہے اوس کی خبر اس منتر میں نکالتے ہیں کہ - بیانشک جو برہم ودیا - ویدانت کا بیان ہوا - جو کوئی اس ویدانت کی ذریعے جو علم اسرار الہی سے علیم ہوا اور سنیاس کی وجہ پر پہنچا اوسکا نام اچھی سمجھ والا - اچھی سوچنے والا ہے وہ مرنے وقت کہ - اوس کا دیہہ موجودہ کسی مقام اور کسی حالت پر چھوٹے) وہ ہر اطراف و جوانب دنیا سے ناطہ مکت ہوتا - (دنیا سے نجات پاتا) -

منتر نمبر ۷ - چونکہ ہر جسم میں ۱۶ کلا (حصہ) ہیں انہیں سے ۱۵ کلا متعلق استھول - سوکشم اور کارن تینوں شریروں کے اور سولہویں کلا - پرماتما کا جلوہ آتما نام والی ہے سو ایسے گیانی کی وہ پندرہ کلا سب اپنے منبت دما بود ہو جاتے - اور اصلی اصل دیوتا جو دسوں محسوسات و دل وغیرہ چار انتہ کرن - اور پانچوں پران کے موقع پر اپنے انس سے موجود و سوکل ہو رہے تھے اون اونہیں دیوتاؤں کا انس تیج روپ اپنے اپنی اصلی دیوتا میں جا ملتا - جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت ہر درخت وغیرہ کا سایہ اپنے اصل میں وصل ہو جاتا کیونکہ سورج اوس وقت ٹھیک نصف النہار ہر کسی کی چوٹی پر ہوتا سو جس سے سایہ کسی کا اوس وقت ذرا بھی

نہیں ٹھپا۔ تیسے ہی ایسے گیانی کی صرف ایک ستّ لکھواں۔ پرانا کے جلوہ کی باقی اعدہی سروتریں اوس کے
ہر طرف ہوتی۔ اوس کے سب افعال دینی و دنیوی نیست و نابود ہو۔ خالص عین علم و دانائی رہکر وہ عضو
سے بے جسم بے صورت آتم روپ برہم کو پاتا یعنی وہی خالص آتم روپ ہوجاتا۔

منتر نمبر ۸۔ جیسے ابتدا میں سمندر سے بادل پانی لیجاکر برستے۔ اور وہ پانی بہتا ہوا ندی کہی
جاتی مگر آخیر کو جب وہ ندی بہہ بہہ کر سمندر میں جا ملتی تب اُس کا نام ندی و صورت وغیرہ کچھ نہیں رہتے
بلکہ ابتدا جو اپنے مرجادا پر پورن سمندر وہی بجنسہٖ رہتا کہ بادلوں کو پانی لے جانے سے سمندر کچھ نہیں
گھٹ جاتا۔ اور جب ندی آ گرتیں تب سمندر بڑھ نہیں جاتا۔ اور اس طرح ندی و سمندر میں ابھید ہے
تیسے ابتدا میں بادل کی طرح کی برہم کی پرکرتی کے ذریعہ سے جو سچدانند روپ برہم ہے۔ جگت بنا
سو جگت کے پدارتھ میں دو قسم کی اشیا ہیں ایک مثل اوس پانی کے جو ندی کی طرح نہیں بہتا
بلکہ جہاں برسا وہیں یا کچھ بہہ کر مثل پوکھر وغیرہ کے غاروں میں بھر جاتا اور جذب ہوجاتا جس سے سب نباتات
پیدا ہوتی سو اس قسم کے وہ لوگ ہیں جو صرف بید مارگ پر چلتے اس لئے یہ لوگ وید وکت کرم کرکے
سنسار میں ہی بہت قسم کے جسموں کے اندر بنے رہتے کبھی مکت نہیں ہوتے اور اندریں صورت اون کا
حال کیا کیا جاوے جو وید کے خلاف عمل کرتے اون کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسے کسی پانی کی کیچڑ بنجاوے
باقی رہی دوسری قسم ندی روپ وہ مہاتما ہیں جن کا برہم ودیا ویدانت پر عمل ہی وہ ضرور ندی کی طرح بڑے
زور سے سمندر روپ برہم میں جا ملتے اور پھر وہاں ابھید کو پراپت ہوتے۔ کہ جو ابتدائی اصلی برہم نہاوہی
روپ سی خالص برہم اپنے مرجادا پر مستقل ہوجاتے ہیں۔ اسمیں کئی شرتی پرمان ہیں جو اگلے منتر میں کہتی ہیں

منتر نمبر ۹۔ پہلی شرتی یہ ہے کہ جو کوئی اوس پربرہم کو جان لیتا وہ برہم ہی ہوجاتا ہے۔

دوسری شرتی۔ اور اوس کے کل خاندان میں سب برہم کے جاننے والے ہی پیدا ہوتے
ایسا پیدا نہیں ہوتا جو برہم کو نہ جانتا ہو۔

تیسری شرتی۔ وہی برہم اکاربرتی والا تمام رنج و عذاب دنیوی سے پار ہو کر اندرونی بیج
سے علمی و جہالت کی گرد اوس گرو سے چھوٹ ونجا سے رہا ہوا زندہ جاوید برہم روپ ہوجاتا ہے۔

منتر نمبر ۱۰ ۔ جو شخص برہمہ ودیا کے مطابق عمل کرنیوالا ۔ اور جس کی نیت برہمہ نشٹھ ہونیکی اور نہایت اعتقاد و صحیح طریقہ سے جس نے (ایکرش نام والی اگنی میں) ہوم کیا ہے ۔ وہ سنسکار والا استقلال چت والا ۔ لایق کہنے برہمہ ودیا کے ہیں اسلئے ۔ ایسے لایق شخص کو یہ برہمہ ودیا کہنی چاہیئے ۔

منتر نمبر ۱۱ ۔ اگر اوتی ۔ ستیہ کہنے کے مطابق انگرس رشی نے اُس برہمہ ودیا کو ۔ سونک رشی سے کہا اوسی طرح ۔ برہمہ گیانی کو چاہیے کہ حسب مندرجہ بالا لائق شخص سے اس برہمہ ودیا کو کہے ۔ اتِس پرم رشی کو نمسکار ۔ اور تِس پرم رشی کو بار بار نمسکار ہے ۔

۱۰

اتھرب ویدی

ماںڈوک اُپنشد

جسمیں اونکار (اوم) کا مفصل بیان اور جیو برہم کے ایک ہونیکا ثبوت اور آگم۔ اودیت وغیرہ کا اچھی طرح بابت اون کی اصلیت وغیرہ کے بخوبی بیان ہے۔

یہ اُپنشد۔ اتھرب وید میں نمبر ۵ ۔ ستر اکبر مرتبہ شاہزادہ داراشکوہ میں نمبر ۳۱۔ اور الکھ پرکاش مؤلفہ منشی کنہیا لال الکھدھاری میں نمبر ۔ مندرج ۔ مگر چونکہ عرصہ زائد از دو ہزار برس کے اِس اپنشد کا ابتدائی ٹیکا بھاشیہ زبان سنسکرت کے شری مت پرم ہنس پر اجکاچاریہ سوامی شنکر اچارج مہاراج نے تالیف فرمایا اوس کی بموجب اِس ترجمہ میں اکثر ارتھ لکھا گیا

تمہید

گوڑپاد نام آچاریہ کے کیے ہوئے کارکا کا پہلا پرکرن ۱

سب سے پہلے (شری گوڑپاد نام آچاریہ) نے ماںڈوک اُپنشد کو پڑھکر ابتدائی چھہ منتروں اصلی ماںڈوک اُپنشد کے مطلب کو ۔ ۹ ۔ اشلوکوں میں بیان فرمایا اور انہیں ۹ ۔ اسلوکوں سے شری سوامی شنکر آچاریہ (جنہوں نے دس اُپنشد کا ٹیکا بھاس (معنی و مطلب) تالیف کیا۔ اِس لئے بربنائے تالیف دونو آچارجوں موصوف (یعنی شری گوڑپاد۔ و شری شنکر آچاریہ) کے یہ پستک بھی اوسی سلسلے سے شروع کیجاتی ہے اور واضح رہے کہ اصلی منتروں ماںڈوک کی نمبر بلفظ اصلی اور اصلی منتر کی شرح میں جو گوڑپاد جی نے منتر تالیف کئے اون کے نمبروں بلفظ ذیلی درج کردیا ہے۔

کنوڈپاد جی کے کئے ہوئے ابتدائی نوشلوک

تمہید۔ اِس تمام سنسار میں دو قسم کی اشیا ہیں ایک وہ جو ظاہر ظہور آنکھوں سے نظر آویں۔ دوسرے وہ جو نظر نہ آویں بذریعہ دل و عقل کے دریافت کیجاویں۔ اِس لئے پہلی قسم والوں کو اشیاء ظاہری دوسری قسم والوں کو اشیاء باطنی کہتے چونکہ سب اشیاء ظاہری و باطنی کا جاننے والا گھٹ گھٹ باسی (ہر شکل والیکے قلب میں) ایک آتما پرش ہے۔ اُسی کی شرح کیتے ہیں۔

پہلا منتر۔ بیرونی اشیاء ظاہری کو جاگرت اوستھا (عالم بیداری) میں جب جانے تب تو اوس موقع پر اُس آتما پرش کا نام (بسوہ۔ بسو) اور سپن اوستھا یعنی عالم خواب وغیرہ جب اندرونی اشیاء باطنی کو معلوم کرے تب اوس موقع پر اوس آتما کا نام (تیجس) ہے۔ اور جس وقت سکھپتی اوستھا (خواب غفلت) ہو اور ظاہری اشیاء سے کچھ معلوم نہو۔ اوس وقت وہ آتما ایسا ہے (جیسا لوہے کا گھن) کہ گھن میں سوراخ وغیرہ کچھہ نہیں اور اُس پر چاہے جس قدر چوٹ پڑیں اُس پر کچھہ اثر نہیں کرتی۔ پس ایسی حالت میں اوس آتما کا نام (پراگ) ہی پراگ کو ہی جیو کہتے۔ کیونکہ جیو اسی صفت کا ہے جو ہر امر سے بی علم محض اودیا روپ کہا جاتا۔ اِسی طرح ہر سہ موقع جات مندرجہ بالا سے ایک آتما کے۔ بسو۔ تیجس۔ پراگ۔ تین نام ہوکر اصلی آتما نام اون کے اندر مفقود و موہوم ہو رہا ہے۔ شرح سکھپتی اوستھا کی اس اوستھا میں آتما کا پرکاس اچھی طرح مفہوم ہو تا کہ غور کرو۔ خواب غفلت میں سونے والا ہمہ تن از ہمہ بے خبر ہے مگر جب جاگتا تب کہتا۔ آج ہم عین سرور (بڑے انند) سے سوئے کہ ہم کو کچھہ بھی معلوم نہوا) پس سمجھنا چاہیے کہ اوس وقت بھی قلب کے اندر ضرور حقیقت کا جلوہ تھا جس نے سب توجہات ظاہری و باطنی سے ہٹ کر صرف اپنے میں آپکو دیکھا اور اِس وجہ سے کچھہ معلوم نہوا۔ سو یقین کرو کہ اوس وقت وہی حقیقی آتما پرش۔ جاگتی جوت منور تھا جس نے اُٹھکر وہ بیوستھا کہی کہ آج خوب آنند سے سوئے اور کچھہ نہ جانا اور وہی آتما جاگرت و سپن میں ہے۔

منتر نمبر ۲۔ پہلا بسو نام والا ہر ایک کی دائیں آنکھہ میں اور وہی سورج منڈل میں ہے کہ اِس موقع متعلقہ آنکھ اور سورج میں اُس کو پرش کہتے سو وہ پرش اس مقام پر مستقل قیام کرکے بحالت بیداری کے ظاہری اشیاء بیرونی کو دیکھتا ہے۔

دوسرے تیجس نام والے کا مقام ہر ایک کی دل میں ہے چنانچہ بحالت خواب سب محسوسات کی موکّل دل سے جا ملتے بدیں وجہ سب محسوسات اپنی اپنے کام سے معطل رہتے اور اُس وقت صرف دل جاگتا رہتا جس سے وہ اپنے خاصۂ دلی کے مطابق سنکلپ بکلپ نام والے کے پچھلی دیکھے بُوجھے سمجھے برتے ہوئے امور کے سنسکار سے ویسے ہی امور قلب کے اندر دیکھتا رہتا اور دل وس وقت گلے کی ناڑی میں رہتا۔ اِس سے ظاہر کہ اوس وقت خواب میں بھی وہی چیتن ہے جو بحالت بیداری کے تھا اور جس نے بحالت بیداری دیکھا وغیرہ اوسی نے اِس حالت میں دیکھا۔

تیسرے۔ پراگ نام والیکا مقام خاص قلب کی خلا یعنی ہردے اکاس میں ہے۔ چنانچہ جس وقت سکھپتی اوستھا (عالم خواب غفلت) کا ہوتا اوس وقت دوسرے نمبر کا کہا ہوا دل معہ تمام موکلوں محسوسات کے (جو عالم بیداری میں اپنا اپنا فعل کرتے) اوسی مقام پر مقیم ہو کر اپنے اصل آتم روپ پرماتما سے وصل ہو جاتا شاستر میں اس ہردے اکاس کو کہا ہی کہ دل کا بیچا بیچ والا سوراخ ہے۔ بدیں وجہ دل کا خاصہ سنکلپ بکلپ کا بھی معطل اور مشاہدہ جمال خاص میں مستقل رہتا اس لئے کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اِس سے صاف ظاہر کہ جو دونوں حالت بیداری و خواب میں چیتن تھا وہی اس تیسری حالت میں چیتن موجود ہے۔ چنانچہ وہی پھر جاگ کر کہتا کہ بڑے انند سے سوئے کچھ نہ دیکھا۔

اِس طرح وہ تینوں تین جگہ یعنی ۱۔ بسو آنکھ میں ۲۔ تیجس دل میں ۳۔ پراگ خاص قلب کی خلا۔ (دل کے سوراخ) میں مقیم رہتا۔ اور واقعی ایک آتما چیتن سروپ ہی۔ جو تین طرح موسومہ بالا سے جسم میں مقیم و متصرف ہوا ہے۔

ذیلی۔ منتر نمبر ۳ و ۴۔ پہلا بسو نام والا۔ ظاہری اشیار کے سرور کو اور دوسرا تیجس نام والا باطنی اشیار کے سرور اور ایکانت (سب محسوسات کی تعلقات سی لاتعلق)۔ تیسرا پراگ نام والا عین سرور کو لیتا اس طرح وہ اپنے اپنی سرور مصرحہ بالا سے ترپت (سیر) رہتے کہ ہر طرح کا سرور اون کی خوراک ہی۔

ذیلی۔ منتر نمبر ۵۔ جو اون تین مقام آنکھ۔ دل۔ قلب میں۔ بھوجن (سامان خورش آتما) اور اُس تین قسم کی خوراک کا کھانے والا آتما کو جانتا وہ اون کے جاننے سے باوجودیکہ تینوں قسم کے بھوگ

ہوگیا اگر سمجھو کہ وہ کچھ نہیں ہوگیا وہ سمجھتا ہے کہ ایک ہی جسم کے تین جزو موقع قیام - اور ایک ہی آنند تین قسم والا اور ایک ہی آتما تین نام والا ہے اور سو آتما میں ہوں -

ذیلی منتر نمبر ۶ - دنیا میں جس قدر سب اشیا رنمودار ہیں انہیں سے انادی (ازلی) کوئی نہیں سب آدی (پیدا ہوئی) اور اون کو پران نے پیدا کیا - اور پران ہی پیدا کرتا رہتا ہے جس کی اصلیت یہ کہ - پران روپ نام والا پرش آتما اپنے پرپورن چیتن کے انسوں کو نوع بنوع کی شکل سے نمایاں کرتا - گویا ایک چیتن ہی بیشمار صورت ، نام والا ہے - دنیا کے محاورہ میں مختلف صورتوں کی وجہ سے بیشمار نام اور سب بذاتہ جداگانہ کہے جاتے اور اس طرح اوس وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت (اوس کی نوع بنوع نموداری میں) محو ہو رہی ہے -

ذیلی منتر نمبر ۷ - شنکا - وید برودہی مت والے (جنکا عقدہ وید کے خلاف ہے) وہ دنیا کی پیدائش اس طرح مانتے ہیں کہ ایشر (معبود) نے اپنی بہوت تت (عناصروں) سے دنیا کو پیدا کیا ہے - مطلب کہ وہ لوگ - خالق اور عناصر - دونوں کو ازلی مانتے - مگر پرماتما کے دیکھنے و سمجھنے والے ویدوں کے نتیجہ سے - عناصر کو ازلی نہ مان کر عناصر کی عزت (آدر) نہیں کرتے - بلکہ وید کی شرتی سے اون کا ایسا یقینی عقیدہ ہے کہ - پرماتما اپنی - مایا (علم آفرینش عالم) سے خود ہی بیشمار صورت جداگانہ اور دنیا صورت مجموعی سے ظہور پذیر ہوا ہے - ابتدائی وقت میں دنیا کی پیدائش سے پہلے عناصر وغیرہ کچھ نہ تھے - عناصر کو اپنے میں آپ اوس نے نمایاں کیا ہے اور وہ شرتی یہ ہے -

॥इन्द्रो मायाभिः पुरुरूप ईयते श्रुतिः॥ —

اور اس طرح نمت و اُپادان کارن - یعنی سبب مسبب - مادہ اسباب سب ایک پرماتما ہی اس سے علیحدہ کچھ نہیں اس کی بابت وید کی شرتی یہ ہے -

॥अभिन्ननिमित्तोपादानकारणं ईश्वरः॥ इत्यादि श्रुति॥

بیانک اس منتر کے پہلے نصف حصہ کے معنے ہوئی - دوسرے حصہ کے معنے اگلے منتر کیا نہ گئی ہیں (بقیہ نصف ثانی منتر نمبر ۷ کے معنی) بعضے ایسا مانتے کہ دنیا مثل سُپن و مایا کے ہے یعنی - جیسے خواب یا بازیگر کے تماشہ میں جو شکل معلوم ہوں وہ بے اصل و بے وجود ہیں اس نتیجہ سے وہ خالق و مخلوق دونوں سے منکر ہیں - جنکو اجیشر وادی کہا جاتا ہے -

ذیلی - منتر نمبر ۸ - بعضے کہتے ہیں کہ ایشر کی اچھا (خواہش) سے اور اوس کی خواہش تک یہ دنیا ہوئی اور ہے اور رہے گی - بعضے کہتے ہیں کہ کال (وقت) سے عناصر اور عناصر سے دنیا پیدا ہوئی اون کا عقیدہ ہے کہ جب وقت آیا تب دنیا پیدا ہوئی - اور جب تک اوس کے قیام کا وقت ہی تب تک دنیا قائم رہیگی اور جب اوس کے فنا کا وقت آویگا تب نیست و نابود ہو جاویگی یہ نجوم کے علم والے ہیں -

ذیلی - منتر نمبر ۹ - بعضے کہتے کہ دنیا صرف بھوگ (یعنی بھگتنے کے لئے ہی - بعضے کہتے کہ دنیا واسطے عیش و عشرت کی ہے - الیسوں کے عقیدہ میں صرف تن آسانی مقدم رہتی - اب گوڈپاد آچاریہ اپنا سدہانت عقیدہ اور رائے فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایشر کی اچھا سے (یعنی مشیت ایزدی) مانتے وہ غلط ہی کیونکہ وہ پرماتما ازد مطلق پورن کام والا ہے اُس کو کسی امر کسی شئے کی خواہش نہیں جس خواہش (اچھا) سے وہ دنیا کو پیدا کرے اور پورن کام ہونا (کسی امر کا خواہش والا ہونا) اوس کی عادت خاصہ جبلّی ہے -

(یادداشت) منجملہ چند مت کے ایک مت کا جواب منتر نمبر ۹ میں اور ایک کا اس منتر میں دیا ہے یہ لوگ زیادہ گفتگو کرتے ہیں باقی مت وہیں کی بیان سے غلط ظاہر ہیں -

نو اشلوک کرکے گوڈپاد آچاریہ نے بیان کیا کہ اب اصل اپنشد کے اگلے منتروں کو نمبر سے نمبر وار کہتے ہیں

اصلی - منتر نمبر ۷ - ماندوک کا سدہانت یہ ہی کہ وہ آتم چتھیں سروپ - بحالت بیداری - باہر کی اشیار کا جاننے والا - بسو نام - یا بحالت خواب اندر کی اشیار جاننے والا - تیجس نام - یا پرگیان گھن یعنی - خواب غفلت میں گھن کی طرح محض لاعلم - پراگ نام - جو اوپر کہے اون میں سے کسی حالت اور کسی نام والا نہیں - بلکہ اوس آتما کی اوصاف حمیدہ یہ ہیں کہ ۱ - دیکھنے میں نہیں آتا - ۲ - بے عضو ہے کسی شکل کا نہیں - ۳ وہ کسی حس سے پکڑا نہیں جا سکتا - ۴ - وہ خیال - اندیشہ فکر گمان - قیاس میں نہیں آسکتا - ۵ - ادراک کی حد سے باہر ہے ۶ - وہ بے مکان ہے - ۷ وحدانیت کے علم کا نتیجہ حاصل مقصد ہے - ۸ - پرپنچ (دنیا اور) دنیوی کاروبار سے بری علیحدہ ہی - ۹ - شانت (لاجنب) - ۱۰ - شب (محض کلیان روپ) بہتر سے زیادہ بہتر عمدہ سے زیادہ عمدہ - ۱۱ - ادویت (وحدہ لاشریک) ہے اور چوتھے درجہ والا ہے یعنی جاگرت سپن - سکھپتی (بیداری) خواب - غفلت - ناسوت - ملکوت - جبروت ۳ نام والے تینوں حالت تینوں درجوں والوں سے برتر چوتھے درجہ

تریا (عین سرور) لاہوت نام والا ہے۔

ذیلی۔ دسواں منتر۔ اس اصل ماٹڈوک کے ساتویں منتر مندرجہ بالا کی شرح میں گوڑپادی آچاریہ (آٹھ اشلوک علیحدہ کہتے ہیں اس لئے بسلسلہ اشلوکوں مصنفہ گوڑپادجی کے اسلوک نمبر ۹ مندرجہ بالا کے سلسلہ سے نمبر ۱ سے نمبر ۸ ایک پر کہے جاتے ہیں۔ چنانچہ منتر نمبر ۱ کے معنی یہ ہیں۔

ترجمہ۔ پہلا اس سے جو۔ بیداری۔ خواب۔ غفلت تین حالت بیان کیں وہ تینوں حالت دکھ روپ (رنج و درد انگیز) اور ادن سب دکھوں سے بری ہونیکا اثر بالاتر آتما ہے۔ اور دنیا کی ہر حالت ہر عالم کو محض شے گونگو ہونیسے وہ ایک احد تریا نام والا۔ سب میں بسیط کہا جاتا ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۱۱۔ ترجمہ۔ سدھانتی اچارج۔ بسو تیجس کو کارج و کارن روپ قبول کرتے ہیں بلکہ نتیجہ تنقیح کا یہ کہتے کہ پراگ تو کسی قدر کارن روپ بیج کی شکل کے ہی کہ۔ تت کا بیج (جو علم میں نہ آسکے) ایسی صفت بیج روپ کا بھاؤ۔ پراگ پہلے میں مفہوم ہوتا ہی ہے باقی۔ دونوں۔ بسو۔ و تیجس۔ تریا میں ظاہر ہی نہیں ہوتے۔ اور اُدن کو بلے نام کارج روپ کہا جاتا اسطرح صرف ایک پراگ ہی ہے مگر اوس کی اصلیت آگے کہتے ہیں۔

ذیلی منتر نمبر ۱۲۔ یعنی ترجمہ۔ پراگ (جیو) وہ ہے جو اپنے آپ۔ یا دوسرے کو۔ اور ست و جھوٹ وغیرہ کسی کو کچھ نہیں جانتا نہ بسو۔ تیجس کو پہچانتا کیونکہ پراگ کا بیج صرف ادویا محض (بے علمی) ہی اس وجہ سے جب تک جس میں بے علمی ہے تب تک ایسے کا لقب بی علم۔ یا پراگ جو چاہو سو کہہ لو اور جب گیان (علم) ہو گیا تب اوس کو کچھ نہیں کہہ سکتے اس بنا پر پراگ کوئی شے نہیں بلکہ تریا ہمیشہ ہی یکساں حالت میں سب کا پرکاش کرنیوالا اور دیکھنے والا ہے جسمیں بے علمی برائے نام انہیں ہمہ تن عین علم۔ عالم ہمہ تن عین نور۔ ہمہ تن عین سرور ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۱۳۔ ترجمہ۔ نتیجہ یہ کہ پراگ اور تریا کو سمجھنا چاہیے کہ دو شے نہیں کیونکہ محض بے علمی اور خواب غفلت کا نام پراگ ہی جس کا بحالت باعلمی تریا نام کے مطلق نام و نشان نہیں رہتا۔

ذیلی منتر نمبر ۱۴۔ ترجمہ۔ بسو۔ تیجس میں نیند اور سپنا دیکھنا دوامر۔ پراگ میں سپنا نہیں صرف نیند ہی ہے

تریا وہ ہی جسمیں نیند اور سُپنا دونو نہیں - وہ ہر حالت میں محض عالم روپ چیتن خبردار ہے - اور چونکہ اوس نے یقین سے سمجھ لیا ہے کہ جو دنیا اور دنیا کی اشیا اور میرا آپا ایک شے ہے - کوئی دوسری شے نہیں - ہمہ اوست - یا ہمہ منم - اوس کا عقیدہ ہی -

ذیلی منتر نمبر ۱۵ - یعنی ⁱ⁵ - جس نے سنسار اور سنساری پدارتھ کو مثل رسی اور سانپ کی محض - برانتی روپ نہیں سمجھا یعنی اور کو اور سمجھا ہے (جیسے اندھیرے وغیرہ میں جو رسی - اوس کو سانپ سمجھنا - تیسے واقعی جو ایک سچدانند آتما پرماتم روپ (اوس کو ایک عمدہ شے سنسار نام والا سمجھا ہے) ایسے اور کی اور سمجھنے والے کو سپن (خواب) دیکھتا - اور جس نے کسی کو جانا ہی نہیں کہ آتما کیا شے اور سنسار کیا شے ہی - اور اسکے لئے نیند ہے - اس طرح اور کا اور سمجھنا یا کسی کی اصلیت کو مطلق نہ سمجھنا - ان دونوں کو بپر یہ عیب (محض غلط فہمی) کہتے ہیں سو جب یہ غلط فہمی نیست و نابود ہو تب تریا کے درجہ کو پاتا ہے -

ذیلی منتر نمبر ۱۶ - یعنی ⁱ⁶ - اناد مایا (ازلی نیا ر تماشہ جگت نام) سے جیو - سویا ہے - سو جب اوس کو اپنی اصلیت کا علم ہوتا تب وہ یقینی طور پر اپنے کو اصفات ذیل موصوف سمجھتا کہ یہی صفت آتما - برہم کی ہے

۱ - میں آج ہوں یعنی میرا کبھی جنم نہیں ہوا - کیونکہ جس جیو نام کر کے میں کہا جاتا - سو جیو کوئی شے نہیں ہے -

۲ - میں ادویا روپ غفلت یا غافل نہیں ہوں - اتندر ہوں - [illegible]

۳ - میں کسی سپن کو نہیں دیکھتا - کیونکہ جاگرت یا سپن کی اشیا اور میں جب کوئی جداگانہ ہوں تو کہا جاوے کہ جداگانہ شے جاگتے میں نہیں اون کو جداگانہ طور پر کسی فلاں دوسرے شخص نے دیکھا - اور جب آتما برہم سے سوا کوئی شے کوئی حالت ہی نہیں تو سپن اور سپن کا دیکھنا - اور سپن کا دیکھنے والا کہنا غلط ہی -

۴ - میں ادویت (وحدہ لاشریک) ہوں - ایکو برہم دوتیہ ناستی (برہم سے سوا کچھ نہیں)

ذیلی منتر نمبر ۱۷ - ⁱ⁷ - صحیح امر یہ ہی کہ آتما برہم سے جدا اگر پرپنچ جگت کوئی خاص عمدہ شے ہو اور نظر آتی ہو - تو وہ بہی ہو سکے - یعنی اگر کوئی شے کسی وقت میں ہی تو کسی دوسرے وقت میں اُس کا نہونا بھی

ممکن ہو اور جبکہ یہ سب دوائیت (ایک آتما سے زیادہ دو وغیرہ کو ماننا) محض مایا - (بازیگر کا تماشہ) ہی تو نظر آتا ہے اَ کچھ نہیں - صرف ادویت (وحدانیت) صحیح ہی۔

ذیلی منتر نمبر ۱۸ - یعنی ۱۸/۹ - جس کو کچھ کہا جاوے وہ کیسے ہوئی شے اگر واقعی پیدا ہوئی ہو تو نا پید ہی ہو سکتی ہے - اور جب وہ شے ہی ہی نہیں تو مہت نیست کر کے اوس کو کیا کہا جاوے - پس اس سب بیان کا نتیجہ یہ ہی کہ - دوئی ہے ہی نہیں -

اصلی منتر نمبر ۸ - قبل ازیں اصلی منتر نمبر ۲ میں جس آتما کو ترِیا نام سے کہا اُس کا نشان اِس منتر نمبر ۸ میں کہتے ہیں - کہ وہ آتما - آدہ اکشر ہے (یعنی کوئی اکشر (حرف) واقعی نہیں کہنے کیلئے بطور اکشر کے کہا جاتا - بلکہ - وہ واقعی - اونکار اَتی ہے جو - حرفوں اور لفظوں کے جنس میں نہیں - ادہ - ماترا (بطور نون غنّہ) کے ہے جیسے لفظ - میں - ہیں - حرفوں - یہاں - وہاں وغیرہ الفاظ ہیں جنمیں اخیر آواز نون کیسی ہی مگر پوری نون کی آواز والے حروف کی پیٹ میں نقطہ لگاتے (ں) اسی طرح تحریر علم سنسکرت میں - ایسے موقع پر سے - نقطہ لگایا جاتا جس سے یا نقطہ کو علم سنسکرت میں وارِدہ ماترا کہتے شکل اوس کی یہ ہی تمثیلاً ॥अंतं॥ अं॥ अहं॥ त्वं॥ वहं॥ यहं॥ तं॥ मैं॥ وغیرہ - انکار کی اصلیت یہ ہی کہ - اوم میں بنجن (حرف) کوئی نہیں صرف (अ उ म) تین سُر کی مجموعی سُر کا نام اوم ہے -

اسی طرح آتما کے - بسو - تیجس - پراگ تو تین ماترا مثل ا - و - م کے اور - چوتھا پد - تریا مثل سے نقطہ موسوم اردہ ماترا کے ہی - کہ نقطہ حرف ہی نہ اعراب - صرف سُر ہے -

اصلی منتر نمبر ۹ - پس سمجھو کہ جاگرت استھا والا - بیسوانر تو اوم کی پہلی ماترا (अ) ہے اور اس کو جو کوئی ایسا جانتا وہ یقینی طور پر جس شے کو چاہے اوس شے کو حسب لخواہ اپنے پاتا ہے اور وہ جاننے والا سب اچھی - شے اور بڑوں درجوں والوں میں اول نمبر کا اچھا اور بڑا ہو جاتا -

اصلی منتر نمبر ۱۰ - تیسے سپن اوستھا والا تیجس - اوم - کی دوسری ماترا (उ) ہے اور وہ اوسی پہلے (अ) کا دوسرا روپ (उ) ہے اور بولنے میں بھی - ایک جنس ہے کہ پہلا (अ) چھوٹی آواز سے اور دوسرا (उ) بڑی آواز سے بولا جاتا واقعی سُر ایک ہی ہے - اسی طرح - پہلے استھول

(ظاہری روپ اُپادم والے بسو۔ سے یہ سوکشم (چھوٹے روپ اُپادھی والا) تیجس ہے جو پہلے سے اچھا اور بڑا کہا جاتا جو اس دوسرے کو ایسا جانتا وہ۔ گیان (علم) کو بڑھاتا پہلے سے درجہ میں بڑا۔ اور تیسرے سے چھوٹا اِس لئے سمان درجہ مساوی والا ہوتا۔ اور اُس کے خاندان میں سب گیانی۔ برہم بتیا۔ (باعلم۔ باخدا) پیدا ہوتے۔

اصلی۔ منتر نمبر ۱۱۔ اِسی طرح سکھپتی اوستھا والا۔ پراگ۔ اوم کی تیسری ماترا (م म) ہے اور اوم کی کتنے سے کے شروع اور ختم ہونے پر بھی سُر ہے یعنی اوّل و آخر میں ہی ہے اسلئے بسُو کے شروع اور تیجس کے ختم میں بھی (म) ہے اور اسی طرح ان سب کا ایک روپ ہی جو اس کو اس طرح جانتا وہ سب کا جاننے والا اور جگت کا کارن (علت فاعلی والا) ہوتا۔

ذیلی منتر نمبر ۱۹۔ یعنی ۱۹/۱۹۔ یہاں سے اس اصلی اُپنشد کے منتر نمبر ۱ کی شرح میں بسلسلہ پچھلے ذیلی نمبر ۱۸ کے نمبر ۱۹ سے نمبر ۲۳ تک پانچ ذیلی منتر ہیں۔

حسب مصرحہ بالا جب پہلے نمبر بسو نام۔ اونکار کی پہلی ماترا (अ) کی مساویت کہنے کا موقع ہو تب اوسی ترتیب سے دیکھنا عمدہ ہے کہ جیسا پہلے نمبر کا۔ بسو تب پہلے نمبر کا (अ) اسی طرح اگر ماترا کی ایکتا کہنی ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ جیسے (अ) اوم کی پہلی ماترا تیسے پہلے نمبر کا بسو ہی یا یوں سمجھو کہ جو اکار سو بسو یا بسو وہ اکار ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۲۰۔ یعنی ۲۰/۲۰۔ اسی طرح تیجس و (उ) کی برابر ہو نہیں دوسری نمبر کی ترتیب کو دیکھنا عمدہ ہے۔ کہ جیسا۔ دوسرے نمبر کا تیجس تیسا دوسرے نمبر کا (उ)۔ اور پھر جیسے اوم کی دوسری ماترا (उ) تیسے دوسرے نمبر کا تیجس ہے یا یوں سمجھو کہ جو (उ) سو تیجس یا جو تیجس، وہ (उ) ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۲۱۔ یعنی ۲۱/۲۱۔ تیسے ہی پراگ و (म) کی مساویت ہے کہ جیسا تیسرے نمبر پر پراگ ہے تیسا اوم کی تیسری ماترا (म) اور پھر جیسے اوم کی تیسری ماترا (म) تیسے تیسرے نمبر کا پراگ ہے یا دونوں کو اس طرح ایک سمجھو کہ جو (म) سو پراگ اور جو پراگ سو (म) ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۲۱۔ اس طرح جو۔ بسو۔ تیجس۔ پراگ ان تینوں کو ایک روپ جاننے جیسے۔ وہ ہم تینوں ماترا کا مجموعی (اوم) ایک روپ ہے ایسا جاننے والا۔ سب سنساریوں کیلئے پوجنے کے لائق نمسکار کرنیکے لائق۔ اور لقب میں مہاتما۔ ہوتا ہے۔

ذیلی منتر نمبر ۲۳ - یعنی ۲۴/۱۱ - اکارسبو روپ کو (اُکار) تیجس کو - (مکار) - پراگ کے درجہ پر پہچانتا اور اس طرح پورے (اوم) کی کیفیت حقیقت جاننے کے بعد اخیر پر جو اوم - آواز کی دہن میں نون غنہ کیسی آواز جیسی وہ ماترا سے - نقطہ کی آواز مثل ابیاکرت (برہمہ) کے ہے تیسا اوس اوم کی پوری حقیقت کا جاننے والا - تریا اوستھا میں ابیاکرت برہمہ روپ ہوجاتا (خلاصہ یہ کہ استھول پرپنچ - جاگرت اوستھا اور اونکا ابھمانی بسو - اور اوم کی پہلی ماترا (अ) یہ سب چاروں بدرجہ مساوی بلکہ ایک ہیں - اور سوکشم پرپنچ سپن اوستھا - اور اونکا ابھمانی تیجس اور اوم کی دوسری ماترا (उ) یہ سب چاروں بدرجہ مساوی بلکہ ایک ہیں - اور استھول وسوکشم دونوں پرپنچوں کا کارن اور سکپتی اوستھا - اور اون کا ابھیمانی پراگ اور اوم کی تیسری ماترا (म) یہ چاروں بدرجہ مساوی بلکہ ایک ہیں - اور یکے بعد دیگرے ایک کا دوسرا کارن وکارج روپ ہونے سے یہ سب ایک تریا اور پورے - اوم - روپ ہیں - جو اس طرح دھیان کرتا وہ خالص برہمہ روپ ہوجاتا -

اصلی منتر نمبر ۱۲ - آتما - نہ بنجن ہے نہ ماترا - بلکہ (اماترا) ہے - نہ بسو نہ تیجس نہ پراگ بلکہ چوتھے درجہ والا تُریا ہی - اوس کا بیوہار کچھ نہیں یہانتک کہ جگت کا اتپت وغیرہ پیدا کرنا - پالنا - نابود ہونا - یہ کام بھی اوس کا نہیں - اکرتا - نشکریہ ہے - جہانتک پرپنچ جگت کہا جاتا تہاں تک وہ نہیں بلکہ جگت کا انجام نتیجہ - خلاصہ ہے - شِب کلیان روپ) وحدہ لاشریک ہے - اوس کا لکش روپ (اوم (ॐ) ہے کہ اوسی اوصاف والا (اوم) ہے -

ایسا جو آتما اور اونکار کو جانتا وہ جاننے والا - اپنے آتما چیتن روپ سے اپنے پرمارتھ روپ آتما - جو پرماتما تس پرماتما میں اچھی طرح - وصل ہوتا ہے -

اِس منتر کے اخیر پر جو (ایم ویدا - ایم ویدا) دو جگہ لکھا اون کا مطلب یہی کہ -

ماندوک اپنشد کے اصلی منتروں کا پہلا انگ ختم ہوا

گوڈپادی اشلوک شروع ہوئے

سلسلہ اشلوک گوڑپادی میں منتر نمبر ۲۴ - پاد اور اونکار - ایک ہیں - یعنی بسو - تجس - پراگ اون کا جو پاد نام اور - اوم میں - ا - و - م - اون کا نام ماترا ہے تمکو سمجھو کہ پاد ہی وہی ماترا اور جو ماترا وہی پاد ہے - اسطرح پادوں کا انجام یا مجموعی روپ تریا - اور ماتراؤں کا انجام یا مجموعی روپ امی کو جس نے جانا اُس کے جاننے کے لئے اور کوئی امر باقی نہیں رہتا وہ ہمہ دان ہوجاتا ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۵ - اوم کار کو (پرنو प्रणव) ہی کہتے ہیں - سو پرنو اونکار - نربھے روپ برہمہ ہے کہ جس برہمہ کے جاننے سے کسی امر کا خوف نہیں رہتا اس لئے یہاں تک جو اون کا بیان ہوا اوس اونکار میں چت کو لگانا چاہئے کہ پھر اوس کو مطلق خوف کسی قسم کا نہ رہیگا -

ذیلی منتر نمبر ۲۶ - پرنو (اوم) ہی - اپر برہمہ (سوپادھک برہمہ چیتن - آفریدگار - پروردگار - قہار) اور پرنو (اوم) ہی پر برہمہ (جگت کے پیدا کرنے - پالنے - فنا کرنے کے کام سے علیحدہ) ہے یہی پوروب (قدیم) ہے کہ جس سے پہلے کا کوئی نہیں بلکہ سب اوس سے پیچھے کے ہیں - یہی سب کے اندر منور ہے - اس سے باہر کوئی شے نہیں - یعنی کوئی شے یا ہر شے کا عضو عضو کوئی ایسا نہیں کہ جس میں وہ نہو یا یوں کہو کہ سب وہی ہے اور اس لئے اوس سے باہر کچھ نہیں اور خود وہ سب سے باہر علیحدہ ہے - یعنی جہانتک جگت اور جگت کی اشیا جن جن نام اور صورت سے کہے جاتے ہیں وے نام اور صورت کچھ نہیں اس لئے دنیا کے معروفی نام اور صورتوں سے وہ باہر ہے - وہ کسی کا کارج (اسباب) نہیں سب کا کارن (مسبب) ہے - اور لازوال ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۷ - سب کا ابتدا - درمیان - انجام - برہمہ ہے اسی صفت والا - پرنو - اونکار کو جانکر اوسی میں وصل ہوجاتا ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۸ - سب کے قلب میں اونکار برہمہ - ایشر روپ ہے (یعنی پیدا کرنا - پالنا - نابود کرنا جگت کا - یہ صفت - ایشر نام کی اور ان تعلقات سے بری و برتر - یہ صفت برہمہ کی ہے) سو اس طرح پر سب کے ہردیہ میں وہ ایشر روپ ہے باوصاف - آفریدگاری - پروردگاری - قہاری) جلوہ افروز ہے اوسی کو سب میں بسیط - و محیط جاننا چاہئے -

مستقل مزاجی شخص (جن کو دہیر پرش کہا جاتا) وہ۔ ایسا جانکر۔ کسی امر کا (سوچ) فکر نہیں کرتے سب سے مستغنی بے فکر ہو جاتے ہیں۔

ذیلی منتر نمبر ۲۹۔ اس منتر میں بی اونکار برہمہ کے وہی اوصاف مفرحہ بالا کہتے ہیں کہ (اماترا ہے) اننت ماترا بہی ہے۔ اُپشم روپ۔ اور شبؔ وپ ہے جس کو اس اوصاف سی ظاہر ہوا۔ وہ منی یقب والا ہے اس سے سوار۔ منی۔ یقب کے درجہ والا کوئی نہیں۔

اصلی مانڈوک اُپنشد کے پہلی انگ کے کارکا میں۔ گوڑپاد کارکا کا پہلا پرکرن ختم ہوا

دوسرا پرکرن شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ عقلمند عالم لوگ سب اشیا دنیوی کو کہتے ہیں کہ سپنے کی طرح جہوٹی ہیں کیونکہ جیسے سپن کی حالت میں بڑی بڑی اشیار۔ ہاتی پربت وغیرہ جو جسم کے اندر نہیں سما سکتے مگر اوس وقت جسم کے اندر معلوم ہوتے ہیں اس لئے وہ سب جہوٹے ہیں اسی طرح دنیا اور دنیا کے ہر جسم کے اندر جو جو اشیار معلوم ہوتی اون کا بذاتہ۔ باوجود ہونا غیر ممکن ہے۔

منتر نمبر ۲۔ سپن کے وقت ذرا دیر میں سپن کا دیکھنے والا۔ ہزارہا کوس جاتا لوٹ آتا اور ہزاروں کوس کی اشیار کو ذرا دیر میں دیکھتا۔ برتتا۔ حالانکہ اصلیت وہ اوسی جگہ پڑا رہتا جہاں سویا اور سپنا دیکہہ رہا ہے چنانچہ سوتے سے جب جاگتا تب اچھی طرح ثابت ہوتا کہ سپن میں جہاں جہاں گیا آیا وہاں وہاں واقعی نہ گیا نہ آیا۔ اور جو جو اشیار سپن میں دیکھی جاگ کر اون کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔

منتر نمبر ۳۔ جبکہ سپن میں جو رتھ ہاتی پربت آدمی وغیرہ اور اُن کے ساتھ سپن میں جیسا برتاؤ دیکھا وہ محض بے اصل بلکہ محض نیست و نابود ہی اس لئے سپن ہی ہمہ تن غلط ہے عقلمند ایسا کہتے ہیں۔

منتر نمبر ۴۔ عقلمند کہتے اور سمجھتے ہیں کہ جیسا سپن اور سپن میں جو پدارتھ دیکھے برتے جاتے وہ غلط ہیں اوسی طرح۔ حالت بیداری میں جو اشیار جس نام جس صورت سی مانے جاتے وہ بہی غلط ہیں۔

منتر نمبر ۵ - جن عاقل عالم لوگوں کو اون کا بھید (اصلیت) معلوم ہے وہ سپن اور جاگرت - دونوں یکساں جھوٹا کہتے ہیں -

منتر نمبر ۶ - اس موقع میں وید شرتی کا ثبوت کہتے ہیں - شرتی کہتی ہے - کہ جو شے ابتدا میں نہیں اور آخر میں نہیں رہتی - درمیان میں بھی وہ ویسی ہے (ندارد روپ اصلیت میں ہے) مگر بے علم لوگ بے علمی سے جنکو اول آخر کی خبر نہیں وہ درمیانی حالت والیکو سچ مانتے ہیں -

منتر نمبر ۷ - مثلاً سپن میں اچھی طرح عمدہ عمدہ غذا و پانی وغیرہ کھاکر شکم سیر ہوا - مگر جب صبح کو جاگا تو بھوکا پیاسا ہوتا - تیسے حالت بیداری میں غذا اور پانی کھا پی کر شکم سیر ہوتا مگر سپن میں دیکھتا ہی کہ میں کھانے پینے سے محتاج اور بہت بھوکا پیاسا ہوں - اس طرح جاگرت و سپن کیحالت الٹی (مختلف) ہوتی ہے پس یہ سب اشیاء ابتدا و انجام والی ہیں اور اون کا ابتدا و انجام ہونا یا معلوم ہونا غلط بطور ندارد کے ہے اس لئے سپن والی درمیانی حالت میں جو معلوم ہوئے وہ اُس وقت بھی غلط ہیں - جنکو یہ بھید معلوم ہے وہ اون کو جھوٹا - اور جن کو اصلیت معلوم نہیں اونکو سچے ظاہر ہوتے ہیں -

منتر نمبر ۸ - اصلیت یہ ہے کہ جو جس وقت جس دیس میں ہوتا اوسی دیس کے مطابق اوس کے دھرم ہوتے - جیسے جب تک جو شخص دنیا میں ہے تب تک اوس کا جسم مثل دنیوی کے رہیگا اور جب سرگ میں پہونچے گا تب وہاں والوں کا سا روپ ہوگا - اسی طرح - حالت بیداری کے دھرم مطابق حالت بیداری کے اور اوس کا ابھیمانی بسوا آتما اور حالت خواب کے دھرم مطابق حالت خواب اور اُس کا ابھیمانی تیجس کہا جاتا ہے - مثلاً دنیا کے آدمیوں کے دو ہاتھ دو آنکھ ہوتے - سرگ میں عموماً سب دیوتاؤں کے چار ہاتھ اور اندر - بادشاہ فرشتگان کے ایک ہزار آنکھ ہیں -

سرگ وغیرہ کی اشیاء کو دنیا میں کوئی جیتے جی جسم موجودہ سے دیکھ اور برت نہیں سکتا - مگر وید شاستر میں جیسا سرگ وغیرہ کو لکھا اور اوس کی تعلیم پائی اوس مطابق جب وہ وہاں پہونچتا ہی تب اسکو معلوم ہوتی

منتر نمبر ۹ - سپن کے پدارتھ خاص سپن کیحالت اور جاگ کر دونوں وقت میں جھوٹے ہی ہیں -

منتر نمبر ۱۰ - قلب کے اندر ہی اندر بحالت بیداری بذریعہ چت کی جن جن اشیاء کو خیال کیا جاتا

وہ سب اشیار خیالی بالکل غلط نیست و نابود و ہوتی یعنی جھوٹی ہیں۔ اور چت سے باہر۔ جو بذریعہ آنکھوں وغیرہ کے بحالت بیداری دیکھے وغیرہ جاتے وہ سچ کہے جاتے ہیں۔ ان دونوں قسم جھوٹ اور سچ کا بھید عالم لوگ جانتے ہیں۔ اور اس موقع پر اس کا یہ مطلب ہے کہ صرف چت کے ذریعہ سے بلا محسوسات کے جو امر بحالت بیداری خیال کئے جاتے وہ بھی غلط ہوتے اور سپن کیوقت سوسب اندریہ اپنے اپنے افعال سے معطل ہوتیں صرف چت کا ہی خیال کرنا ہوتا ہے جس کو سپنا کہتے پس از وجہ چت کی تنخیلہ اشیار ضلیت واقعات سے غلط ہیں۔

منتر نمبر ۱۱ - شنکا۔ جبکہ کہتے ہو کہ چت کی خیالی اشیار دونوں حالت میں غلط ہیں تو پھر ان کے بھیدوں کا جاننے والا اور نشچے کرنیوالا کون ہے۔

منتر نمبر ۱۲ - جواب دفع اعتراض۔ ویدانت شاستر کا یہہ نشچے ہے کہ آتما۔ اپنے میں اپنی مایا سے آپ ہی اپنے کو اپنے نوع بنوع سے کلپنا (فرض) کرتا اور وہی اپنے بھیدوں کو آپ جانتا اور نشچے کرتا ہے جیسا بازیگر۔

منتر نمبر ۱۳ - وہی برہم آتما ہے جو چت میں مقیم ہو کر خیال کرتا اور وہی طرح طرح کا نمایاں ہوتا جو دنیوی اشیار کہی جاتی ہیں۔ جنکو خیال کرتا۔ یعنی اشیار۔ اور خیال۔ اور خیال کرنیوالا سب وہی ایک آتما ہے

منتر نمبر ۱۴ - خلاصہ یہ کہ قلب کے اندر جو چت سے خیال کی ہوئی اشیار دونوں عالم بیداری و خواب والے جنکا ابتدار و انجام کچھ نہیں۔ اور باہر کی اشیار جو ابتدار و انجام دونوں قسم والی سو سب فرضی ہیں اصلی اور کسی خاص یا زیادہ سبب والی ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۵ - اندرونی و بیرونی اشیار مفرحہ بالا سب فرضی (کلپت) محسوسات کی تفریق کئے ہوئے ہیں۔

منتر نمبر ۱۶ - جیسا جو واقعی کوئی شے نہیں بلکہ آتما کا نام جو اوس حالت میں فرضی ہے جس حالت میں آتما ستوگن کو مغلوب کرکے رجوگن ہوگن کو غالب مان لیتا کہ اوسی حالت کا نام بے علمی

(اودیا) ہے۔ پس جیسا جیو فرضی۔ اوسی مطابق۔ مطابق اپنی حیات کے یہ بے علم جیو فرضی۔ اندر اور باہر شیار کو فرضی قائم کرلیتا۔ اس میں تمثیل کہتے۔ کہ۔ ایک شخص باعلم اور اپنے علم کو اچھی طرح یاد رکھنے والا ہے۔ تو وہ اپنی یاد سے اپنے علم کے مطابق بہت اشیاء بنالیتا ہے جیسے بازیگر۔

منتر نمبر ۱۷۔ جیسے اندہیرے میں رسی پڑی ہے مگر۔ بھرم سے رسی کو فرضی سانپ قرار کرلیتا ہے۔ تیسے آتما۔ فرضی اشیاء قرار دے لیتا ہے۔

منتر نمبر ۱۸۔ پہر جیسے روشنی سے اندہیرے کو دور کرکے جب دیکھا جاتا تو جو اصلی رسی ہے وہی رسی یقینی ثابت ہو جاتی اور پہر فرضی سانپ اور اوس کی دہشت سی جو دل میں خوف ہی وہ سب دور ہو جاتے۔ تیسے برہم ودیا کی روشنی سے بے علمی کے اندہیرے کو دور کرکے جب دیکھا جاتا تو سب مفروضہ دنیا اور دنیا کی اشیاء اور اوس کا خوف وغیرہ جو بھلے برے کرم۔ رنج و راحت۔ دوزخ بہشت وغیرہ مفروضہ اشیاء پہر کچھ بھی نہیں باقی رہتی۔ خالص آتما چیتن جیسے کا تیسا یقین و مشاہدہ میں آجاتا ہے۔

منتر نمبر ۱۹۔ وہ آتما۔ پران وغیرہ بیشمار شکلوں سے خود فرضی اشکال و اشیاء نام والا نمایاں ہوا۔ یہ اوس کی مایا (جگت ظاہر کرنیکا علم مثل بازیگر کے علم) کے ہے۔ اور مایا سے ہی وہ موہ۔ الفت محبت فرضی اشیاء میں فرضی پھنس رہا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۔ بیشک شاستر مت والے پران کو (جس کا نام سوتر آتما وہرن گربہہ کہا جاتا) چارباک مت بادی۔ باد۔ آتش۔ آب۔ خاک چار عنصر کو۔ سانکہہ شاستر والے۔ ست رج۔ تم۔ تینوں گنوں کو اور شیوی مت والے آتما۔ ودیا۔ اور شیو۔ ان تینوں کو۔ جگت کا کرتا کہتے مگر سب کا کہنا خلاف وید اور غلط ہے۔ اونمیں سے کسی کا فاعل ہونا ممکن نہیں ہی

منتر نمبر ۲۱۔ اسی طرح پادمت والے جو۔ آتما کو۔ بسو تیجس۔ پراگیہ الا مانتے۔ اور کاب شاستر والے جو بشیوں (دنیوی اشیاء کی خوشی) کو مانتے۔ اور پوران والے۔ لوک بادی میں کر وہ بہور۔ بہوہ۔ سوہ۔ یعنی ۱۔ پرتھوی لوک۔ ۲۔ انترکش کے پتر لوک۔ ۳۔ اور دیو لوک۔ سُرگ یعنی ان تینوں لوک کو مانتے۔ اور اسی بنا پر برہمہ گایتری کی جو بہور۔ بہوہ۔ سوہ۔ تین بیاہرتی کو تینوں لوک

مذکور سے فرضی نسبت دیتے۔ تیسے بعضے دیو بادی ہیں یعنی وہ کہتے کہ۔ اگنی۔ وایو۔ اندر۔ یہہ تین دیوتا جیلی اور یہی جگت کی کرتا۔ یہی جگ کے بھوگتا یہی پہل کے دینے والے ہیں انسے سوا اور کوئی ایشر نہیں۔ ان سب کا بیان اور عقیدہ فرضی۔ اور غلط ہے مطلق صحیح نہیں۔

منتر نمبر ۲۲۔ اسی طرح بعضے وید کو مکھہ کہکر وید بادی بنتے ہیں سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ وید میں تمام سُر اور بنجن۔ (حرف اور اعراب) ہیں جنکو ایک دوسرے سے فرضی مناسبت دیکر پد (لفظ) اور لفظوں سے فقرہ (واک) فرضی قائم کیا ہے واقعی اصلیت میں آواز ہے۔ آواز کو نوع بنوع بول اور ہر نوع کیلئے عجز و حرف فرضی قائم کرلئے ہیں۔

بعضے جگ کو مکھہ کہتے سو جگ خود اور جگ کا تمام سامان جڑہ پدارتھہ ہے۔ اور سانکھہ شاستر والے جو ملنتے کہ آتما۔ فاعل نہیں مگر افعال کے ثمرہ کو پانیوالا ہے۔ اور جو رسوئی کے سامان بنانیوالے یعنی غذا کے بنانیوالے اور کہانیوالے وہ صرف غذا کو ہی مکھہ کہتے ان سب کا کہنا اور ماننا غلط ہے۔

منتر نمبر ۲۳۔ بعضے سو کشم کے ماننے والے وہ جو ایسا کہتے اور مانتے ہیں کہ آتما۔ پرمان والا سو کشم شے ہی۔ بعضے استھول بادی ہیں کہ وہ جسم کو ہی آتما مانتے۔ بعضے مورت بادی ہیں یعنی ایشر کو صورت والا مانتے جیسے کہ بشن کو۔ ایک مکھہ چار ہاتھہ والا اور ہاتھوں میں سنکھہ چکر۔ گدا پدم۔ اور گدڑ کی سواری۔ چھیر ساگر میں مقیم۔ یا برہما۔ چار منھہ۔ آٹھہ ہاتھہ والا۔ ہاتھہ میں وید اور کمنڈل وغیرہ۔ ہنس کی سواری برہمہ لوک رہنے والا۔ تیسے رودر کو۔ پانچ منہ دس ہاتھہ۔ ہاتھوں میں ترسول اور ڈورو وغیرہ سواری بیل کیلاش پر رہنے والا کہتے۔ بعضے امورت بادی ہیں وہ کہتے ہیں کہ آفریدگار ایشر ضرور ہے مگر کسی قسم کی شکل اور جسم والا نہیں اور یہ۔ سُونّ بادی ہیں ان کا عقیدہ بھی غلط ہے۔

منتر نمبر ۲۴۔ جوتشی (نجومی) کال بادی یسرودہا والے۔ پورب وغیرہ ساؤں کو۔ دہات کی بنانیوالے۔ رسائن کو۔ منتر بادولے اپنی سامگری کو۔

منتر نمبر ۲۵۔ کوئی دل کو کوئی چت (اندیشہ) کو۔ کوئی عقل کو۔ کوئی دہرم ادہرم کو۔

منتر نمبر ۲۶۔ پرکرتی کی تعداد کوئی بقدر ۲۵ پچیس۔ کوئی ۲۶ چھبیس۔ کوئی ۳۱ تیس اور بعضے لاتعداد کہتے ہیں

منتر نمبر ۲۷ - کوئی لوگوں کو خوش کرنا (یعنی دل بدست آوری کو) کوئی آشرموں کو - کوئی مرد عورت مخنث کو -

منتر نمبر ۲۸ - کوئی سرشٹ کی پیدائش کو - کوئی سرشٹی کے نابود ہونے کو - کوئی سرشٹ کی قیام کو - کوئی ان تینوں کو -

منتر نمبر ۲۹ - غرض اپنے اپنے عقیدہ میں نوع بنوع کے لوگ کلپنا کرتے اور جوجس کے عقیدہ میں جو امر جیسا ہے اوس کو اوس کے عقیدہ کے مطابق اوسی طرح نظر آتا ہے - اور جو جس امر پر جیسا اصرار کرتا - وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اوسی کی گت کو مرکر پاتا -

منتر نمبر ۳۰ - یہاں تک جو جداگانہ عقیدہ متمرہ دھیا بیان کئے - ان میں سے آتما کوئی نہیں - آتما ان سب سے جدا ہے - اور جو اس طرح جانتا وہ شک و شبہ و تفاوت پرت متانت سے بری رہتا ہے -

منتر نمبر ۳۱ - حلیت یہ کہ جیسے اندر جال والے بازیگر کے دکھلائے ہوئے کھیل کی اشیار سب غلط تیسے سپن کی دیکھی ہوئی اشیار سب غلط ہیں - مگر بے علموں کو - اندر جال اور سپنے کی اشیار اوس وقت اور پھر بھی سچ - اور باعلم اشخاص کو اوس وقت بھی اور بعد میں جھوٹے یقینی تحقیق رہتے ہیں اسی طرح یہ بھو سنسار دنیا بھی باعلموں ویدانتیوں کے عقیدہ میں اندر جال اور سپنے کی طرح جھوٹ ہے اور ویدکی شرتی مفصلہ ذیل ان علموں کا ثبوت ہی جس سے ایک آتما کے سوا اور کسی کا ہونا ثابت ہے -

॥ नेह नानास्ति किञ्चन ॥ १ ॥ یعنی - یہاں نوع بنوع کچھ بھی نہیں ہے

۲- ॥ इन्द्रो मायाभि ॥ معنی - پرماتما اپنی مایا کر کے خود نوع بنوع کا نمایاں ہوا اور خود ہی اور خود ہی اپنے کو نوع بنوع کا دیکھتا ہے -

۳- ॥ आत्मैवेदमग्र आसीत ॥ اسکے یعنی ازل میں ہی ایک آتما تھا جو نوع بنوع کا معلوم ہوتا ہے

۴- ॥ ब्रह्मैवेदमग्र आसीत ॥ ابتدا ازل میں ہی برہم تھا جسکو آتما نام سے کہا -

۵- ॥ सत्वेव सोम्येदमग्र आसीत ॥ معنی - ابتدا میں ہی ایک ست ہی تھا -

۶ ॥ द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥ معنی دوسرے سے ضرور خوف و آفت پیدا ہوتا ہے -

(القول) السلامت فی الوحدت والآفات بین الاثنین۔

۸- "श्रुति" ॥ नतु तद्द्वितीयमस्ति ॥ یعنی سوا ایک آتما برہمہ (وحدہ لاشریک) کی سوا دوسرا کوئی نہیں

۔ "श्रुति" एको ब्रह्म द्वितीयो नास्ति ॥ ایک برہمہ ہی دوسرا کوئی نہیں۔

۹- "श्रुति" ॥ यत्र त्वस्य सर्वमात्मैवाभूदित्यादि ॥ یہاں سب ایک آتما ہی ہے۔

ایسی بہت شرتی ہیں اور بہت آتم بتیا پُرشوں باعلم نے جیسا ان شرتیوں میں کہا اچھی طرح دیکھا اور نتیجہ کیا ہے

منتر نمبر ۳۲- عالم۔ سم درشی۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی شے پیدا نہیں ہوئی نہ کوئی ناپید ہی نہ ہوتا نیست و نابود ہونے کرنیکے لائق کوئی شے نہیں۔ پرستش کرنیوالا۔ خادم بندہ کوئی نہیں۔ جس کی پرستش کیجاوے مخدوم۔ مالک کوئی نہیں جگت کا جاننے والا۔ اور مُکتی کوئی شے نہیں۔ پرمارتھ۔ غیر پرمارتھ۔ دنیا عاقبت کچھ شے نہیں۔ خلاصہ یہ کہ وید اور رسوم دنیوی کے مطابق جسقدر بیوہار کہا جاتا کوئی نہیں۔ جب تک برہمہ ودیا کو نہیں جانتا اُس بے علمی کیحالت تک سچ معلوم ہوتے اور کہے جاتے۔ اور جب علم ہوا تب آتما کے سوا کچھہ نہیں معلوم ہوتا اِس کے ثبوت میں بہت شرتی شرحیں لکھی ہیں۔

منتر نمبر ۳۳- واقعی ایک آتما ست پدارتھ ہے۔ نوع بنوع کی جھوٹی بھاؤنا سے نوع بنوع کا بیشمار صورت والا۔ بحالت بے علمی برہمہ ودیا (علم الٰہی) سے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ نوع بنوع کے جھوٹے بھاؤ۔ (خیالات) بھی اوسی ایک وحدہ لاشریک سے نکلے ہیں اس لئے ہر حالت میں وحدانیت سچ اور واحد سے زیادہ جو تعداد و نام و صورت وغیرہ وہ سب غلط ہے۔

منتر نمبر ۳۴- یہ آتما بھاؤ سے آتما نوع بنوع یا جداگانہ شے کی طرح نہیں ہے۔ جدا اور شامل کوئی نہیں حقیقت شناس ایسا کہتے۔ مانتے۔ یقین کرتے ہیں۔

منتر نمبر ۳۵- جو مہاتما۔ (عالم و عامل علم الٰہی کے ہوئے) اور جنہیں رغبت۔ نفرت۔ خوف۔ غصہ کچھہ نہیں ایسے مُنی۔) لقب والے۔ جنہوں نے وید کے انت نتیجہ کو پالیا۔ اونہوں نے تحقیق کرلیا اور مشاہدہ کیا ہے کہ یہ تمام پرپنچ جگت (جو فرضی کہا اور مانا جاتا) وہ واقعی کسی جگہ کے لائق نہیں کیونکہ ایک آتما برہمہ کے سوا اور کوئی نہ کبھی تہا نہ اب ہی نہ آئندہ ہوگا۔

منتر نمبر ٣٦ - اس لئے واجب ہی کہ ابن ادویت (وحدنیت) کے جاننے میں چت کو لگانا چاہئے اور سب فضول ہے اور جب وحدانیت کے درجہ پر پہونچ جاوے تب چاہئے کہ جڑہ کی طرح دنیا میں پھرے - جیسے زمین درخت وغیرہ جڑہ پدارتھ کہے جاتے اونکے خیال میں دنیا کوئی شے نہیں ایسے تمام تردنیا ہونیکا خیال بھی خیال سے جاتا رہے ایک آتم بھاؤ میں پھرے اور پرمانند میں رہے -

منتر نمبر ٣٧ - اوس حالت میں - تعریف - ہجو سلام - بندگی - نمسکار - ڈنڈوت رسوم دنیوی - سواہا - سُدھا - جوجگ کے اسباب - ان سب سے بری رہے - چل - اچل - منقولہ - غیر منقولہ - مکان والا یکساں حالت میں - سب کو ایک یکتا - ایسا دنیا میں گذر کرے -

منتر نمبر ٣٨ - سب اشیا اندرونی - بیرونی - ظاہری و باطنی کو یقینی طور پر ایک آتم روپ جانے - اور دیکھے - اور خود آتم تت روپ والا - اور آتم رام میں رمن کرنیوالا - اہی تت سے جدا اور گرے نہیں -

گوڈپادی کارکا - کا دوسرا پرکرن ختم
اور تیسرا پرکرن شروع ہوا

نوٹ - ابتدا سے یہاں تک کل (٧٩) منتر ہوئے اس لئے آیندہ سے ایک نمبر منتر سلسلہ کل کا اور دوسرا نمبر - منتر پرکرن وار کا لکھا جاتا ہے -

اُدویت آکھیان و احدانیت کا بیان
تیسرا پرکرن

منتر نمبر ٨٠/١ - پیدا ہونیسے پہلے سب اپید (اجنما) تھا جسم کے اخلاق سے جیو برہمہ میں رغبت کرتا اور اُس میں اپنا یہ مطلب سمجھتا ہے کہ برہمہ کی پرستش کرنیسے میری نجات ہوگی اس لئے ایسے موقع پر جیو کی صفت میں لفظ بخیل کا موزوں ہو اکہ بخیل کی طرح جیو کو اپنی آیندہ بھلائی کا فکر ہے - پس جیسے بخیل روپیہ کو ویسے جیو برہمہ کو عزیز رکھتا ہے -

منتر نمبر ٨١/٢ - اب اُس برہمہ کو کہتے - جس کی پرستش کو جیو کرتا ہے - کہ سو برہمہ - اجات ہے - اس کے

اِس کے دو معنی ہیں - کہ سنسکرت میں جات کے معنی پیدا ہونیکے ہیں - اور الف کے معنی نفی کے پس مجموعی اجات لفظ کے معنے یہ ہوئے کہ وہ برہمہ کبھی پیدا نہیں ہوا ابتدائی وحدہٗ لاشریک ہے - دوسری معنے جات - قوم کے ہیں - جیسے برہمن - چھتری وغیرہ کے افعال کے مطابق جسم کی ذات کہی جاتی - سو برہمہ نہ پیدا ہوا نہ اوس کا کوئی جسم اور کسی جسم کے مطابق برہمہ کے افعال نہیں اِس لئے برہمہ کے برہمن وغیرہ نام سے کوئی جات (ذات) نہیں - دوسری صفت برہمہ کی یہ کہ سم گت درجہ مساویت پر ہے کہ جسمیں کمی بیشی کسی قسم کی کسی وقت کسی حالت میں یکسان نہیں ہے - تیسری صفت جیو کی طرح تخیل نہیں کہ جیو اپنی بھلائی آئندہ کے لئے پرستش کرتا برہمہ کو کسی بھلائی کی نہ خواہش ہے نہ کسی کی پرستش کرتا نہ اوس سے کوئی بڑے درجہ والا جس کی برہمہ پرستش کرے - چوتھی صفت جیسے ایک بسم دنیوی سچی پیدائش کہ ہر شے صحیحاً پیدا ہوتی اور دوسری جھوٹی پیدائش - جیسے اندھیرے میں بھرم سے - رسی میں سرپ پیدا ہوتا - سو برہمہ کی پیدائش کسی قسم سچی یا جھوٹی نوع کی نہیں بلکہ غیر پیدا شدہ ہر زمان - مکان - اشیا میں وحدانیت سی بسیط ہی -

منتر نمبر ۸۲ - پرماتما بذاتہ - مہا اکاس کی طرح - ایک صورت والا سب میں بسیط - سب کی اندر باہر ہے - اور جیسے اشیاؤں کے لحاظ سے اکاس کی مجموعی ایک صورت بہت اقسام کی فرضی معلوم ہوئی اور اسلئے اُس کے - گھٹاکاس - پٹاکاس - جلاکاس - میگھ اکاس - نبا دچہن اکاس وغیرہ بہت نام کہے جاتی یعنی جس قدر بیشمار اشیا دنیوی اوسی قدر بیشمار صورت اور نام اکاس کے معلوم ہوتے اور کہے جاتے - تیسے - پرپورن - ایک برہمہ - دنیا کی اشیا کی مختلف صورتوں سے بیشمار صورت اور نام والا کہا جاتا جیسے کہ افسری کے درجہ میں - پرش آتما - ایشر - ہرن گربھ - ویراٹ وغیرہ - اور ماتحتی کے درجہ میں - پرکرت - لبو تجس - جیو وغیرہ - اور دنیوی بول - چال میں ہر شے ہر جسم کے جس قدر نام ذاتی - وصفاتی - وہ سب نام اور صورت مجموعی - ومنفردی سب اوسی برہمہ کی ہیں -

منتر نمبر ۸۳ - جیسے جب جو شے دنیوی - مکان وغیرہ سمار ہو کر نابود ہو جاوے - تو فوراً اوسی موقع پر پورن اکاس وجلا ہے اور اُس موقع پر بحالت موجودگی اُس شے کے اکاس جو اوسی قسم کا مثل گھٹاکاس وغیرہ کہا جاتا تھا سو وہ پرچین صورت اور نام اکاس کا معدوم ہو جاتا کہ وہ خود اپنی اصل میں وصل

ہوجاتا بلکہ یوں کہو کہ جزو۔ ایک فرضی تہا وہ جاتا رہتا اصل بجنسہ رہجاتا۔ ایسے آتما میں جیو۔ اور اُس کے سب نام بصورت فرضی۔ معدوم ہوجاتے ہیں۔

منتر نمبر ۸۴/۵ (خلا) کا نام اکاس ہے۔ اور خلا میں خاک اور دہواں گنجائش پایا جاتا ہی۔ اوس کی نسبت اس منتر میں کہتے ہیں کہ۔ سب اشیاء کے اندر جو خلا ہے۔ از انجملہ کسی ایک شے والے خلا کی اندر اتفاقیہ خاک یا دہواں بہر گیا ہو تو یہ نہیں ہوتا کہ سب اشیاء کے خلا میں اُس کے ساتھ خاک یا دہواں بہر جاوی۔ اسی طرح ہر جسم کے اندر۔ جیو کو جو سکھ دکھ جس کسی اتفاق وقت سی جس قسم کا ہے وہ ممکن نہیں کہ بجنسہ اوسی قسم کا اور اوسی وقت بجنسہٖ ویسا ہی تمام جسموں سے سکھ دکھ ہووے۔

منتر نمبر ۸۵/۶ ہر ایک شے اپنی صورت اور نام سے جداگانہ ہے مگر اون اشیاء کی وجہ سے اکاس کسی چند قسم کا نوع بنوع نہیں ہر حالت میں اکاس یکساں ہے اور اکاس میں بھید کی کسی قسم کا بھید نہیں اسی طرح برہمہ جیوا بھید ہیں۔

منتر نمبر ۸۶/۷ جیسے استول شے۔ بکاروان ہوتی جسمیں سے بہت سی بنجاتی۔ مثلاً مٹی جس سے بہت برتن اور سونا چاندی وغیرہ جنسے بہت زیور بنتے اور اس طرح مٹی کا بکار برتن اور سونے چاندی کے بکار زیور کہے جاتے مگر سوکشم شے بکاروان نہیں ہوتی جیسے اکاس کہ اوس سے مہا کاس وغیرہ بنتے نہیں تیسے آتما کا بکار۔ جیو۔ نہیں ہے آتما۔ اکاس سے زیادہ درجہ کا سوکشم اور ابکاری ہی۔

منتر نمبر ۸۷/۸۔ جیسے اکاس ہر حالت میں صاف بے غدود ہی۔ مگر جب کبہی۔ آندھی وغیرہ سے اکاس میں خاک یا بادل چہایا ہو تو ناوان لوگ اکاس کو ملیں (باغدود) کہتے اور مانتے۔ تیسے۔ ہر حالت میں آتما پورا صاف شفاف ہی مگر بوجہ بے علمی برہمہ ودیا کے جن کی عقل میلی ہے ایسے کوربا طن بے علم نادانوں کو آتما ملیں معلوم ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۸۸/۹۔ جیسے مہا اکاس کے اندر۔ مکان وغیرہ بڑے یا چھوٹے اشیاء کے بنجانے یا آجانیسے اکاس گہٹ نہیں جاتا۔ مر یعنی نابود نہیں ہوجاتا۔ اور جب وہ اپادہی دور ہوجاوے تو مہا اکاس نیا پیدا نہیں ہو آتا۔ گیا ہوا کہیں سے نہیں آجاتا۔ یعنی آکاس کا آنا جانا گہٹنا بڑھنا۔ پیدا ہونا نا پید ہونا

کسی وقت کسی طرح کسی حالت میں نہیں۔ وہ ہمیشہ جیسے کا تیسا پر پورن ہتا۔ اسی طرح آتما کو یقین کرنا چاہئے کہ دیہوں کے پیدا ہونے میں وہ پیدا اور دیہوں کے مرتے نابود ہونے میں آتما ناپید۔ دیہوں کے گھٹنے بڑھنے میں گھٹتا بڑھتا نہیں۔ دیہوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں آتما کہیں آتا جاتا نہیں آتما جیسے کا تیسا بجنسہٖ پر پورن رہتا ہے۔

منتر نمبر ۸۹/۱۰۔ یہ سب جملہ جس کا نام دنیا ہے سپن کی طرح فرضی طور پر جیسے سپن کی اشیاء ہیں ویسے دنیا کی اشیاء میں واقعی درجہ کی کمی بیشی مساوات کچھ نہیں ہے۔

منتر نمبر ۹۰/۱۱۔ یجُروید کی تیتریہ اُپنشد میں بمقابلہ ایک کے دوسرے کی بہتری بیان کر کر جو ۱۔ ان مے۔ ۲۔ پران مے۔ ۳۔ منومے۔ ۴۔ گیان مے۔ ۵۔ آنند مے پانچ کوش جسم کے متعلق کہے اور تمیں سے پانچویں اخیر درجہ والے انندمے کوش کو سب سے افضل تر کہا۔ مگر ان سب کا آدھار (ملجا وماوا) آتما ہے کہ جب تک جس جسم میں آتما کا نور منور ہے تب تک وہ جسم زندہ اور جسم میں سب کوش نمایاں ہیں اور جب آتما کا پرکاش نہ ہو تب ہی تمام جسم معہ کوشوں کے مُردہ نیست و نابود ہو جاتا پس سب کا باعث حیات آتما اور باہم پانچوں کوشوں کے ایک کو دوسرے سے افضل کہنا فرضی واقعی افضل تر آتما ہے۔

منتر نمبر ۹۱/۱۲۔ برہدارن اُپنشد میں دوسرے ادھیاے کے اخیر پر۔ مدھو برہمن کے بیان میں پربرہم کو اچھی طرح ظاہر کیا ہے کہ جیسے زمین اور پیٹ کے اندر اکاس (خلا) اور جیسے لوک اور زمین کے اندر اکاس یہ کا سمان ہے تیسے۔ مدھو برہمن میں پربرہمہ کو پرتھی وغیرہ میں اور دیو روپ اور دیہوں میں ادھیاتم روپ سے پر کا سمان بیان کیا ہے۔ اور وہ دونوں روپ ایک پربرہمہ کے ہیں =

منتر نمبر ۹۲/۱۳ بیاس وغیرہ مہارشیوں نے برہمہ سوتر اور بھاشیوں کر کے جو۔ جیو آتما اور پرماتما کا ایک اور ابھید روپ ہونے کی بڑی تعریف لکھی اور واقعی وہ ایک اور ابھید روپ ہیں۔ اور ابھید باد سے جیو برہمہ کو جدا کہنا ایسے کہنے کی نندا جو بیان کی وہ سمیچین۔ ٹھیک اور صحیح ہے۔

منتر نمبر ۹۳/۱۴ اور کہیں کہیں جو جیو پرماتما کا جدا جدا ہونا کہا وہ بطور پوروپکس (تمہید) کہ ہے سدہانت اور نتیجے کے نہیں بلکہ سدہانت یہی ہے کہ جیو برہمہ ایک ابھید ہے۔

جیسے کہ کوئی شخص نہایت صاف شفاف تہا۔ گرد وغبار پڑ جانیسے میلا معلوم ہونے لگا تب اوس کو کہا جاتا کہ گرد وغبار صاف کرو۔ اور جب گرد وغبار صاف کردیا جاتا تب وہی شخص بجنسہ جیسے کا تیسا صاف شفاف رہجاتا۔ ویسے۔ آتما۔ مجمع ست رج تم۔ تین گنوں کا نہایت شفاف ومنور ہے۔ گنوں کی کمی بیشی سے۔ یعنی جب ستوگن کم اور جوگن بموگن زیادہ اوس حالت میں وہ اودیا ہی بے علم میں میلا۔ اور جیو نام والا۔ اور جب ستوگن زیادہ اور رجوگن بموگن کم۔ اوس حالت میں وہ مایا دہی یا علم صاف روشن۔ منور۔ ایشر نام والا گردانا گیا ہے۔ تو پہلے شخص کو مثال میں کہا کہ پانی وغیرہ سے گرد وغبار صاف کرو تیسے شاستروں نے جیو کو کہا کہ کرم واُپاسنا (افعال نیک) وعبادت سے قلب صاف کرو۔ چنانچہ جیسے مثال شخص گرد وغبار صاف کرکے جیسے کا تیسا صاف شفاف ہوجاتا۔ تیسے بذریعہ نیک افعال وعبادت کے جیو کی بے علمی کا میل دور ہوکر جیسے کا تیسا مجمع ستّہ گن بدرجہ مساوی والا رہجاتا پس اچہی طرح غور اور انصاف سے دیکھو اور سمجھو کہ یہ جیو کسی حالت میں کوئی دوسری خاص شے نہیں بلکہ ایک درمیانی حالت چندروزہ فرضی تاوقت دور ہونے بے علمی کے ہے کیونکہ ابتدا میں آتما صاف شفاف تہا ویسا ہی اخیر میں رہجاتا اور میانی ایک حالت خاص اتفاقیہ عائد ہونیسے۔ ایک صاف اور دوسرا میلا نہ وہ شخص دو ہوئے جن کی مثال دی نہ جیو اور آتما دو ہوئے۔ یہی بے علموں کی کج فہمی ہے کہ شاستروں میں اختلاف اور جیو برہمہ کو جدا جدا مانتے۔ اس کی وہی وجہ ہے کہ اونہوں نے شاستر کا نتیجہ نہیں سمجہا اور ابہی اونکا قلب میلا ہے صاف شفاف نہیں ہوا تموگن سے مغلوب ہیں۔

(نوٹ) صرف ایک نیک افعالی سے لگنا وہ بطور صابن سکے ہی۔ عبادت بہی ضروری ہے کہ جو شل پانی سے ہونے اور کلپ داستری کرنے کے ہی لہذا نیک افعالی وعبادت دونوں کی تعمیل لازمی ہے۔

منتر نمبر $\frac{94}{15}$ - سرشٹی پرکار (بیان پیدائش عالم) میں بطور تمہید یا تمثیل کے جو مٹی۔ لوہا۔ آگ کی خپگاری وغیرہ سے پیدائش کہی جیسے کہ شرتی ہے

॥यथा सौम्यैकेन मृत्पिण्डेन सर्वं मृ
न्मयं विज्ञातं स्यात् ॥ श्रुति ॥

اس شرتی میں مٹی سے پیدائش کہی۔

دوسری شرتی

॥यथा सौम्यैकेन नखनिकृन्तनेन सर्वं कार्ष्णाय

اِس شرتی میں لوہے سے پیدائش کہی۔ सविज्ञानं स्यात् ॥ श्रुति ॥

تیسری شرتی۔ -॥ यथा सुदिप्तात पावका द्विस्फुलिङ्गाः सहस्रशः

اِس شرتی میں آگ کی پھلجھڑی سے پیدائش کہی प्रभवन्ते सरूपाः ॥ श्रुति ॥

اور اسی طرح سرشٹی پرکار میں اور بھی تمثیلات کہی جیسے۔ سونا چاندی وغیرہ سے زیور وغیرہ کا بننا وغیرہ سو یہ سب تمثیلاً طریقہ پیدائش کا بیان۔ اسی امر کے ثبوت میں ہے کہ جیوآتما و پرماتما ایک ہی ہے کیونکہ تمثیل وانی مٹی سے جو برتن بنے اون کی ہر حالت میں مٹی ہے کوئی دوسری شے نہیں اور برتنوں کے نام و صورت فرضی ہیں۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی وغیرہ جس دھات سے جو برتن و زیور بنے اون کی ہر حالت میں وہی دھات ہی جیسے وہ برتن و زیور بنے۔ اوسی طرح۔ آگ پھلجھڑی سے جو آگ روشن کی چراغ وغیرہ جلایا اوس تمام آگ کی ڈھیر اور چراغ مشعل وغیرہ میں ہی تمامتر آگ ہی کوئی دوسری شے نہیں۔ تیسے ہی آتما سے جو سب سرشٹی نمایاں ہوئی اوس میں اور ہر حالت میں آتما سے سوا اور کوئی اور دوسری شے نہیں (ہمہ اوست) ہے۔ اور جس قدر صورت و نام ہیں وہ سب فرضی اوسی آتما کے ہیں۔

(یاد داشت۔) سرشٹی پرکار میں جو لوگ۔ ایشر۔ جیو۔ پرکرتی۔ پنچ تت کو انادی ازلی مانتے وہ اون کی بے علمی اور نادانی کا بیان۔ اصلی مطلب و ابتدائی ازلی شے آتما کو اونہوں نے مطلق نہیں سمجھا کہ اوسی ایک ازلی (وحدہ لاشریک) آتما میں۔ ایشر۔ جیو۔ پرکرتی۔ پنچ تت۔ نمایاں ہوئے ہیں لہذا یہ انادی ازلی نہیں بلکہ۔ آدی۔ پیدائش ہیں اسی بناء پر کہ جس کی ابتدا ہے اوس کی انتہا اور جو پیدا ہے اوس کی ناپید ضروری ہے۔ ایشر۔ جیو۔ پرکرتی۔ پنچ تت کہ آدی اور پیدا شدہ ہیں۔ اون کی انتہا ہے۔ اور ناپید ہوتے ہیں۔ آتما انادی اور غیر پیدا شدہ ہے۔ اِس وجہ سے آتما کی انتہا اور ناپید نہیں۔ لازوال ہے۔ اور بالفرض جیسا وہ ایشر وغیرہ کو انادی مانتے سو صاف ظاہر کہ وہ وحدانیت سے منکر اور اون کے عقیدہ میں چار بلکہ آٹھ ایشر ہیں۔ تہمد ہانی کو ایسے مسائل پر ہرگز توجہ نہ کرنا چاہیے اور اُسی قدر سمجھنا چاہیے۔ کہ نمت اُپادان کارن ایک ہی آتما ہے

منتر نمبر ۹۵/۱۶ - چونکہ دنیا میں تین اشرم یعنی تین قسم کی عقل اور عقل سے سمجھنے والے ہیں -
ایک وہ جو کارج روپ کو برہم سمجھتے - وہ ادنیٰ درجہ کے -
دوسرے وہ جو کارن روپ کو برہم سمجھتے - وہ اوسط درجہ کے -
تیسرے وہ جو شدھ ادویت - نراکار کو برہم سمجھتے وہ اعلےٰ درجہ کے ہیں -
پس آچاریہ کہتے ہیں کہ اس تیسرے پرکرن میں جو برہم کا شدھ ادویت روپ بیان کیا اسواسطے
کہا کہ اس شدھ ادویت برہم کی اُپاسنا (عبادت) کرنا چاہئے -
منتر نمبر ۹۶/۱۷ اس منتر میں آچارج بڑے افسوس سے کہتے کہ - دویت بادی - یعنی وہ لوگ
جو برہم اور جیو کو جُدا جُدا دو شے کہتے - وہ فضول اور جھوٹا اپنے جگتی و تمثیلات کو سدھانت بیان کرتے
اور ایک دوسرے مت متانت میں ناحق اختلاف و تعصب کرتے ہیں اور اس بر ودھ (غیر مخالف) بے تعصب
اصلی بستھا کو وہ کبھی نہیں پاتے برودھ میں ہی پڑے رہتے ہیں -
منتر نمبر ۹۷/۱۸ ادویت (وحدانیت) ہی پرمارتھ روپ سچا اور واقعی ہے اور دویت بادی
جو تس کا بھید کہتے اون کو بیوہار اور پرمارتھ دونوں طرح سے دویت ہی رہتا لیکن اون کے دویت
ماننے سے وہ ادویت برخلاف نہیں ہو سکتا -
منتر نمبر ۹۸/۱۹ بہ اجنما آتما برہم کسی طرح - جو نہ ادویت بھید والا نہیں ہو سکتا مایا سے بھید والا
فرضی معلوم ہوتا ہے - پس جس نے اس تت (نتیجہ) کو سمجھا وہ سم موجودہ کی نابود ہونے پر - امرت
(لازوال) پھر دنیوی اجسام و احرام میں بار بار پیدا و مرنے سے بری - آتم روپ - برہم روپ زندہ جاوید
لازوال ہو جاتا ہے -
منتر نمبر ۹۹/۲۰ برہم بادی آتما کو ازلی غیر پیدا شدہ اور لازوال سمجھتے کہ آتما نہ پیدا ہوا - نہ کبھی نا پید
ہوگا - اور سب آتما سے سب اشیا پیدا شدہ ہیں اسی وجہ سے سب ناپید ہو جاتے ہیں -
منتر نمبر ۱۰۰/۲۱ امرت مرتا نہیں نہ مرنیکے لائق امرت ہوتا سو ویسا صرف ایک آتما امرت لازوال ہے
کیونکہ جس کا جیسا خاصہ طبعی اوس کا ہمیشہ ویسا ہی رہتا تبدیل بدل نیست و نابود ہو نہیں سکتا -

منتر نمبر ۱۰۱/۲۲ شلوکا ۔ بادی لوگ جو آتما کو پیدا ہوا اور پھر کسیوقت اوسی کا موکش ہو کر امرت ہونا کہتے کہ مکت ہونے پر وہ پھر نہیں مریگا زندہ جاوید رہیگا یہ غلط ہے ۔ کیونکہ جو پیدا ہوا وہ ناپید ضرور ہوگا ۔ اور پھر وہ مکت ہو کر زندہ جاوید ہو نہیں سکتا ۔

منتر نمبر ۱۰۲/۲۳ چونکہ ترک نیا ر شاستر والے پرنام باد والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جیسے دودھ کا دہی پرنام انجام ہے ویسے آتما کا جگت پرنام ہے اور ویدانت شاستر کار (جس کے اخیر اچارج سری وید بیاس جی ہوئے) برت باد ہے ۔ اندریں صورت سرشٹی پرکار کی شرتی کے معنے سے جگت کا پیدا ہونا بھوت (پرمارتھہ) سے یا ابھوت (مایا سے جو وہ بدون مایا کے) کہو دونوں حالت میں شرتی کے معنی ایک ہیں پرنام باد سے معنے تبدیل نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ صحیح جلتی اور سوتھہ پرمان وید سے جو برت باد تنقیح ہوا ہے وہی رہیگا دوسرا کوئی قسم کا باد تبدیل نہیں ہوگا ۔

منتر نمبر ۱۰۳/۲۴ نتیجہ یہ کہ دوئیت بادی جو بہت قسم سے جگت کی پیدائش کہتے وہ سب غلط ہے اور صحیح یہی ہے کہ صرف ادوئیت (وحدانیت) ہے اور اوس میں ایک سے زیادہ دو یا چند قسم مطلق نہیں یہی شرتی کا مہا واک ہی ۔ قابل غور ہے کہ جیسا بادی ۔ جیو ۔ ایشر ۔ پرکرتی ۔ اور عناصر کو انلی (اورست) مانتے اگر ان سے کوئی شے بھی ازلی اور صحیح ہوتی تو ترکیب پیدائش عالم میں تمام اُپنشدوں نے جو ایک ادوئیت باد کو شرتیوں کے ثبوت سے کہا اور صاف کہا ہے کہ ۔

(ایک سے زیادہ مطلق کچھہ نہیں ہے اور جگت سپن کی طرح جھوٹا ۔ اور ایک برہمہ ہے جگت کا
نمت اُپادان کارن ہے ۔ برہمہ ہی بازیگر کی طرح جگت روپ جلوہ گر ہو رہا ہے)

ایسا سب اُپنشدوں کا اتفاق نہوتا پس منقولی تمام اُپنشدوں کے خلاف بے علم بادیوں کی عقلی تقریر سب غلط ہے ۔ اور یہی صحیح ہے کہ وہ ایک آتما برہمہ امرت روپ جنم رہت والا جیسے سپن تیسے اوس کی مایا ۔ سرشٹ پرکار کی دو دیا تس اپنی مایا کر کے بہت صورت والا نمایاں ہو رہا ہے ۔ یہی اوس کا مہت تت ابتدائی سنکلپ (ارادہ) تھا کہ ۔ ایکو ہم بہو سیامی معنی (میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں) (یادداشت) معلوم کہ بادی لوگ اس شرتی سے کیوں منکر ہو کر کافر بنتے ہیں ۔

منتر نمبر ۱۰۴/۲۵ بھید بادی۔ سمبھوت (یعنی اودیا پرکرتی) کی نندا کرکے۔ سمبھب (یعنی کارج) کا پیدا ہونا کہتے اوس کو کون پیدا کریگا۔ کیونکہ اودیا کے پیدا کرنیسے کوئی چیز پیدا نہیں ہوسکتی۔ جیسے بی علمی کی حالت میں گورسی کا سانپ معلوم ہوگیا مگر دراصل انجام میں رسّی ہی رہتی اور بے علمی کا پیدا ہوا سانپ معدوم رہتا ہے۔

منتر نمبر ۱۰۵/۲۶ چنانچہ بطور پورپکش تمہید کے ویدواک نی پرپنچ جگت کو اور جگت کی اشیار کو جگت اور جگت کی اشیار کے نام سے کہا مگر اخیر پر سدہانت (نتیجہ) میں مہاباک سے شرتی نے نیت نیت کہدیا کہ یہہ نہیں ہے یہہ نہیں ہے۔ پس ثابت ہی کہ جگت اور جگت کی اشیار واقعی کوئی شے نہیں۔ نہ اون کی کچھہ اصلیت ہی۔ بھید بادی بے علم جگت کو سچّا مانتے ہیں اور جن کا سرب اگرہ بہاؤ۔ (ہمہ اوست) کا عقیدہ ہے اونکو بلا کسی دلیل کے ادوئیت پرماتما پرکاسکتا ظاہر ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۱۰۶/۲۷ ست کی پیدائش مایا (بہرم) سے بہرم کے رہنے تک ہوتی (جیسے بہرم کی وجہ سی رسی کو سچا (ست) سانپ سمجھا۔ مگر تتّ (یقینی حالت) میں وہ جھونٹا پیدا ہوا۔ سانپ جھوٹا۔ اور سچی رسی رسی رہتی۔ اسی طرح جب تک بادی لوگ بی علمی میں ہیں تب تک اون کو جگت سچّا معلوم ہوتا کہ اُست کو ست ماننے والے ہیں۔ تت بادی باعلم ہیں اس وجہ سے باعلموں کو جگت جھونٹا اور ادوئیت برہمہ سچّا یقینی ظاہر رہتا ہے۔ پس جس کا جیسا عقیدہ اخیر پر اپنے عقیدہ کے مطابق گت پاتا ہی۔ یعنی جو ست جگت کو ست مانتے وہ ہمیشہ جگت کے تناسخ میں پہنستے۔ اور جو ادوئیت تت روپ سمجھتے وہ جگت سی بری مکت رہیں گے ✦

منتر نمبر ۱۰۷/۲۸ صحیح امر یہ کہ جھونٹ کبھی سچ نہیں ہوسکتا۔ جیسے بانجھ عورت کے بیٹا پیدا ہونا۔ سچ نہیں اور بانجھ کے بیٹا ہونا۔ ست یا تت کسی دلیل سے کہو ہر طرح جھونٹ۔ اِسی طرح جگت کا پیدا ہونا۔ ست یا تت کسی دلیل سے کہو ہر طرح جھونٹ ہے۔

منتر نمبر ۱۰۸/۲۹ اصلیت یہ ہے کہ دل کی خاصیت۔ ہر حالت میں منزلزل ادوئیت بہاؤ۔ (دوئی ملننے کی ہے) اس وجہ سے دل جیسا سپن میں۔ تیسا جاگرت (بیداری) میں دوئیت بہاؤ کو ہے

دیکھتا رہتا نتیجہ یہ کہ بھید بادی دل کے قابو میں اور عقل سے بے بہرہ متزلزل مزاج ہیں اس وجہ سے اونکو دوئیت بھاؤ ہی معلوم ہوتا - اور ادوئیت بادی کے قابو میں دل ہے اس وجہ سے اون پر دلکی کچھ پیشرفت نہیں جاتی بذریعہ مستقل عقل کے سچی وحدانیت پر مستقل رہتے ہیں -

منتر نمبر ۱۰۹/۳۰ - دل کی خاصیت سکھپتی (خواب غفلت) میں اچھی طرح پہچانی جاتی ہے کہ بیداری و خواب ان دونوں حالتوں میں تو دل جاگتا رہتا اور اپنی خاصہ طبعی کے مطابق سنکلپ بکلپ دونوں بھاؤ کو استعمال کرتا رہتا - اس میں کچھ شک نہیں - اسی کا نام دوئیت بھاؤ ہے - کہ کبھی سنکلپ اور کبھی سنکلپ کی خلاف بکلپ میں رہتا - مگر خواب غفلت کے وقت جب دل سوجاتا تب وہ دونوں - حالت سنکلپ بکلپ دوئیت روپ والی میں سے کسی ایک حالت کو استعمال نہیں کرتا بلکہ ایک ادوئیت بھاؤ میں پڑا رہتا اسمیں بھی کچھ شک نہیں - بھید بادی کو دل کی خاصیت کا علم نہیں اور وہ دلکے تابع ہیں - بدیں وجہ وہ ہمیشہ خواب اور بیداری دونوں حالت میں دوئیت بھاؤ میں رہتے -

تت کے جاننے والے دل کی عادت کو جانتے اور دلکو اپنے تابع رکھتے - بدیں وجہ وہ تینوں حالت بیداری خواب - خواب غفلت میں ایک ادوئیت بھاؤ پر رہتے ہیں -

منتر نمبر ۱۱۰/۳۱ - پس ثابت ہی کہ چراچر جگت جہانتک ہے وہ صرف دل ہی ہے - کہ متزلزل مزاج والے دل سے جگت سچا اور معلوم ہوتا ہے اور جب دل نہیں تو آتما سے سوا کوئی جگت نہ ہی نہ معلوم ہوتا -

منتر نمبر ۱۱۱/۳۲ - چنانچہ جب ست روپ آتما کا گیان ہوجاتا تب دل اپنی متزلزلی عادت سی تا متر باز رہتا ہے اور دوئی کے دیکھنے کی اوس کو طاقت نہیں رہتی (جیسے سکھپتی - حالت خواب غفلت میں) تب اوس کو بجز وحدانیت کے کچھ نظر نہیں آتا - پس مہاتما ہماشی وہ - ہے کہ دل کو حالت بیداری میں اوسی درجہ کا وہ کہے کہ جیسا حالت خواب غفلت میں رہتا - ایسی حالت کا ذکر حالت بیداری مثل حالت خواب غفلت کے ہی) برہمہ دیا میں اُپرتی نام ہے اور اوسی کو - امن کہتے کہ دل ندارد

उपनी [illegible]

منتر نمبر ۱۱۲/۳۳ دنیا کے بیوہار میں جو - ۱ - گیاتا (جاننے والا) ۲ - گیان (جس سے جانا جاوے ۳ - گیہہ - جس کو جانا جاوے سو یہ ترپتی شمار اوسی وقت تک ہی کہ جبتک دل کی عملداری ہے اور

اور جب دل - غیر متزلزل مستقل ہوتا تب - گیان - گیہ معہ گیاتا کے ایک ہو جاتے دو یا تین کی تعداد کچھ نہیں رہتی ایسا مہاتما کہتے ہیں - سو گیہ روپ برہمہ - جنم رہت - غیر پیدا شدہ ولازوال ہے - اوس برہمہ کے جاننے سے جاننے والا - اجنما - ابناسی ہو جاتا ہے -

منتر نمبر ۱۱۳/۳۴ اسمیں اس قدر اور تمیز درکار ہے کہ حالت خواب غفلت میں تو دل بالکل غافل (مثل مدہوش کے) رہتا اس لیے محض غفلت کی حالت - حالت غیر - لایق استعمال کے نہیں - البتہ بحالت بیداری کے کہ دل جاگتا ہوا اور اُس حالت میں دل غیر متزلزل مستقل رہے اور اسکو بجز ایک ادویت آتما کے اور کچھ تحقیق نہو نہ نظر آوے یہ قابل استعمال و تعریف کی ہے -

منتر نمبر ۱۱۴/۳۵ - دل حالت خواب غفلت سکھپتی میں - اودیا (اپنے علمی ناواقفی) میں لین (غافل ہوتا) اور لین ہونا کچھ نہیں - جب حالت بیداری میں - گیان پا کر - لین ہو جس کو سمادھ کہتے تب وہ بے خوف ہی - برہمہ ہے - پورے گیان والا - اور سب طرف سے وہی پرپورن ہے - زیادہ تعریف اگلے منتر میں کہتے ہیں -

منتر نمبر ۱۱۵/۳۶ وہی - اج - (غیر پیدا شدہ) بے سویا ہوا - بیدار ہوشیار - خواب نہ دیکھتا ہوا - بے غرور - بے صورت - بے عضو - سب طرف سب طرح پر کاش روپ چیتن - نورا گیں - سب کا جاننے والا ہے - اور کسی فعل کا فاعل نہیں نہ کوئی فعل اوس کے کرنیکے لایق ہے ایسا خالص برہمہ روپ ہے -

منتر نمبر ۱۱۶/۳۷ ایسا مہاتما کہ کہنے کے لایق کوئی شئے نہیں کہ وہ پوری عقل کے سمجھنے سے اس درجہ پر مستقل مقیم ہوا ہے - اس لئے وہ - شانت (ساکن مستقل مزاج) - ہمہ تن نور - سماوہ روپ مستقل - لاجنب بے خوف ہی -

منتر نمبر ۱۱۷/۳۸ ایسے مہاتما کے یہاں نہ کسی شئے کا لینا استعمال کرنا - نہ کسی کا ترک کرنا اور اُس کے دل میں کسی قسم کی فکر نہیں - آتما میں مستقل مقیم ہوا - موت سے چھوٹا ہوا - یکساں حالت کو پایا اور استعمال کرتا ہوا - عین علم دانائی والا ہے -

منتر نمبر ۱۱۸/۳۹ - ایسے مہاتما کو - دکھہ سکھہ پُن پاپ وغیرہ کوئی چھوتے بھی نہیں اور ان سب سے
بری بالاتر ہے - اور ایسے درجہ کو - کرم جوگی کسی طرح پا نہیں سکتے - کیونکہ یہ مقام (جیو برہمہ) کی واحد ہونیکا
بیخوفی کا ہے اور بھید میں خوف ہی کہ جس خوف سے بھید بادی اپنے کو بندہ اور الیشر کو مالک سمجھکر ہر قسم
کے کرم کرتے ہیں - اس وجہ سے وہ اس درجہ کو نہیں پا سکتے یہاں وہ موقع ہے کہ جب جیو برہمہ
کی ایکتا ہے تو پھر خوف کس کا - اور کس کو خوف - کہ خوف اور خوف کرنے والا - اور جس کا خوف ہو -
وہ کوئی جداگانہ شئے نہیں -

منتر نمبر ۱۱۹/۴۰ بیخوفی اوسی حالت میں ہے - کہ جب دل قابو میں ہو - چنانچہ ابتک جس قدر
جوگیوں کو بیخوفی ہوئی وہ دل کے قابو کرنے سے ہی ہوئی بلکہ دکھہ کا خاتمہ ہونا - آتما کا گیان مستقل
رہنا - اور لاجب مستقل مزاجی - اوسی دل کے قابو کرنیسے حاصل ہوتا ہے -

منتر نمبر ۱۲۰/۴۱ - مگر اس میں پُرشارتھ (عمل) کی ضرورت ہے - کہ سمندر کو پانی سے خالی کرنا جیسے
غیر ممکن تیسے دلکا قابو کرنا مشکل ہے - مگر جب ارادہ وعمل مستقل کیا جاوے تو جیسے سمندر میں سے ہر وقت
بذریعہ - تنکے کے ایک ایک بوند باہر کو پھینکی جاوے تو ضرور کسی وقت سمندر بالکل بے آب ہو جاویگا
ویسے آہستہ آہستہ دلکو قابو کرے ضرور قابو میں آ جاویگا - ہمت درکار ہے - ضرور کامیابی ہوگی *

منتر نمبر ۱۲۱/۴۲ - مختصر طریقہ دل کے قابو کرنیکا کہتے ہیں کہ - دنیا میں بحالت بے علمی جسم کو
اپنا اور دنیا کو سچا جان کر جس قدر اشیاء دنیوی کا استعمال کیا اور اُن سے سکھہ مانا - اسی سے دل زیادہ
سے زیادہ متزلزل ہوتا گیا - جیسے سانپ اوّل تو خود زہری ہے اور دودہ پلانیسے اوس کا زیادہ زہر
بڑھتا چلا جاتا ہے - پس اس تدبیر سے دل کو قابو کرے کہ دل کی خاص دو خاصیتیں ہیں - ایک لیے
دوسرے بکشپ - پہلی حالت لئے اوس کو کہتے کہ - دل کو جب کچھ شغل نہیں ہوتا تو نیند میں آجاتا -
یا دوسری طرح لئے یہی ہے کہ جب جسم طرف دل متوجہ ہوتا تب وسیطرف اور اوسی کے
وجود میں توجہ کرتا چلا جاتا - اور بکشپ اوس کو کہتے کہ ابھی ایک بات خیال کر رہے اور اُسکا
خیال پیدا ہوتا - سو پہلی حالت لئے - کو تو ابھیاس سے قابو کرے کہ جب دل اسی ہوتے

نیند کی طرف راغب ہو تب ہوشیار ہو کر سونے نہ دی یا جب کسی طرف زیادہ توجہ ہو تو اُس طرف سے ہٹالے۔ اور دوسری بکشپ گتی کو بیراگ سے قابو کرے۔ یعنی بظاہر دنیا کی جسقدر اشیا ر وہ سب فانی شدنی ہیں اور جنسے سکھہ مانا جاتا اُس کے اوّل یا درمیان یا آخر میں ضرور دکھہ نکلتا ہے گو بے علمی سے۔ دکھہ کو سکھہ مان رہے ہیں اس لئے دل جب جس طرف چلے اوس کو وہاں سے ہٹا دے۔ اور سمجھا دے کہ جس طرف جاتے ہو وہ شے اسباب فانی۔ رنج دہندہ ہے۔ اس لئے وہاں مت جاؤ تو یہ امر آزمودہ ہے کہ دل میں یہ بھی ازلی خاصیت ہی کہ جب جس طرف سے ہٹا پھر اُس طرف نہیں جاتا سو اوسی حالت میں دل ہٹتا اور پہٹتا ہے جب اُس کے خلاف مزاج امر رنج دہندہ ہو چونکہ دنیا کی سب اشیار محض فانی رنج دہندہ ہیں ایسا سمجھکر پھر اُس طرف کبھی راغب نہوگا۔ اُسی کا نام بئراگ ہے اور اس بئراگ سے بکشیپ گتی کا عیب دور ہو جاتا۔ اور جب ابھیاس سے (دلئے) اور بئراگ سے بکشیپ) یہ دونوں عیب دل کے دور ہو گئے تو وہی نیشر ہے۔

منتر نمبر ۱۲۲/۴۳ پھر خلاصہ کر کے کہتے کہ یہ جگت تمام دکھہ روپ ہی ایسا ہر وقت یاد رکھکر۔ کامنا ست بھوگ کو دور کرے یعنی کسی امر کی خواہش نہ کرے۔ تقدیر سے جیسا پیش آوے اوسی پر صابر و شاکر رہے اور یہ سب جگت کی اشیار خالص آتم روپ غیر پیدا شدہ ہیں یہ بھی ہر دم یاد میں رکھے ان دونوں قسم کی ہر دم یاد رہنے سے پھر دل کچھہ نہیں چاہتا نہ کسی طرف راغب ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۱۲۳/۴۴ خلاصہ یہ کہ ملئے کے وقت چت کو ہوشیار کرے۔ بکشیپ کے وقت چت کو شانت کرے۔

منتر نمبر ۱۲۴/۴۵ اس چت نرودہ والے جوگ کا اخیر۔ نربکلپ سمادہ ہے کہ (جیتے جی برہمہ روپ ہوا برہمہ آنند میں گم رہے) مگر درمیان میں سنکلپ سمادہ رہتی۔ یعنی سمادہ کھلی رہتی اور برہمانند سے سوا دوسری قسم کے آنند ظاہر ہوتے رہتے۔ جنکا نام شاستر میں سکھہ آسوادن یا دوسرا نام رساسواد ہی ہے۔ اور یہ موقع سنکلپ سمادہ کے نہ اور نربکلپ سمادہ کے پہلے پیش آتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رساسواد میں دل راغب نہو جاوی ورنہ نربکلپ سمادہ نہوگی اور سب قابو کیا ہوا دل پھر بےقابو

ہوجاویگا۔

منتر نمبر ۱۲۵/۴۶ نتیجہ یہ کہ چت اُٹھے نہو۔ نہ کچھ شبھ پ - اچل (مستقل) ہو اور اوس کو جگت یا
جگت کا کوئی پیدا رتہہ معلوم نہو۔ جب چت میں یہ پرست ہوں وہ چت برہم سم پن ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۱۲۶/۴۷ - اوس برہم سم پن میں جو پرمانند ہے اوس پرمانند کو از ہمہ بہتر اپنے مشاہدہ میں
آپ مستقل مستغرق بانشین . اعلیٰ درجہ والا کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ سکہہ کہنے میں نہیں آسکتا۔

منتر نمبر ۱۲۷/۴۸ جب ایسے اخیر درجہ پر فائز المرام ہوتا اوس کو یہہ یقین ہوتا ہے کہ کوئی جیو کسی قسم کا
پیدا نہیں ہوتا نہ اوس کا پیدا کرنیوالا یا مادہ وغیرہ کوئی شے ہے۔ بلکہ جس ایسی تدبیر سے وہ اس درجہ پر
پہنچا اوس کو بھی ٹھیک نہیں جانتا کیونکہ جب آتما سے سوا کوئی شے نہیں تو دل اور دل کا قابو کرنا اور قابو
کرنے کی تدابیرات - بندہ - مکت کوئی شے نہیں ہے۔ پس از ہمہ بہتر اخیر درجہ کا یہ ست ہے کہ جس میں کسی
شے کی پیدائش نہیں۔

مانڈوک اُپنشد کی گوڑپاد آچاریہ کی کارکا۔ کا اویت کے بیانمیں
تیسرا پرکرن ختم ہوا

الات شانت کی نام سے چوتھا پرکرن شروع ہوا

(یادداشت) کسی لکڑی کو اردگرد کرکے گھمانا یعنی لکڑی کو آدھا جلاکر پیچھے کی - آدھی لکڑی
جو جلی نہیں اوس کو ہاتھ سے پکڑکر۔ اوپر کی آدھی لکڑی جلی ہوئی کو گھمانا اوس کا نام الات شانت ہے
چنانچہ اوسی تمثیل سے اس پرکرن میں برہم اور جگت کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۲۸/۱ شروع میں گوڑپادی جی آچاریہ نے اس برہم ودیا کے آدآچاریہ کو بطور منگلاچرن کے
نمسکار کرتے ہیں کہ گیاتا (جاننے والا) گیان (جس سے جانا جاوی) گیہ (جو جاننے کے لائق) یہ جو
تریٹی (تین شے) ہیں وہ نہیں ہے بلکہ جو گیہ روپ معبود - کہ وہی نراکار نرپادھک اور وہی اپنی مایا سے
ساکار سوپادھک چیتن ہوا - گویا نرپادھک سوپادھک اوس کے دو پاؤں ہیں اور وہ دونوں صورتیں

اکاس کی طرح سب میں بیاپک ہی۔ اور اگرچہ اکاس جڑھ وہ چیتن ہے لیکن صرف بیاپک (البسیط) ہونیمیں اکاس کو اوس سے تمثیل دیجاتی۔ تن سو پادھک چیتن گیہ روپ انیک دیوں والوں سے دو پاؤں والے (جو برہمہ ودیا کے اچارج) تنکو نیدنا نمسکار ہی۔

شرح۔ اس لفظ دو پاؤں والے کی اصلاح۔ اس منتر کے بھاشہ شرح کرنیوالوں نے بھاگوت کے اوتار کھکرہ نر۔ نارائن جی سے لکھی ہے جو برہمہ ودیا کے اچارج اور برہمہ ودیا کے جاننے کا اوپر خاتمہ ہی اور اونہوں نے بدرکاشرم معروف بدری نارائن میں بقاعدہ برہمہ ودیا کے درجہ اعلی کا تپ کیا جن کا مٹھ ابتک بمقام موصوف متبرک زیارت گاہ معتقدان تبرکاً موجود ہے۔

بعضے شارح کا خیال ہے کہ اصلی گہ روپ سو پادھک چیتن ایشر۔ اور ایشر روپ میں۔ جہاں اون کی مرضی صورت بیان کی تہان بشن کو چار ہینچا مگر دو پاؤں والا قائم کیا اس لئے کہ اس موقع پر اون ایشر بشن روپ کو نمسکار کی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اخیر اچارج برہمہ ودیا کے بھگوت اوتار شری وید بیاس جی دو پاؤں والے ہیں اور اُن کا عموماً۔ دوسے پائن ہے۔ اس بناپر بیاس جی کو نمسکار کی ہے بہر حال کوڈپادجی کے قلب کی وہ جانیں مگر جبکہ اونہوں نے صرف دو پاؤں والے لکھ کر گہہ روپ کا تتھہ لکشن کہا۔ تو شرح میں ہر شارح کا خیال ٹھیک ہی اور اصلی گہہ روپ جو معبود اوس کو بار بار نمسکار ہے

منتر نمبر $\frac{129}{2}$ سپرش جوگ مشہور نام ہے (برہمہ میں واصل ہونیکو اس موقع پر سپرش لفظ استعمال کیا ہے۔ سو کہتے ہیں کہ۔ برہمہ جوگ سپرش سے۔ تمام ست سکھہ (برہمانند) کا ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں سرگ تک کا سکھہ بے حقیقت ہی۔ بلکہ دنیوی سرگ تک کے سکھہ جھوٹے ہیں کہ جاتے رہے۔ یہہ برہمانند سچا سکھہ ہی کہ جس کا کبھی زوال نہیں ہوتا اس لئے درجہ آخر کا تمکاری ہی۔ ارجنہیں کسی مت مذہب کا بادبیاد رود قدح نہیں۔ ست کا اوس میں اتفاق ہی۔ سب سنت شاستر اور مہاتماؤں نے اوسی کو اُپدیش کیا ہے تس کو نمسکار ہے۔

منتر نمبر $\frac{130}{2}$ یہ منتر بطور تمہید اس چوتھے پرکرن کا ہی کہ بعض بھیدبادی مثل سانکہہ بادی ظاہری اشیا پرکرتی سے دنیا کی اُتپت (پیدایش کو) اور بعضے بھیدبادی مثل بیشیشکہ دنیا بادی

غیر ظاہر - پرمان روپ تینوں سے دنیوی اشیار کی پیدائش کہہ کر آپس میں تقریر باد وباد کرتے ہیں -

منتر نمبر ۱۳۱/۴ مگر وہ دونوں قسم کے بیدبادی جھونٹ کہتے ہیں کیونکہ بھوت (ظاہری اشیار پرکرتی) یا ابھوت غیر ظاہر - پرمانو روپ تینوں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا - اور جو ادویت بادی وہ بیہ تصفیہ اون کی تقریر کا یوں کرتے ہیں کہ کوئی کہتا ہے کہ ظاہری (پرمان) ستو کی پیدائش ہے - کوئی کہتے ہیں کہ (پرمان) غیر ظاہر ستو کی پیدائش ہے -

منتر نمبر ۱۳۲/۵ سوہم - اس چوتھے نرکرن کر کے اس کی جو اصلیت ہی اوس کو ظاہر کرتے ہیں باد وباد نہیں کرتے -

منتر نمبر ۱۳۳/۶ ظاہر ہے کہ وہ باد وباد کرنیوالے - ظاہر - یا غیر ظاہر شے سے جو اُتپت ہونا کہتے وہ دونوں قسم والے ازلی نہیں - پیدا شدہ ہیں - اور جب پیدا شدہ سے اُتپت کہی تو گویا جنم رہت دھرم جو اجنما برہمہ کا - وہ دہرم اونہوں نے جنم سہت ستو میں مانا - یعنی جو پیدا شدہ ہے اوس کو آفریدگار کہتے اور یہ بہی ظاہر ہی کہ جن جنم والی شے کو وہ آفریدگار کہتے اون کا مرنا بہی ہوتا ہی - پس جو اجنما اور امرت ہے وہ کیسے ناپید ہوگا -

منتر نمبر ۱۳۴/۷ یعنی جو پیدا نہیں ہوا ازلی اور امرت ہی وہ کبہی ناپید نہوگا زندہ جاوید رہیگا اور جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور کبہی ناپید ہوگا - کہ پیدا ہونا ناپید ہونیکے لئے ہی ہے - اور یہ اُن کا ذاتی خاصہ ہے وہ کسی طرح جھوٹ ہو نہیں سکتا کہ خاصہ طبعی بدلتا نہیں -

منتر نمبر ۱۳۵/۸ قبل ازیں تیسرے پرکرن کے تین منتر نمبر ۱۹ لغایت نمبر ۲۱ میں جو اوس موقع پر اوس پرسنگ سے بیان کیا وہی اس موقع پر اس پرسنگ میں کہتے ہیں - کہ جس کا خاصہ طبعی ہے نہ مرنیکا دھرم مرنیکے درجہ پر آتا ہے یعنی جیسا پرنام بادی کہتے کہ سو بہاؤ سے ہی - مرن رہت دہرم پرماتما نامی - کاریہ بہاؤ کی پراپتی سے مرنیکے درجہ پر آجاتا ہے - اور پہر یہ بہی کہتے کہ موکش ہی ہو جاتا ہے - جس کو مرن رہت دہرم کہتے - پس یہ سمجھئے باد کا ایک کو دونوں طرح کا کہنا کیسے ٹہیک ہو سکتا ہے کیونکہ اگر مانتے ہو کہ مرتا ہے تو پہر وہ امرت موکش نہیں ہوگا - اور جو کہو کہ موکش ہوتا تو وہ کسی حالت میں مرنیکے لائق نہیں

پس اصلیت یہی کہ ایک اجنما برہم ہی ہے جو نہ کبھی پیدا ہوا نہ کبھی وہ مرتا ہے ہمیشہ امرت روپ رہتا۔

منتر نمبر ۱۲۶/۹ پرکرتی لفظ کے معنے قسم وار چار قسم کے ہیں جنکا نتیجہ یہہ کہ سوبھاؤ پرکرتی خاصہ طبعی سبھاؤ جو قائم رہتا بدلتا یا نابود نہیں ہوتا۔

پہلا۔ سن سدہکی۔ جیسے جوگ کریا میں آتما وغیرہ۔ اٹھ سدھی کا جوگی کو ملنا ضروری لازمی ہے۔ کہ گو حالت موجودہ میں جب تک جوگ سدھ نہ ہو تب تک وہ نظر نہ آویں مگر زمانہ ماضی و مستقبل میں وہ ہمیشہ قائم رہتے ہیں کہ وقت پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

دوسرے سبھاؤ کی۔ وہ کہ ہر حالت میں موجود رہے۔ جیسے اگنی کا سبھاؤ۔ گرم اور روشنی دینا۔ وہ سوبھاؤ اگنی کا کسی حالت میں معدوم نہیں ہوتا۔

تیسرے۔ سہجا۔ پرند جانوروں کا سہج سبھاؤ۔ اکاس میں اُڑنیکا ہے اون کو کوئی اُڑنا سکھاتا نہیں اور جو پرند جانور سے نہیں اون کو کیسا ہی سکھاؤ وہ اُڑ نہیں سکتے۔

چوتھے۔ اکرت۔ صورتی یا سبھی سبھاؤ۔ کہ ہمیشہ وہیں ٹھہریگا جہاں نیچا گڈھا ہے۔ اور جیسے آگ کی لوکہ ہمیشہ اوپر ہی کو جاوے گی۔ اور جیسے جو شے جس شکل کی۔ اوس کی وہی اکرت ہوتی۔

خلاصہ یہ کہ سبھاؤ خاصہ طبعی جس کا تبدیل یا نابود نہو سکے اوس کا نام پرکرتی ہے۔

منتر نمبر ۱۲۷/۱۰ اور باریک بات کہتے کہ پرکرتی سبھاؤ۔ واقعی آتم روپ ہی اور آتما کبھی جنمتا مرتا نہیں تیسے سبھاؤ بھی نیست و نابود نہیں ہوتا نہ کسی وقت نیا پیدا ہوتا بلکہ جس کا جیسا ابتدائی سبھاؤ وہ ہمیشہ ویسا ہی ہر حالت میں رہتا۔ پس اِس کی بابت کہ جرا مرن نہو۔ جو فکر کرتے وہ اِس فکر سے بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر اِس کے دو معنے ہیں کہ سبھاؤ کے بدلنے یا نیست نابود کرنیکی جو فکریں۔ یا یہ فکر کریں کہ ہمارے جسم کو جرا موں نہو دونوں طرح کی فکر سے فکر کرنے والا بھرشٹ ہو جاتا ہے کیونکہ سبھاؤ کا بدل جانا یا جسم کو جرا موں نہونا دونوں امر غیر ممکن ہیں۔

منتر نمبر ۱۲۸/۱۱ جس کے مت (عقیدہ) میں یہ ہے کہ کارن ہی کاریہ (یعنی سبب ہی مسبب ہوتا)۔ اوس کے مت کے مطابق سمجھو کہ گویا کارن ہی جنم لیتا ہی جیسے پرنام بادی سانکہ مت والے کہتے کہ کارن روپ

اور اُپادان (یعنی فاعلی علت اور مادہ) والی جو مٹی وہی اخیر کو گھٹ برتن روپ ہو جاتی - اس طرح اونکے مت سے ظاہر کہ کارن ہی کارج کی صورت سی انجام پذیر ہوتا ہے - تو اون کے مت سے جنم رہت ہی کارن مہت تت وغیرہ کارج روپ سی ہی جنم لیتا ہے اور جب مہت تت وغیرہ کی صورت سی پیدا ہونے والا پردہان ہے تو اوس کو اجنما اور نت کہنا غلط ہے - یعنی یہ کہنا کہ جنم لیتا ہے اور یہی کہنا کہ اجنما اور نت ہی - غرض دونو طرحکا کہنا غلط ہی - کیونکہ جو پیدا ہوتا اوس کی اجنما صفت اور جو نابودھ ہوتا اوسکی لازوالی صفت ہو نہیں سکتی -

منتر نمبر $\frac{139}{12}$ اور کارن کو جنم رہت اور کارج کو جنم سہت کہنا تو یہی غیر ممکن ہی - بلکہ جیسا جنم رہت کارن ویسا ہی جنم رہت کارج ہونا چاہئے - اور جب اوسی عقیدہ سی ظاہر کہ - پیدا ہونیوالا کارج بجنسہ مطابق کارن کے ہی تو وہ لازوال ولاجنب کیسے ہو سکتا ہے ہرگز نہ ہوگا -

منتر نمبر $\frac{140}{13}$ پردہان بادی سانکھ والے جو کہتے کہ اجنما سے جنم ہوتا اس میں کوئی بھی مثال نہیں ہے اور جو کہو کہ پیدا ہوے سے پیدا ہوتا اوسمیں کوئی بوستھا نہیں -

منتر نمبر $\frac{141}{14}$ اور جن کے مت - (عقیدہ) ہیں - آد کا ہتو پھل - یا پھل کا آدھیتو ہے یعنی بعضی کہتے کہ ہیتو روپ جو کرم تس سے پھل روپ جسم پیدا ہوتا - یا بعضے ایسا کہتے کہ جسم ابتدائی اور افعال آخری ہیں کہ جب جسم ہو تب جسم والے سی افعال ہو سکتے بلا جسم کے افعال کون کرے گا - غرض بعضے تو افعال کو پہلے اور جسم کو پیچھے - اور بعضے جسم کی تقدیم اور افعال کی تاخیر کہتے جس کی مثال یہ کہ بیج پہلے اور درخت پیچھے یا درخت پہلے اور بیج پیچھے ہے - دونوں باتوں کی ٹھیک بوستھا نہیں ہی - کیونکہ دہرم و بیج کو کارن اور جسم و درخت کو کارج کہو یا جسم و درخت کو کارن اور دہرم و بیج کو کارج کہو تو ابتدائی بیوستھا - دونوں میں سے ایک کی بھی ٹھیک نہیں ہے کہ دونوں میں سے کسی کا ابتدائی ہونا اور دوسرےکا بعد میں ہونا ثابت نہیں ہو سکتا -

منتر نمبر $\frac{142}{15}$ چونکہ دونوں کارن اور دونوں کارج روپ پائے جاتے پس دونوں میں سے کسی کو پہلے کسی کو پیچھے کہو وہ کہنا ایسا ہوگا جیسا کوئی کہے کہ بیٹے سے باپ پیدا ہوا - خلاصہ یہ کہ اگر کہو کہ دہرم سے جسم ہوتا تو یہہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ جب جسم ہی نہ تہا تو دہرم کس نے کیا جس سے جسم ہوا

اور اگر کہو کہ جسم سے دھرم ہوا اور بلا دھرم کے جسم پیدا نہیں ہو سکتا تو بدون دھرم کے جسم کہاں سے نمایاں ہو گیا (اس موقع پر دھرم اور کرم کے ایک مجموعی معنے ہیں) -

منتر نمبر ۱۴۳/۱۶ اِس طرح دونوں قسم کے بادیوں سے انکا تصفیہ ممکن ہی نہیں اور بالفرض ایسا کہیں کہ کرم وجسم - یا بیج ودرخت - خواہ باپ بیٹا (جیسے گئو ماد گاؤ کے دونوں سینگ) ایک وقت پیدا ہوتے - تیسے وہ سب ایک وقت پیدا ہوئے آگے پیچھے اُن میں سے کوئی پیدا نہیں ہوا - تو یہ بیوستہا ہو گی کہ جیسے دونوں سینگ ایک درجہ والے ہیں کہ دایاں سینگ بائیں سینگ کا یا بایاں سینگ دائیں سینگ کا کارن یا کارج نہیں - تیسے - کرم جسم بیج درخت میں کوئی کسی کا کارن یا کوئی کسی کا کارج نہیں ہے سو ایسا کہنا بھی ٹھیک نہیں - اس طرح بھید بیا گیہ باد کی کوئی بیوستہا ٹھیک نہیں ہر طرح غلط ہے -

منتر نمبر ۱۴۴/۱۷ کیونکہ پھل روپ جسم سے پیدا ہونیوالا کرم رہت روپ - یا ہت روپ کرم سے پیدا ہونیوالا جسم پھل روپ دونوں میں کوئی ثابت نہیں ہے -

منتر نمبر ۱۴۵/۱۸ - جبکہ ہت روپ کرم سے پھل روپ جسم کا پیدا ہونا ثابت اور پھل روپ جسم سے ہت روپ کرم کا ہونا ثابت ہو تو ان میں سے کون پہلا کون پچھلا قرار پا سکتا ہے -

منتر نمبر ۱۴۶/۱۹ اندریں صورت جبکہ اُس کی صلیت جاننے کے لائق نہیں کہ کرم پہلے یا جسم پہلے تو کچھ بھی نہیں سکتے - تو مہاتما کی تنقیح نتیجہ کی یہ ہے کہ ست اہت سی یا اہت ست سی اسی طرح ابتدا میں جسم فعل سے یا فعل جسم سے پیدا نہیں ہوا - یعنی کوئی کسی سے پیدا نہیں ہوا بلکہ ایک برہمہ جنیتن خود ہی ان سب صورتوں سے نمایاں ہوا ہے اور وہی ازلی ہے اور کوئی ازلی نہیں -

منتر نمبر ۱۴۷/۲۰ اور جس طرح بیج اور درخت والی تمثیل اس کے مطابق اور قابل قبول ہے

منتر نمبر ۱۴۸/۲۱ اوسی طرح کارن اور کارج کا پیدا ہونا قابل قبول ہے -

منتر نمبر ۱۴۹/۲۲ - اور آخر نتیجہ وہی ہے کہ سوتہ یا پرتہ خواہ دونوں سے ثابت ہی کہ کوئی شے پیدا ہی نہیں ہوئی - اِس لئے ست - اہت وغیرہ کی یا ست سے اہت کی خواہ اہت سے ست کی پیدائش کہنا

غلط ہے۔ **شرح** - لفظ سوتہہ کے دو معنی ہیں۔ اپنے آپ یا سوتہہ پرمان نام وید کا ہی۔ اسی طرح پرتہہ کے دو معنے ہیں۔ دوسری کسی قسم سے یا پرتہہ پرمان نام سمرتی وغیرہ دیگر پرمانوں کا ہے۔

منتر نمبر ۱۵۰/۲۳ - غرضیکہ جسم فعل بیج - درخت - ست - است انہیں سے کسی سے کسی کی پیدائش نہیں اسیوجہ سے ان میں سے کسی کی ابتدائی موجودگی ظاہر و ثابت نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۵۱/۲۴ - دنیا کے سب اسباب بسبب سے معلوم ہوتے (سو اس موقع پر سبب دوئیت گیان ہے کہ برہمہ سے سوا کسی دوسری شے۔ پرکرتی یا تت وغیرہ کو بمنت یا اُپادان کارن ماننا) اور جب وہ دوئیت گیان یعنی سبب ہی کوئی شے نہیں تو نہ کوئی اسباب ہی نہ عالم کو سوا ایک برہمہ کے دنیا یا دنیا کا کوئی اسباب - ثابت ہوتا ہے نہ واقعی کوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے مہاتماؤں نی دکھنہ معلوم ہونا - دوسرے کا تابع ہونے سے باقی ہے۔

منتر نمبر ۱۵۲/۲۵ - یہ امر صحیح ہے کہ سبب سے اسباب ہوتا سو جگت کے معاملہ میں کوئی سبب ہی نہیں اس سئے برہمہ سے سوا جگت کو ماننا غلط ہے۔

منتر نمبر ۱۵۳/۲۶ - اور جب کسی شے کا وجود ہونا خیال میں نہیں آتا یعنے کوئی شے ہی ہی نہیں تو شے معلوم ہوتا بھی غلط ہے۔

منتر نمبر ۱۵۴/۲۷ اسبب کا ہونا تینوں زمانے ۔ ماضی ۔ مستقبل ۔ حال میں ثابت نہیں ۔ نہ ظاہر ہوتا ہے تو ایسے بے وجود کا وجود ظاہر ہوتا کب ثابت و ظاہر ہو سکتا ہے۔

منتر نمبر ۱۵۵/۲۸ - مزید براں چت (اندیشہ ۔ خیال کرنا) بھی کوئی شے نہیں تو ایسی معدوم شے کا خیال کرنا بھی غلط ہے۔

منتر نمبر ۱۵۶/۲۹ جنم نہ ہونا یہ پرکرتی (سوتہہ سبھاؤ طبعی عادت) اجما برہمہ کی ہے اس وجہ سے وہ سبھاؤ معدوم نہیں ہوتا یعنی وہ برہمہ جو غیر پیدا شدہ ازلی ہے۔ کسی وقت و میانی میں بہر پیدا نہیں ہوتا نہ مرتا جیسے کا تیسا غیر پیدا شدہ اور زندہ جاوید (اجما امرت) رہتا ہے۔

منتر نمبر ۱۵۷/۳۰ ۔ اور اگر ایسا نہ مانوگے تو پھر یہ نہ کہہ سکوگے کہ سنسار کا انجام ہوتا ہے وہ کوشش

ہوتی ہے بلکہ موکش معدوم ہوجاویگی۔

منتر نمبر ۱۵۸/۴۱ اس لیئے وہی سدھانت صحیح ہے کہ جو ابتدا روانتہا دونوں میں نہیں وہ درمیان میں بھی نہیں ہے اور اُس مطابق ہے کہ جھونٹ کو سچ ماننا۔ جیسے۔ واقعی۔ رسی تھی اور اخیر پربھی رسی ثابت ہوئی تو درمیان میں رسی کو سانپ ماننا وہ درمیانی بھرم (نادانستگی اور شبہ) کی حالت میں سانپ ماننا غلط ہے کیونکہ اوس اصلی رسی کے ابتدا میں سانپ نہ تھا نہ اخیر پر جب روشنی وغیرہ سے پہچانا تو سانپ نکلا۔ اسکا نتیجہ یہ کہ بے علموں کو سنسار سچا اور پیدا ہوا (رسی اور سانپ) کی طرح معلوم ہے واقعی نہ جگت ہے نہ پیدا ہوا اور اسی اخیر عقیدہ کا نام موکش (نجات از دنیا ہے) کہ سنسار کو جو سمجھا تھا وہ کوئی شے نہیں ہے گویا دنیا کے ماننے سے نجات ہوئی۔

منتر نمبر ۱۵۹/۴۲ اور جیسے سپن کی اشیا اوسی سپن کے وقت میں صحیح سی معلوم ہوتی حالت بیداری میں اون مطلق وجود نہیں تیسے جب تک برہم ودیا کا علم نہیں اور وہ بے علمی کی حالت مثل حالت خواب کے ہی اس لئے حالت بے علمی میں (جبتک بے علمی رہے) سنسار سچا معلوم ہوتا۔ اور جب جاگا یعنی برہم ودیا سے چیتن ہوا تب سنسار کا وجود مطلق ظاہر نہیں ہوتا۔ اس طرح عالم لوگوں نے اس سنسار کی ابتدا روانتہا۔ دونوں ندارد تنقیح کر کے موجودہ حالت سنسار تمام کو بھی ندارد پہچانا ہے۔

منتر نمبر ۱۶۰/۴۲ جیسے ہر ایک جسم کو جدا جدا بذاتہ سمجھتے مگر یہ امر مسلمہ واقعی ہے کہ ہر جسم کے اندر جو حالت خواب۔ اوس خواب کی حالت کی سب اشیا رغیر واقعی۔ کالعدم۔ جھونٹ ہوتی تیسے پربرہم کے براٹ روپ کے مقابلہ میں تمام کائنات کو پربرہم براٹ کا ایک جسم سمجھو اوس وقت اچھی طرح ثابت ہے کہ جگت اور جگت کی متعدد اشیا رسب اُس ایک مجموعی براٹ نامی جسم مثل خواب کے غیر واقعی کالعدم اور جھونٹ ہیں یعنی سمجھو کہ مجموعی ایک جسم براٹ روپ کی برہم سپنہ دیکھ رہا ہے پس سپنے میں کچھ کا کچھ نظر آرہا ہے اور جیسے فی نفسہ جداگانہ جسم (جس میں بیشمار ناڑی رگ ہیں) صرف ایک رگ کی اندر سپنا معلوم ہوتا۔ تیسا براٹ کی ایک رگ کی اندر تمام جگت روپ سپنا دیکھ رہا ہے اور جیسے سپن کی وقت سپن کی دیکھی ہوئی اشیاؤں کا کوئی مقام قیام نہیں تیسے سمجھو کہ وہ براٹ جو سنسار کو سپن کی طرح دیکھ رہا ہے

ان سنساری اشیاؤں کا بھی مقام قیام کچھ نہیں۔ اوّل سے اخیر تک تمامتر۔ غلط ہی۔

منتر نمبر ۱۶۱/۳۴ کیونکہ سپن کے وقت بہت ذرا سی دیر میں بڑے بڑے دور تک کے مقام تک پہونچتا۔ حالانکہ سپن دیکھنے میں نہ اِس قدر دیر لگی جس عرصہ میں اُن بڑے بڑے دور والے مقام تک پہونچکر لوٹ سکے نہ کہیں واقعی گیا بلکہ اوسی مقام پر پڑا ہے جہاں سپن دیکھہ رہا ہے۔ پس ظاہر کہ سپن کی اشیار کا۔ زمان و مکان (کال و دیس) کچھہ نہیں اِس لئے اون کا کوئی شے (بستو) ہونا بھی کچھہ نہیں یہی حالت بجنسہٖ سنسار سپن وت کی ہے کہ سنسار کا۔ کال۔ دیش بستو سب نہ ارد ہی۔

منتر نمبر ۱۶۲/۳۵ بہراچھی طرح سمجھو کہ سپن کے وقت جس کسی دوست عزیز یا بڑے درجہ والے نے جو کچھہ سمجھایا اور سپن میں جو کچھہ سونا چاندی بیٹا استری وغیرہ پائے یا ایک مقام موجودہ سے سپن کے وقت بہت دیسیوں میں گھوما وغیرہ وغیرہ۔ جب جاگا تب یقین ہوتا کہ واقعی نہ کسی نے سمجھایا نہ کوئی چیز ملی نہ کہیں گیا نہ آیا۔ جو دیکھا وہ سب جھونٹ تھا یہی حالت جگت کی ہے۔

منتر نمبر ۱۶۳/۳۶ جیسے سپن کی حالت والی سب اشیار۔ کوئی شے نہیں تیسے چت کا دیکھنا بھی کوئی شے نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۶۴/۳۷ حالت بیداری کے مقابلہ سے (کہ حالت بیداری کی اشیار کا وجود ہوتا) حالت خواب کی اشیار کو بے وجود تیغ کیا جاتا ہے

منتر نمبر ۱۶۵/۳۸۔ ہبید بادی کہتے ہیں کہ جیسے حالت بیداری کی اشیار جو سچی اون سچی اشیار کے ہسنسکار سے خواب میں جھوٹی اشیار پیدا اور معلوم ہوتی یعنی اون کا عقیدہ ہے کہ ست سی است پیدا ہوا۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کیونکہ قبل ازیں ثابت کر چکے ہیں کہ جیسے آتما کی ایک جسم کے اندر سپن کی متعدد اشیار تیسے اوس آتما براٹ روپ کے اندر سپن کی طرح جگت کی بیشمار اشیار معلوم ہو رہی ہیں جسکا نتیجہ یہہ کہ سنساری حالت بیداری کو جو تم ست کہتے اور اُس کے تعلقات سی جو جھوٹا سپن مانتے سو خود وہ سنساری است سپن کی طرح ہے تو یہہ کہنا کہ ست سی است پیدا ہوا غلط ہے بلکہ یوں سمجھنا ہے کہ جیسے سپن میں نہیں دیکھا تو تیسے براٹ آتما سپن میں سنسار سپن کو دیکھہ رہا ہی اور اس لئے

نہ ست سے اسِت نہ اسِت سے ستّ پیدا ہوا بلکہ ایک آتما ہے جسمیں وئیت بہاؤ ست یا اسِت کا کچھ نہیں

منتر نمبر $\frac{166}{39}$ - چونکہ سنساری جاگرت حالت بیداری کو سپن (خواب) کا سبب کہنی مگر
مگر پرمارتھ میں سنسار ہی کوئی شئے نہیں - اِس لئے سنسار کا قائم کیا ہوا سبب - اسباب بسبب
سبب ہے وجود جھوٹا ہے - اور یہی نتیجہ ہے کہ سنسار نہ کوئی شئے ہی نہ کسی نے پیدا کیا نہ اوس کی
پیدا کرنیکا کوئی سبب ہی -

منتر نمبر $\frac{167}{40}$ - غرض اسِت سی پیدا ہونا کہنا غلط ہی اور ست آتما میں کوئی سبب وجہ نہیں
جو پیدا کرے اس لئے ست سے پیدا ہونا کہنا بھی ٹھیک نہیں بلکہ اوسی قدر ہے کہ جس قدر پیدا ہونا
ماننے وہ پیدائش ہی نہیں ہے -

منتر نمبر $\frac{168}{41}$ سمجھو کہ جیسے حالت بیداری میں بھی - بحالت بے علمی کے - جھوٹ کو سچ - یا سچ کو
جھوٹ ماننا - جیسے سچی رسی کو جھوٹا سانپ مانیا - اور اوس رسّی والے جھوٹے سانپ کو سچا سانپ
جاننا - بلکہ اوس جھوٹے سانپ سے سچی دہشت کہانا اور دہشت سی سچے کی طرح گرنا چوٹ لگنا یہ سب
مراتب حالت بیداری میں گذرتے تیسے حالت خواب میں تمامتر بے علمی ہے اِس وجہ سے سپن میں
نوع بنوع کی اشیا ردل ہی دل میں قرار دے لیتا - اس لئے بے علمی کی حالت میں جو مانا اور سمجھا
وہ سب غلط ہے -

منتر نمبر $\frac{169}{42}$ اگر کہو کہ بیاس وغیرہ آچارجوں نے جگت کی اُتپت (پیدائش) کو اور کرم کرنیکو
کہا ہے اس لئے جگت اور کرم ست ہے ایسا سمجھنا بھی غلط ہے - بیاس وغیرہ آچارجوں برہمہ
آکار برتی ویدانت جاننے والوں نے جو جگت اور کرم کو کہا اوس سے مدہم ادہکاری - کم علم لوگ
جگت اور کرم کے سچے ہونیکو اخذ کرتے ورنہ اونہوں نے جو ترکیب یعنی حالت نمایاں ہونے آتما کی
جگت روپ کی فرمائی اوس سے ادیم ادہکاری باعلم لوگ جو برہمہ ودیا کے عالم و عامل ہیں اون کو
یہی ثابت ہوتا ہے کہ پیدا کوئی نہیں ہوا ایک آتما ہی بازیگر کی طرح بہت صورتوں سے نمایاں ہوا ہے - اور
کرم کو سچا نہیں کہا بلکہ صاف کہا ہے کہ کرم کا پہل جو سُرگ وغیرہ کہا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے اِسلئے

پھل کی چاہنا نہ کرے ۔ بے مطلب جسم کے چال چلن کو برتو تاکہ تیرہ درونی دور ہو کر قلب شفاف ہو اور تب جیسے کا تیسا ۔ ایکو برہم دوتیہ ناستی ۔ دیکھنے اور سمجھنے میں آوے ۔

منتر نمبر ۱۷۰/۴ جو باعلم لوگ حسب مندرجہ منتر نمبر ۱۶۹/۴ اصل حقیقت کو سمجھکر بلا طلب یا بلا امید کسی مطلب کے صرف جسمی رویہ کھانے پینے وغیرہ کا عمل کرتے اون سے سنساری بیوہار کی جو حالت یا برن کے افعال وہ ہرگز خلاف ناموزوں سرزد نہوں گے ۔ اور بالفرض اگر کوئی عمل اون کا ناموزوں بھی ہوگا تو بہت تھوڑا ہوگا جس کو وہ سمبھال بھی لیں گے ۔ بے علم لوگ جو بحوالہ اندراج وید شاستر کے جسمی یا برن آشرم کی فعل کرتے مثل عیش و عشرت دنیوی یا اگن ہوتر وغیرہ وہ سب ناموزوں و خلاف برہم ودیا کے ہی اور ایسے بے علم جس قدر فعل کرتے اون سے وہ سنبھالا نہیں جاتا کہ اون کا ثمرہ نہ ظہور پذیر ہونے دیں اس وجہ سے وہ ہمیشہ دنیوی تناسخ میں رہتے آتے اونکی نجات دنیا سے کبھی نہیں ہوتی ۔

منتر نمبر ۱۷۱/۴ جیسے جنکو اندرجال کی ودیا معلوم نہیں اس وجہ سے اندرجال سے ظاہر ہوئی ہاتھی کو انجان لوگ سچا ہاتھی وغیرہ مانکر اوس میں دلبستگی کرتے ہیں تیسے سمجھو کہ جنکو برہم ودیا نہیں وہ سنسار کو سچا مانتے اور اوسمیں دلبستگی کرتے ہیں ۔

منتر نمبر ۱۷۲/۵ اصلیت یہ ہی کہ آتما اور جسم دونوں کا ازلی سمبندہ (مناسبت) ہے کہ آتما کا ظہور بلا جسم کے اور جسم کا استقرار بلا آتما کے نہیں ہوتا مگر جسم مکان اور آتما مکین ہے ۔

اس مناسبت سے جب جو جسم مکان روپ نمایاں ہوا ۔ اور اُس کے اندر جو آتما چیتن مکین روپ اُسکا کوئی نام مثل دنیوی اور جسمی افعال کے مناسبت سی اوس آتما کو کسی برن آشرم والا یعنی پیدا شدہ ۔ اور جسمی مناسبت سے جو چلنا پھرنا تب آتما کو چلتا ہوا ۔ اور باوجودیکہ کوئی شئے واقعی نہیں تاہم ہر ایک کو کوئی نہ کوئی شئے سی قایم کر لیا جاتا ۔ اور جسمی چال چلن سے ۔ دیکھنے والا نہ دیکھنے کا ۔ گیانی یا اگیانی ۔ اور ہر ایک حس کے چال چلن سے وہ متحرک اور یہ ۔ وہ ۔ سو وغیرہ کے بیوہار سے متعدد کہا اور مانا جاتا واقعی آتما ۔ اجما[۱] ہے ۔ (پیدا نہیں ہوا) اچل[۲] (لاجنب ہی) کہ کہیں آتا جاتا چلتا پھرتا نہیں ۔ البستو[۳] ہے (یعنی کوئی شئے نہیں جسکو انگشت نمائی کوئی دکھایا یا بتا سکے) گیان گہن[۴] ۔ (عین علم الٰہی) شانت[۵] (باتسکین) اودوے[۶] (وحدہ لاشریک) ہے

منتر نمبر ۱۷۳/۴۶ اس اصلی بیوستہا سے ثابت ہی کہ آتما پیدا نہیں ہوتا اس لئے آتما کو اجما (غیر پیدا شدہ) کہتے ہیں اور جو اس اصلی بیوستہا کو برہمہ ودیا سے جانتے وہ جنم مرن اور سنسار میں پھر نہیں پڑتے سب نجات پا جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۷۴/۴۷ ۔ اب تمثیلاً۔ اوس آلات کار کو کہتے جس نام سے یہ چوتھا ادھیا ہی جیسے سیدھا اور ٹیڑھا۔ بلکہ نوع بنوع سے۔ آلات کا چلنا ہی یعنی جیسے بتی (جس میں ڈنڈا۔ اور اوس کے دونوں کنارہ پر گودڑ کپڑے کا گٹا۔ آگ سے روشن۔ یا جیسے کوئی لکڑی کہ اوپر سے جلی ہوئی اوس کو آلات کہتے ہیں۔ اور جیسے کوئی کھلاڑی اوس بتی یا آدھی جلی لکڑی کو گھما دے۔ تو اوس بتی یا آدھی جلی لکڑی کی آگ جس طرح گھما دے ویسا دے اوس طرح سیدھی۔ ٹیڑھی۔ نوع۔ بنوع کی معلوم ہوتی۔ ویسے پکڑنا اور پکڑ نیوالے کا آبھاس (جلوہ) بگیان کا چلنا ہے۔ یعنی آتما ایک بگیان روپ اچل (عین علم دانائی) لاجنب ہی۔ اودیا (بے علمی) سے آتما کا طرح طرح کے روپ اور چلنے والا معلوم ہوتا ہے اور واقعی جیسے بتی وغیرہ کی آگ ویسے آتما نوع بنوع یا چلنے والا نہیں ہی۔

منتر نمبر ۱۷۵/۴۸ جیسے تمثیلی بتی۔ یا آدھی جلی لکڑی۔ واقعی خود نہ پھرتی نہ اوس کی واقعی ویسی ٹیڑھی سیدھی صورت والی ہے۔ دوسرے کی گھمانے سے اوس کا پھرنا اور نوع بنوع کی صورت نمایاں ہوتی اور اس طرح وہ جنم۔ اور ابھاس اُس میں واقعی نہیں۔ اسی طرح بگیان کا واقعی جنم اور ابھاس کسی قسم کا نہیں جیسا جگت روپ کر کے بے علموں کو معلوم ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۱۷۶/۴۹ اگر ایسا مانو کہ بتی۔ یا آدھی جلی لکڑی آلات نام والے میں ذاتی جنم اور ٹیڑھا۔ و سیدھا ابھاس نہیں مگر اور کہیں سے یا اور کسی سے اوس میں موثر ہوئے ہوں سو بھی نہیں ہے۔ بلکہ صرف گھمانے سے اوس کی اوس میں یہ بات نمایاں ہوتی ہے اور وہ نمود بھی واقعی نہیں۔ ویسے بگیان میں کسی قسم کی نسبت یا اپادان کی شراکت نہیں اور اگر یہ مانو کہ آلات و بگیان کے وہ دونوں گن جنم اور ٹیڑھی و سیدھی صورت والی۔ اور کسی میں موثر ہوتی ہوں سو بھی نہیں۔

غرض آلات اور بگیان میں جنم ہونا اور بنوع دیگر اشکال ہونا نہ ذاتی ہے نہ اور کسی سے اونمیں آئے۔ نہ اون سے اور کسی میں جاتے۔ وہ بذات خود۔ بصورت واحد اور جنب ہیں۔

منتر نمبر ۱۷۷/۵۰ ۔ اس طرح بگیان کی تشبیہ آلات سی تشبیہ طعام ہی۔ کہ دونوں کی حالت ذاتی و

وصفاتی یکساں ہے۔

منتر نمبر ۱۷۸/۵۱ نتیجہ یہ کہ آتما چیتن نگیان گھن ہے۔ اُس سے سوا رجگت کی پیدائش اور نوع بنوع کی نموداری۔ کسی دوسری شئے۔ پرکرتی یا۔ عناصر وغیرہ سے ہرگز نہیں ہی نہ پرکرتی وغیرہ بذاتہ کوئی شئے ہے اس لئے آتما چیتن میں کسی دوسری شئے کا ابہاس عکس نہیں نہ آتما کا کسی میں عکس ہے کیونکہ آتما سے سوار کوئی جگت یا جگت کی اشیاء ہیں ہی نہیں۔

منتر نمبر ۱۷۹/۵۲ غرض چیتن آتما میں نہ کسی کا ابہاس آتا ہے نہ آتما کا اور کسی میں ابہاس جاتا آتما لاجنب اور بذات واحد ہے۔ اس لئے وہ نہ کسی کا کارن (سبب) ہے نہ کسی کا کارج۔ سبب یا اسباب ہی اور یہ معاملہ ایسا باریک سے زیادہ باریک ہی کہ خیال میں آنا مشکل سی ہے۔

منتر نمبر ۱۸۰/۵۳ جبکہ آتما واقعی نہ کارن ہے نہ کارج۔ اس لئے آتما کا کسی سے کسی قسم کا برتاؤ کمی بیشی درجہ وغیرہ کے نہیں کہ آتما نہ کوئی شئے ہی نہ اُس میں کوئی دہرم ہے۔

منتر نمبر ۱۸۱/۵۴ آتما بذاتہ چد (چیتن) ہے اُس میں کسی سے کوئی دہرم پیدا نہیں ہوا نہ اوس سے کسی میں کوئی دہرم گیا۔ اس لئے عقیل باعلم لوگ سبب اور اسباب کی پیدائش نہونا یقین کرتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۸۲/۵۵ جب تک ہیت روپ کرم۔ اور پہل روپ جسم میں۔ میں۔ میری۔ تیں۔ تیری کا عقیدہ ہے تب تک دونوں اثر پذیر رہتے اور جب وہ عقیدہ نہیں رہتا تب ہی دونوں مفقود ہو جاتے یعنی جبتک جو شخص خود غافل ہوکر افعال کرتا اور اُن کے ثمرہ کا پانیوالا اپنے کو سمجھتا تب تک اوس کو بھلے بُرے کا ثمرہ ضرور ملتا اور جو فاعل ہوکر مرتا اُس کا پھر جنم تقاعدہ تناسخ ضرور ہوتا۔ اور جس کا یہ عقیدہ نہیں اور اپنے کو فاعل و ثمرہ پانیوالا نہیں سمجھتا۔ اکرتا۔ ابہوگتا جو آتما کا دہرم وہی اپنا سمجھتا۔ وہ دنیا سے نجات پاتا۔ اس میں کسی تغیر و رد و بدل کو گنجایش نہیں۔ صرف سمجھ سے بندہ۔ سمجھ سے مکتی ہے۔

منتر نمبر ۱۸۳/۵۶ جبتک ہیت اور پہل کو اپنی نسبت عائد کرنیکا عقیدہ تمام تر معدوم نہیں ہوتا تب تک سنسار بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کہ یہی بیج روپ ہی اور جس کا یہ عقیدہ معدوم ہو جاتا وہ پھر سنسار کو نہیں پاتا۔

منتر نمبر ۱۸۴/۵۷ پرمارتھ اور سنساری ہونا یعنی دونوں طرح سے۔ ودیا (علم) اور اودیا بے علمی

ہیں متضاد و تفاوت ہیں۔ یعنی علم کبھی نیست و نابود نہیں ہوتا۔ اور بے علمی وہ شے ہے کہ علم حاصل ہونے سے بے علمی نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اِس بنا پر جو بوجہ بے علمی برہم و دیا کے اپنے کو فاعل و ثمرہ پانیوالا سمجھے سو جب تک یہ سمجھ رہتی تب تک اُسکا سنسار بنا رہتا اور بڑھتا چلا جاتا۔ اور جب وہ بے علمی نہیں رہتی تبھی سب سنسار بیوہار نیست و نابود ہو جاتا۔ اِس لئے بے علموں کیلئے دنیا پیدا و فنا ہونیوالی شے ہے باعلموں کے عقیدہ میں دنیا کوئی شے نہیں۔ اِس لئے یہاں نہ دنیا کبھی تھی نہ اب ہے نہ آئندہ رہیگی۔ ایک آتما۔ ازلی لازوال ہے کہ وہی ایک ابتدائی تھا۔ وہی ایک اب موجود ہے وہی ایک آئندہ ہمیشہ لازوال رہیگا۔ نتیجہ یہ کہ اودیا میں سنسار ہے اور اودیا کے نابود ہوئے میں سنسار نہیں ہے۔

منتر نمبر ١٨٥/٥٨ یہ اودیا ایک پردہ ہے سو جبتک جس عقل پر اودیا کا پردہ پڑا ہے تب تک جیسے اندھیرے میں کچھ کا کچھ (جیسے رسی کا سانپ) سب دھرم بھرم سے سچے معلوم ہوتے اور جب وہ پردہ ہٹا عقل روشن ہوئی تب وہ بھرم دھرم سب ندارد ہو جاتے ہیں۔

اِسی طرح اودیا والوں (بے علموں) کا جنم کرم دھرم بیوہار سب مایا (بھرم) سے ہے سو وہ بحالت باعلمی کے ظاہر نہیں رہتی نیست و نابود ہو جاتی ہے۔

منتر نمبر ١٨٦/٥٩ جیسے مایاوی اندرجال۔ بھانمتی وغیرہ کے مایاوی بیج سے مایاوی درخت اونچا۔ کہ نہ وہ بیج سچا نہ درخت سچا۔ اور اُس کا تولد وجود مطلق نہیں اِس وجہ سے وہ مثل سچے درخت کے۔ سچے درخت کی میعاد تک قائم نہیں رہتے۔ کھیل میں ہی اُپجکر نیست و نابود ہو گئے۔ بجنسہٖ یہی حال بے علمی میں ودیا اور دنیا کے دھرموں کا ہے۔

منتر نمبر ١٨٧/٩٠ اس وجہ سے جگت اور جگت کی دھرموں کو نت (ہمیشہ کے اور لازوال) کہنا یا انت (بالکل ندارد) کہنا بنتا نہیں۔ کیونکہ مایا میں اُن کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اور واقعی وہ کوئی شے نہیں۔

منتر نمبر ١٨٨/٩١ صرف یہ بات ہی کہ جیسا سُپن میں چت (دل) دوئیت بھاؤ میں رہتا ہی ایسا جاگرت میں رہتا ہے سنکلپ بکلپ دل کا خاصہ طبعی ہے ویسی دوئیت بھاؤ میں جیسا سپن میں

سپن کے پدارتھ سچے تیسے بیداری میں بیداری کے پدارتھ سچے بے علموں کو معلوم ہوتے واقعی سپن اور جاگرت دونوں وقت کے پدارتھ جھوٹے ہیں نہ پہلے کبھی تھے نہ اب ہیں نہ آیندہ رہیں گے۔

منتر نمبر ۱۸۹/۶۲ باعلمی کیحالت میں دل واقعی۔ وحدانیت کی درجہ میں ہے بانیمہ جبتک دل میں بےعلمی رہتی تب تک دل خواب و بیداری دونوں حالت میں دوئی میں مشغول رہتا اس میں شک نہیں ہے کیونکہ جب باعلمی ہوتی تب بھی تو وہی دل ہے جسمیں دوئی کو مطلق گنجایش نہیں ہوتی وحدنیت مستقل رہتا ہے۔

منتر نمبر ۱۹۰/۶۳ لغایت منتر نمبر ۱۹۳/۶۶ اور تمثیل ہے کہ جیسے سپن میں سپن کا دیکھنے والا۔ اور بحالت بیداری کے بیداری کا دیکھنے والا۔ سیدج۔ انڈج۔ اُدبج۔ جرانج۔ چاروں قسم کے اجسام والوں کو دیکھتا تو وہ جملہ اقسام والے جیو سپن یا جاگرت دیکھنے والیکے جیو سے باہر نہیں بلکہ اوسی جاگرت یا سپن دیکھنے والیکے اندر ہیں۔ تیسے سُپن و جاگرت میں جو کہا جاتا کہ دل دیکھتا ہے وہ دل ہی اوسی سپن و جاگرت دیکھنے والیکے اندر ہے لیکن باہر نہیں بلکہ وہ دل ہی کوئی شے نہیں۔ مطلب یہ کہ جس کو دیکھا۔ جس نے دیکھا جسکر کے دیکھا۔ ان تینوں میں سے کوئی شے جداگانہ نہیں ایک آتما ہی ہے وہ بحالت اودیا کے سپن و جاگرت میں سب بستار بڑہاتا رہتا اور ودیا میں سب بستار کو سمیٹ لیتا ہے۔

منتر نمبر ۱۹۴/۶۷ اصلیت یہ کہ آتما اور چت کہنے کو دو اور واقعی ایک پدارتھ آتما ہی ہے وہی چت روپ ہوتا اور اوس حالت میں اپنے چت سے آتما اپنے آتما کو اور آتما اپنے آتما سے اپنے چت کو دیکھتا اس طرح وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے اپنے میں آپ کو دیکھنے والے ہیں مگر واقعی یہ دونوں لکشن (سُون۔ سفر۔ نقط۔ ندارد) ہیں کیونکہ جب چت کوئی دوسری شے ہو تب ایک دوسرے کو دیکھنے والا کہا جاوے۔ دوئیت بادی چت اور آتما کو دو مانتے اسیوجہ سے اون کو دوئیت بادی پرتیت ہوتا جیسے کوئی شخص آئینہ میں اپنی صورت دیکھے اور اپنی خاص صورت کو شے جداگانہ اور آئینہ کے اندر کی شے کو۔ کوئی جدی شے مانے۔ یہی حالت بھید بادیوں کی ہے۔ سو کسی طرح ٹھیک نہیں۔

منتر نمبر ۱۹۵/۶۸ جیسے سپن میں جیو پیدا ہوتے اور مرتے اور واقعی اُن میں سے جس کو پیدا ہوا کہا وہ پیدا نہیں ہوا۔ اور جس کو مرا ہوا کہا وہ مرا نہیں اسی طرح حالت بیداری میں جیو لکا

مرنا اور جیونا کہا جاتا اور واقعی نہ کوئی پیدا ہوتا نہ مرتا کہ آتما سے سوا کوئی شے نہیں اور آتما موت حیات سے مبرا کہ نہ جنم لیتا نہ مرتا ہے۔

منتر نمبر ۱۹۶/۶۹ سپن کی طرح دوسری تمثیل مایا۔ اندرجال بدیا کی ہے کہ اندرجال کے کھیل میں جیو پیدا ہوتے اور مرتے معلوم ہوتے واقعی نہ کسی کا جنم ہوا نہ کوئی مرا۔

منتر نمبر ۱۹۷/۷ جیسے اندرجال والے منتروں دوا و کھدوں سے۔ اندرجال کے کھیل والے جیوں کا جھوٹا پیدا ہونا اور مرنا۔ تیسے بے علمی کی سمجھ اور جھوٹے عناصر سے جاگرت میں جنم لینا اور مرنا۔ اور واقعی نہ کسی کا جنم ہے نہ مرن ہے۔

منتر نمبر ۱۹۸/۷۱ پہلے اس سے تیسرے پرکرن کے اخیر پر جیسا کہا ویسا ہی پھر اس موقع پر پرسنگ سے سدھانت کہتے ہیں کہ جگت کا کوئی کارن (سبب و مسبب) نہیں اس لئے واقعی کوئی جیو پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور جب پیدا ہی نہیں ہوتا تو مرنا کہنا کب ہو سکتا ہے کیونکہ جب پیدا ہونا صحیح ہو تب اُس کا مرنا۔ ناپید ہونا کہا جاوے۔ پس جبکہ یہہ برہ ستھا واقعی ہے کہ کوئی پیدا نہیں ہوتا تو وہ ست آتما۔ وہی ست سب میں بڑے درجہ والا ہے۔

منتر نمبر ۱۹۹/۷۲ چت ایک ہی مگر جب تک بے علمی تب تک تو تعلقات سی با تعلق اور تب تک اوس کو سب کچھ معلوم ہوتا اور دیکھا ہوا سچ مانا جاتا۔ اور جب چت با علم ہوا تو خالص سب سی بے تعلق اوس کی اصلیت ہی اس لئے بحالت بے تعلقی کے اپنی اصلی حالت آتم روپ میں پھر کچھ بھی اپنے سوا نہیں دیکھتا۔ اِس لئے شاستر نے چت کی اصلیت میں دو صفتیں کی ہیں۔ ایک یہ کہ چت (بے تعلق والا) دوسرے یہ کہ نت (ہمیشہ کا اور لازوال) ہے۔

منتر نمبر ۲۰۰/۷۳ سنساری بیوہار میں ہی جو جس قدر کلپنا ہے وہ سنساری بیوہار کے اندر ہی برمار تھہ سے واقعی کچھ بھی نہیں ہے۔ اور سنساری بیوہار سے علیحدہ اگر کوئی عقلی دلائل سی کچھ اور کلپنا کرے وہ تو بالکل ہی بے اصل ہے۔

منتر نمبر ۲۰۱/۷۴۔ اناتم شاستروں۔ ویشیشک نیہ ترک وغیرہ سے پیدا ہونا۔ مرنا۔ سب بیوہار ہے

لیکن آتم شاستر برہمہ ودیا سے پیدا ہونا۔ مرنا اور سب بیوہار محض بے اصل اور بنداردہ ہے۔ بلکہ آتما سے سوا رجیسا اور کوئی پدارتھہ ہو اور اوس پدارتھہ کا جنم ہوتا ہو تو اوس کے مقابلہ میں آتما کو اجنما کہا جاوے۔ اس لئے آتما۔ اجنما کہنا ہی نہیں بنتا۔

منتر نمبر ۲۰۲/۷۵ بادی لوگ جس قدر کہتے وہ سب جھوٹھ ہی۔ گر وہ لوگ جو جھونٹ کو سچ قائم کرتے ہیں ہتبد اور (ہٹ) کرتے اُس ہٹ کی حد تک جھونٹ سچ سا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۳/۷۶ واقعی امر یہہ ہی کہ واقعی چت کوئی خاص بذاتہ شے نہیں اور چت کسی۔ اعلے ادنے۔ اوسط۔ ہتو (سبب) کو دیکھتا نہیں تو جب ہتو ندارد تو پہل کہاں سے ہوگا۔ اس لئے چت کو کوئی شے قائم کرکے اور اوس کا دیکھنا۔ خیال کرنا۔ ایک کرم ہیتو روپ ماننا۔ اور اوس ہتو سے پہل روپ جسم کا پیدا ہونا۔ ایسا جو بادی لوگوں کا کہنا وہ سب غلط ہے۔

منتر نمبر ۲۰۴/۷۷۔ انمت چت کی جو پیدا ہونا متھن ہے وہ صحیح اور درجہ وحدانیت پر ہی یعنے جس دل میں کوئی تمنا نہیں وہاں کچھہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ مستقل دل۔ کہتا کہ کسی کی پیدائش نہیں۔ ایک یہ آتما سے سوا کوئی شے ہی ایسے مستقل دل کا حق کہنا حق ہے تنزلزل دل (بادیوں) کا کہنا سب جھونٹھ ہی۔

منتر نمبر ۲۰۵/۷۸ جس نے ست کی اصلیت کو واقعی طور پر جیسا ہے جان لیا (ہیت رہت) ہے سبب والا نہیں وہ ہتو کو ست سے علیحدہ غیر متعلق سمجھ کر۔ سب رنج۔ فکر۔ حسرت اور خواہش ہر قسم کو چھوڑ کر بیخوف ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۶/۷۹۔ جب تک اگرچہ دوئیت بہاؤ واقعی تہیا (جھونٹ ہی) گر جب تک ہٹ کرکے دل اوسمیں دلبستگی رکہتا تب تک وہ دوئیت بہاؤ میں ہی دوئیت کی طرح رہتا اور جب برہمہ ودیا سے ثابت و ظاہر ہوتا کہ دوئیت بہاؤ غلط ہے تب سب کی علیحدہ بےتعلق اور فارغ ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۷/۸۰ جو دوئیت سے بے تعلق ہوا اور دوئیت میں دلبستگی نہیں رکہتا اوس کی ادوئیت برہمہ میں لاجنب مستقلی ہوتی ہے اور عقیل مہاتما وں کا یہی نشچے ہی کہ سم بہاؤ۔ غیر پیدا شدہ۔ واحد ہی۔

منتر نمبر ۲۰۸/۸۱ وہ ادویت ست چیتن جنم سے جس اسے کہ کسی ابتدا درمیان میں اوسکا جنم نہیں ہوا۔ اوس کو نیند نہیں ہمیشہ چیتن جاگتا رہتا۔ اس لئے وہ کسی سپنے کو نہیں دیکھتا بلا امداد یا اشتمال یا عکس وغیرہ کسی کے وہ خود پرکاش دیپ چیتن (منور) ہوتا ہے۔ کیونکہ پرکاشمان ہونا اوس کا سبھاؤ ذاتی خاصہ طبعی ہے۔

منتر نمبر ۲۰۹/۸۲۔ وہ دویت بھاؤ ایسا ناقص ہے کہ چاہے جس طرح سے گرم کرو اور سکھ کو چاہو کہ گرم کرنا اور سکھ چاہنا دویت براؤ میں ہی ہوتا۔ مگر اوس سے سکھ ہرگز نہیں نکلتا ہمیشہ دکھ ہی نکلتا ہے۔

منتر نمبر ۲۱۰/۸۳ اس بارہ میں جو ایسے مختلف بیان ہیں ۱۔ ہے ۲۔ نہیں ہے ۳۔ ہے بھی اور نہیں بھی ہے ۴۔ نہیں سب نہیں ہے۔ یعنی بشٹ شکہ کتی کا آتما۔ دیہوں سے نیچدہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ آتما اور دیہہ دونوں کا ہونا گنتے نمبر ۲ چھنگ بادی کہتے کہ آتما دیہوں سے تو علیحدہ ہے مگر عقل سے علیحدہ نہیں اس عقیدہ سے وہ آتما اور عقل کو ایک شے اور باقی سب اشیا آتما کو جدا گانہ مانتے ہیں نمبر ۳ دوسری قسم کے اردہ چھنگ بادی ملنے کہ آتما ہے بھی اور نہیں بھی ہے۔ نمبر ۴۔ سون بادی کہتے کہ آتما نہیں ہے نہیں ہے اور ایسی مختلف رائوں میں سے کوئی کسی راستہ کو کوئی کسی رائے کو مستقل کہتے مگر نتیجہ یہ کہ یہ بادی لوگ پرمارتھ سے ناواقف مثل انجان بالکوں (بچوں نافہم) کے ہیں اس لئے بےعقلی سے سب اپنی اپنی مختلف رائے کہتے اور دراصل ان سب کا کہنا ٹھیک نہیں۔

منتر نمبر ۲۱۱/۸۴ اون چاروں قسم کے بادیوں سے آتما جو چار قسم کا کہا جاتا۔ سو آتما ان چاروں قسم میں سے کسی قسم کا نہیں اور جس نے ان چاروں قسم سے علیحدہ آتما کو جانا وہی پنڈت ہمہ دان ہے۔

منتر نمبر ۲۱۲/۸۵۔ جس پنڈت نے اون چاروں قسم سے علیحدہ آتما کا سروپ جان لیا وہ ہمہ دان وہمہ بین ہو کر۔ ابتدائی۔ درمیان۔ انتہا سے بری ہوا۔ برہم روپ درجائی کو پاکر پھر وہ کسی شے کو سوا ایک برہم آتما چیتن کے مطلق کسی شے کو نہ دیکھتا نہ سمجھتا کہ اوس کا ہمہ اوست عقیدہ ہے۔

منتر نمبر ۲۱۳/۸۶ اس طرح جس نے برہم کو جانا وہی برہمن (برہم کا جاننے والا) ہے پس اوس کی جو سبھاؤ ہی۔ برہما کا برتی وہی برتی اون کی شم (انتہ کرن قلب کی صفائی) اور وہی برتی اوس کی دم

(محسوسات کا قابو کرتا ہے) اِس وجہ سے وہ ہمیشہ سمتا (یکساں) حالت پر رہتا اور سب کو بدرجہ مساوی جانتا اور دیکھتا ہے۔

منتر نمبر ۲۱۴/۸۷ واقعی غیر واقعی اشیار کی تنقیح میں کہتے کہ۔ جو شے اون کے جسم موجودہ سے برتنے میں آدی اوس کو شے کہتے جس کا نام شاستر میں سہ لبتو کہا جاتا اور جو برتنے میں نہ آسکے اوس کو شے نہیں کہتے بلکہ ندارد کہتے کہ کچھ نہیں۔ اوس کو نر لبتو کہتے۔

اسی طرح جو ظلم سے برتنے میں آوے اُس کو شاستر میں نر لبھہ کہتے چنانچہ اسی بنا پر دنیوی بیوہار میں حالت بیداری کی اشیار کو لبتو اور اُپ لبھہ اور سپن کی اشیار۔ اُلبتو اور نر لبھہ مانی جاتی۔

منتر نمبر ۲۱۵/۸۸ گر پر مارتھہ میں برہما کار برتی اور برہم ودّیا سے صرف ایک برہمہ آتما سچی لبتو اور اُپ لبھہ اور تمام دنیا معہ ہر دو حالت والی اشیا (بیداری و خواب کی سب اُلبتو اور نر لبھہ ہیں۔ ایسا گیان گیہ بلکیہ مہاتماؤں نے نشچے کیا ہے۔

منتر نمبر ۲۱۶/۸۹ گیان (علم) اور گیہ روپ جو لوکک۔ جاگرت۔ استھول نام سے تین قسم والا اوپر سب ہیں جو۔ قاعدہ برہم ودیا سے ایک آتما برہم کو جانتے وہ پورے عقیل لوگ دنیا میں مہہ دان ہوتی ہیں۔

منتر نمبر ۲۱۷/۹۰ اُصولی چار امر ہیں۔ ۱۔ ہیہ یعنی چھوڑنا ترک کرنا۔ ۲۔ گیہ (جو جاننے کے لائق ہے) ۳۔ آپ (پانیکے لائق)۔ ۴۔ پاکٔ (اکپانیکے لائق) سو برہم جاننے والوں نے اِن چاروں اُصول سے ایک برہم کو پہچانا ہے برہم سے سوا کوئی شے پائی نہ گئی۔

منتر نمبر ۲۱۸/۹۱ سب دہرم والا جو آتما برہمہ وہ اکاس کی طرح ایک ورانادی اور وہی جاننے کے لائق ہے اوس میں دوئی مطلق نہیں۔

منتر نمبر ۲۱۹/۹۲ سب دہرم والا آتما ازل سے ہی گیان روپ (غایت درجہ کا باعلم) ہے جس کو ایسا شکیں (شانت ہوتی) وہ زندہ جاوید ہونیکی طاقت رکھتا ہے۔

منتر نمبر ۲۲۰/۹۳ سب دہرم والا آتما۔ ازل سے یکساں باتسکین (شانت) اور غیر پیدا شدہ خاصہ طبعی سے بلا کمی بیشی کے درجہ مساوی کا سکہ والا۔ اور کسی طرح جُدا جُدا نہیں (نہیں) اوصاف پاک ہی بدیں وجہ وہ بندہ

ہوکش و شانت کیلئے اوس کو کسی فعل تجویز کی ضرورت ہی۔

منتر نمبر ۲۲۱/۹۴ نیارشاستر والے دویت بادی۔ انیار (بے انصافی) سے بھید کو کہتے کہ برہمہ جیو۔ جداگانہ ہیں اور جیو کو بمقابلہ برہمہ کے ازلی ایک شے قائم کرتے بلکہ قطع نظر جیو کے وہ پرمانو روپ عناصر کو بھی ازلی۔ بتاتے تو صاف ظاہر ہے کہ اون کے عقیدہ میں تین بلکہ آٹھ ایشر ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایک دلیل کہتے کہ بلاموجودگی مادہ (عناصر) کے کوئی شے بن نہیں سکتی اس لئے دنیا کی پیدائش سے پہلے جس وقت ازل میں ایشر اور جیو تھے اوس وقت میں عناصر ہی تھے جنسے ایشر نے جگت کو پیدا کیا تو اس دلیل سے ظاہر ہے کہ ایشر کی وہ صفت نہیں کرتے بلکہ مذمت کرتے ہیں کہ گویا ایشر کو بلاموجودگی عناصر کے کچھ قدرت ہی جگت پیدا کرنے کی نہ تھی۔ حالانکہ جگت پیدا کرنا یا جگت کی اشیاء بنانا متعلق پرمارتھ (یعنی قدرت نامتناہی) کے اور مٹی وغیرہ اشیاء دنیوی سے برتن وغیرہ بنانا متعلق سنساری بیوہار کے ہی یا اندریں صورت اون کے قیاس و دلیل پر افسوس ہی۔ کہ وہ پرمارتھ اور سنساری بیوہار اور کمہار وغیرہ برتن والوں بے اختیار۔ اور قدرت آفریدگار۔ و آفریدگار نامتناہی کو یکساں۔ بے اختیار قائم کرتے ہیں اس لئے ایسے بھیدبادیوں کو بخیل سمجھنا چاہیے کہ جیسے بخیل کو روپیہ خزانہ نہایت عزیز اور بخیل سمجھتا کہ کوئی کام بدون روپیہ کے چل نہیں سکتا چنانچہ اسی بنا پر یہ قول ہے۔

اے زر تو خدا نہیں ولیکن بخدا   ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

اسی طرح یہ بادی لوگ بھی سمجھتے کہ بدون خزانہ عناصر کے پیدائش عالم کا ہو نہیں سکتا تھا۔ سو جب ایشر کو وہ ازلی خزانہ عناصر معہ جیو۔ ہوگئے والے عیش و عشرت دنیوی کے گویا بطور ارثہ اجدائی کے ملا تب ایشر دنیا کو بنا سکا ورنہ ایشر کو قدرت مطلق نہ تھی۔ اس لئے بھیدباد میں ہرگز پاکی و صفائی نہیں تمام ناپاک و ناقص ہے۔ اور اون کو منکر کہنا بیجا نہیں۔

منتر نمبر ۲۲۲/۹۵ اور جس کا شل ویدانت عقائد والوں ابھید ماننے والے کا یہ عقیدہ ہے کہ آتما برہم ایک اوس کا ثانی یا ہمراہی خواہ ازلی کوئی نہیں۔ اور وہ خود غیر پیدا شدہ ہی بسم بھاؤ والا ہی ہر حالت میں ایک حالت ہی۔ پرمارتھ میں جگت کوئی شے نہیں سب وہی جگت روپ کر کے نمایاں ہو رہا ہے اور اگر بیوہار میں جگت کی پیدائش مانو تو بھی وہی نمت اُپادان کارن ہی ایسا عقیدہ والا مہاگیانی و اخیر درجہ کا

عالم ہے اور اوس کو کچھ کرنیکے لایق نہیں -

منتر نمبر ۲۲۳/۹۹ - غیر پیدا شدہ آتما برہم ہیں - باعلموں کا یہی مستقل علم ہے کہ وہ غیر پیدا شدہ ہی اور آتما سے سوا ارکسی جیو عناصر، جگت کی اصلیت کچھ نہیں سمجھتے یہ ایسا گیان لاجنب ہی کہ ملتا اور ٹلتا نہیں -

منتر نمبر ۲۲۴/۹۹ بھید بادی تو - اُنکی برابر ذرا بھی اس کے خلاف آتما کا دہرم اور جگت کی پیدائیش کہتے ہیں ایسے بے علموں کو ہمیشہ یعنی کبھی دنیا سے نجات نہیں ہو سکتی اور ایسوں کو کہا جاوی کہ یہ باعلم ہیں - ان کا گیان دور ہو گیا - غلط ہی - بلکہ اون کو محض بے علم کہنا واجب ہی -

منتر نمبر ۲۲۵/۹۹ آتما میں بے علمی مطلق نہیں وہ ذاتی - ہر عیب سی پاک - ازلی شدہ بدہ (شفاف عقل) مکت (از ہمہ منزہ) ہے سمجھ جاتے والے اوس کو بصفات موصوف - موصوف جانتے اور کہتے ہیں -

منتر نمبر ۲۲۶/۹۹ فضول دلیل کرنیوالے لوگ مثل نیار دیشیشک بادی کا لقب ساسترمیں (ستاب والی) ہے - اس لئے اون کی کوتاہ سمجھ علمی اصلیت تک نہیں پہنچی - اس لئے اون کے سب علم و افعال و دلائل عقلی و تحریر نقلی ادسی لقب والے ہیں -

منتر نمبر ۲۲۷/۱۰۰ اس پرکرن کے خاتمہ پر بطور منگلا چرن اور خلاصہ تمام اس پرکرن کے کہتے ہیں کہ آتما جو بہت کوشش کر کے جاننے کے لائق - نہایت باریک و عمیق - غیر پیدا شدہ - ایک یکساں بہا اُدوالا - پاک صاف بے عیب - دوئی سے بری ہے پس بصفات موصوف کو نفی موصوف جانکر بار بار نمسکار ہی -

ماندوک اُپنشد ختم ہوئی -

(۱۱)

اوم کی فضیلت میں

اتہرب بیدی دہیان بند تارک اتہرب سکہا برنو سہم نامی پانچ اپنشدوں کے انتخاب سے مجموعی۔

جوگ اپنشد

لفظ اوم۔ اور اوس کی آواز تمام الفاظ اور آوازوں سے افضل۔ اور تمام الفاظ آوازوں اور ویدوں و دنیا کی پیدائش کی ابتدا اسی لفظ۔ اوم سے ہے کہ مایوپہت چیتن ایشر نے جب دل میں خیال کیا کہ (ایکوہم بہو سیامی)) ।। एकोहं बहु स्याम ।। इति श्रुतिः ।। میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں۔ یہ اس شرتی کے معنی ہیں تو ایشر کے شرت سے یہی آواز سب سے پہلے نکلی۔ اُنی۔ معنے اس کے ہیں (ہاں) یعنی ایشر نے اپنے ارادہ کو ست کلپ لفظ اوم سے وید اور جگت کے نمایاں کرنے کو قبول کیا جس سے سب سے پہلے۔ سولہ[۱۶] سر چھتیس[۳۶] بنجن۔ کُل باون[۵۲] قسم کی آوازیں۔ اور تن آوازوں سے وید اور وہی لفظ۔ اوم۔ ایشر کا۔ مہت تت قرار پاکر مہت تت سے۔ اہنکار۔ اہنکار سے اکاس اور اکاس سے پیچھے بعد دیگرے ترتیب وار باقی۔ وایو۔ تیج۔ جل پرتہوی چار عنصر نمایاں ہوکر پانچوں عناصر (مادہ روپ) سے جگت کیل ظہور پذیر ہوا اسی بنا پر ابتدا سے برسم دنیوی معمول ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے کچھ خواہش و التجا کرے اور اوس کو (جس سے التجا کی) وہ امر منظور ہے تو جواب میں۔ ہاں۔ کہتا ہے جو لفظ ہاں لغوی معنے لفظ اوم کے ہیں اور پھر وہ بعد میں اوس خواہش کو پوری اور اپنے اقرار کو ضرور سچا کر دیتا ہے۔ پس ابتدا۔ درمیان۔ اخیر ہر سہ حالت میں یہی اوم، ست ہی۔ اسیکو ایشر کی ستیا۔ ست ایشر ست نارائن کہتے ہیں۔

اِس لفظ اوم میں منجملہ ۳۶ بنجنوں کے بنجن کوئی نہیں۔ صرف چار سُر کا۔ ماترا مجموعی ایک سُر اور مجموعی ایک لفظ ہے (०) (म) (उ) (अ) یعنی ا۔ اُ۔ م۔ تین پوری ماترا۔ اور بند۔ نقطہ۔ چوتھی اردھ ماترا ہے۔ جہاں تک چار چار سروپ اور نام سے مجموعی ایک سروپ اور مجموعی ایک نام حسب ذیل ہیں اون کا تعلق

انہیں چار ماترا لفظ اوم سے ہے - اون سب کو اسی لفظ اوم میں شامل اسی لفظ اوم سے نمایاں ہوا - اسی لفظ اوم میں سے ہونیوالے سمجھکر اون سب کا دھیان اسی لفظ اوم سے کرنا چاہیئے -

	بسٹی (فرداً فرداً جداگانہ) نام روپ			
سمشٹی مجموعی نام روپ	پہلا جزو	دوسرا جزو	تیسرا جزو	چوتھا جزو
اوم	ا (अ)	اُ (उ)	م (म)	نقطہ (٥)
سب کا مالک افسر	رجوگن (صفت آفریدگاری) برہما نام	ستوگن (صفت پروردگاری) بشن نام	تموگن (صفت قہاری) رودر نام	شدہ برہمہ چیتن سچدانند
وید	رگ	یجر	سام	اتھرب
چھند (وزن)	گایتری गायत्री	ترسٹپ त्रिष्टुप	جگتی जगती	وراٹ विराट
اوستھا	جاگرت (ناسوت) بیداری	سپن (ملکوت) خواب	سکھپتی (جبروت) خواب غفلت	تریا (لاہوت) عین سرور
اگنی	ظاہری آگ	جیٹر اگن (حرارت غریزی)	سورج (آفتاب)	پرم جوت
لوک	پرتھوی لوک روی زمیں	انترکش لوک عالم فضا	سرگ لوک عرش اعظم	برہمہ لوک لامکاں
اوم کی ماتراؤں کا رنگ	نارنجی	گندمی سبزی مائل	سفید	سب رنگوں کا مجموعی رنگ
ماترا کا موکل	برہما	بشن	شب	برہمہ
مقام استقرار آواز ماتروں کا	ناف میں	سینہ میں	گلے میں	ام الدماغ میں
اوستھاؤں متذکرہ بالا کے ابھمانی کا نام	بسو	تیجس	پراگ	برہمہ
مایا کے ابھمانی البشر کا نام	بیسوانر سوتراتما پران	براٹ	ہرن گربھیہ	برہمہ
قسم آواز	بنجن (حرف کی آواز)	سُر (اعراب کی آواز)	باجوں کی آواز	انا ہر شبد جو قدرتی تمام انرکش اور دماغ میں ہردم رہتا
اطراف عالم	پورب	پچھم	دکن	اوتر
موسم	دو مہی بسنت رت	دو مہینے فصل گرمی	دو ماہ فصل بارش	دو ماہ فصل سردی

اوم منتر کے جپ اور دھیان کی ترکیب

انتخاب دھیان بند اُپنشد جو اتھرب وید میں نمبر ۲۴ اور سر اکبر میں نمبر ۱۵ اور الکھ پرکاش میں نمبر ۳ مندرج ہے ۔ اوم ۔ ات سوکشم ۔ کارن روپ یعنی باریک سے زیادہ باریک ۔ لطیف سے زیادہ لطیف ہے جس کی مثالیں ذیل سے سمجھنی چاہئیں دیکھنے میں نہیں آ سکتا ۔

۱ ۔ باریک اس قدر ہے کہ ایک بال کی نوک کے دو ہزار حصے کرو تو بھی اُسکی لطافت کی آگے کثیف ہو ۔

۲ ۔ تمام عناصر و اجرام و اجسام ۔ فلکی و اراضی ۔ ذی روح و غیر ذی روح میں بیاپک ہے دیکھا نہیں جا سکتا مگر اوس کی ہستی امثلہ ذیل کے مطابق ثابت ہے ۔

۳ ۔ پھول میں خوشبو نظر نہیں آتی مگر یقینی طور پر پھول میں خوشبو ضرور ہے ۔

۴ ۔ جیسے دودھ میں مکھن ظاہر نہیں مگر دودھ کے متھنے سے دودھ کا عطر ۔ مکھن ضرور نکل آتا اور ایسا نکلتا کہ پھر وہ مکھن دودھ نہیں ہو سکتا بلکہ باقی ماندہ دودھ کا فضلہ ۔ محض کثیف کھٹا پانی بے ذائقہ رہجاتا جو کسی مطلب کا نہیں تیسے ۔ وہ سروپ بیاپک اوم برہم ۔ دودھ روپ جگت میں سے بذریعہ متھ جوگ کے مکھن کی طرح جگت کا عطر نکل آتا ۔ اور تب جگت نکمہ قابل ترک کے رہجاتا ۔ اور مکھن کی طرح پھر جگت میں نہیں ملتا تمام تر دنیا سے علیحدہ یعنی مکت ہو جاتا ۔

۵ ۔ جیسے تل میں تیل ۔ ایکھ میں رس ۔ پتھر میں سونا اور جواہرات ہیں یکایک نہیں معلوم ہوتے ۔ نہ نکلتے بلکہ حسب قاعدہ عمل کرنیسے تیل ۔ رس ۔ سونا ۔ جواہرات ضرور نکل آتے ۔ تیسے جگت کی اشیاء میں سے حسب قاعدہ اوم کے اُپاسنا و ارادھن کرنیکے بعد ۔ برہم ۔ نکل آتا ہے ۔ اسمیں عقل سلیم اوم ارادھن ۔ برہم ظاہر کرنیکے حکمی سامان آلہ ہیں ۔

۶ ۔ جیسے ۔ پھول کے اندر اور باہر خوشبو بلکہ پھول کا عضو عضو خوشبو دار ہے تیسے جگت اور جسم کے اندر اور باہر برہم آتما پورن ہے بلکہ تمام اشیاء کے عضو عضو برہم ہے اوم کی ارادھن سے یہ امر حق الیقین ہو جاتا ہے ۔

۷ ۔ سادھن اوستھا میں لفظ اوم میں برہم روپ کا دھیان کرے ۔

۸- پرانایام (حبس دم) کے تین موقع ہیں ۱- کنبھک (کھینچنا) ۲- پہک (روکنا) ۳- ریچک (چھوڑنا)۔ پس اوّل تو کسی شمار کے تعداد کو قائم کرے کہ ایک وقت میں اسقدر مرتبہ۔ اوم کا جپ کرنا۔ پھر ہر مرتبہ اوم کے جپ میں۔ آ- کو ناف سے اور اُس وقت ناف میں سرخ رنگ اگنی روپ بشن چار ہاتھ والیکا۔ جگت پالنے والا تعین کرکے دھیان کرے۔ اس موقع پر زیادہ دیر نہ ہوگی۔ پھر اس دم اُو جس کا نام پران وایو اوپر کو جانیوالا ہے سینہ میں اندر دل کے لاوے اور وہاں حرف (اُو) کا شغل اور دل کے اندر سفید رنگ معہ اپان وایو نیچے جانیوالیکے مائل بسرخی اور چار منہ جگت پیدا کرنیوالے کنول کے پھول پر بیٹھا ہوا دھیان کرے اس کا نام کمبھک کریا ہے یہاں بھی زیادہ دیر نہ لگے گی بلکہ اوس پران وایو کو معہ اپان وایو کے گلے میں لاکر اور گلے کے مقام سے اُدان وایو کو شامل کرکے۔ تینوں وایو۔ پران۔ اپان۔ اُدان شمولہ کو۔ ترکٹی ہیں (جہاں پیشانی پر دونوں بھویں ملی ہوئی ہیں) اور وہ مقام کاشی جا رقیام بشیشرناتھ یعنی جگت کے مالک کا ہی اور اسی جا سے اس موقع پر چندن کا بندا (قشقہ) لگایا جاتا کہ جس موقع کے قشقہ سے تمام جسم کی رگ رگ کو فرحت پہنچتی) غرض ترکٹی میں اور جب مزاولت ہو جاوے۔ تب خاص موردہا (ام الدماغ میں) جس قدر عرصہ تک دم نہ ٹوٹے یہ اطمینان تمام روکے اور خاص نراکار نرآبادھک خواہ ساکار۔ سوبادھک برہمہ۔ سب دیوں کے دیو یعنی (مہادیو) رنگ شفاف بلوری تین آنکھ والیکا دھیان کرے۔ اُس کا نام دوسرے۔ پورک کریا ہے اور اس درمیان میں ناک کے اگلے حصہ کی (جس کا نام دھرو۔ قطب شمالی ہے) اسیدہ سے تمام اپنے جسم کو ہر طرف دائیں بائیں اوپر نیچے سے تمامتر سیدھا کرکے بیٹھا رہے اور زمین کی طرح لاجنب رہے کہ کوئی عضو ہلنے نہ پاوے۔ اور پیٹ کے اوپر کی کھال میں سلوٹ نہ پڑے۔ تیسرے مرتبہ جب وہ دم نہ ٹھر سکے اور نکلنے کو ہو تو ناک کا بایاں نتھنا پنگلا نام کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بند کرکے آہستہ اوس دم کو دماغ سے نیچے اوتار کر ناک کے دائیں نتھنے انگلا نام والے میں لاکر آہستہ آہستہ۔ ناک کے بیچا بیچ بالنہ کی رگ سے (جس کا نام سکھنا ہی) دم کو باہر خارج کردے اس کا نام تیسری۔ ریچک کرنا ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اوم کے کہنے میں تینوں کریا کا عمل کر

اور اوم کہنے ... جلدی نہ ہو (اوم اوم - اوم) بلکہ جہانتک ممکن ہو تھوڑی دیر کو - دوسرے پورک کرنا ... بڑہاتا ... ادے - ابتدا میں اوم لفظ آواز سے کہا جاوے گا جس آواز کو دوسرا اس کے نزدیک بیٹھا ہوا ... سنے پر ایسی دہیمی آواز سے کہنا ہوگا کہ دوسرا شخص آواز کو نہ سنے - اخیر پر صرف دل ہی میں ... اور چت کی برتی صرف برہم کے دھیان میں رہیگی - تجربہ کی بات ہے کہ اس اخیر درجہ میں ایک ... مرتبہ اوم کے تینوں کریا میں عموماً ایک گھنٹہ دیر لگے گی - پس ابتدائً - ایک مرتبہ اوم کے پرنایام ... ابجہنسٹ پر باوہ - پہرادہ - بہرتین پاؤ گھنٹہ کی دیر بڑہتی چلے گی اور اوسی عرصہ تک من و چت شانت رہیگا (بالفرض اپنے خاص طبعی کے مطابق من (سنکلپ بکلپ) اور چت اگلی پچھلی باتوں کے چنتوں کر نہیں ہائل ہو تو فوراً من و چت کو ہٹا کر برہم دھیان میں شامل کرے -

(نوٹ) اخیر حالت میں اٹھ سدہی - فرمان برداری کو حاضر ہونگے اون کی طرف مطلق توجہ نکرے -

خلاصہ تارک اپنشد

جو اتھرب وید میں نمبر ۳۰ - سرکبر میں نمبر ۷۴ - الکھ پرکاش میں نمبر ۳۱ - مندرج ہے - بھاردواج کا **سوال** - تارک کون ہے - جاگولک کا **جواب** - ۱ - ترن - ۲ - تارن یا تارک - ۳ - ترن تارن تین قسم ہیں - ترن کے معنی تیرنے - دریا سے پار ہونیوالا - ۲ - تارن یا تارک کے معنے پار اتارنیوالا - ۳ - ترن تارن وہ جو کہ خود پار ہو اور دوسرے کو بھی پار اتار دیوے - ۱ - جیسے دریا کے جانور کہ ترن ہیں تارن نہیں - ۲ - جیسے کشتی (ناؤ) کہ تارن ہے ترن نہیں - ۳ - تیسرے جیسے ملاح کہ ترن تارن دونوں صفت والا ہے - تیسرے سنسار سمندر سے تیرنے پار اتارنیوالا - اوم - ہے اس بنا پر اوم کو تارک منتر کہتے ہیں اور چونکہ سب وید منتروں میں اس کو فضیلت ہے اس بنا پر اوم کو مہا منتر کہتے ہیں -

خلاصہ اتھرب سکہا اپنشد - جو اتھرب وید میں نمبر ۱۲ - سرکبر میں نمبر ۲۳ - الکھ پرکاش میں نمبر ۳۷ مندرج ہے - انگرا - اور سنت کمار رشیوں کے پانچ مراتب لئے **استفہام** سے اتھرین رشی کے **جواب** پانچ ہیں -

۱۔ سب سے پہلے آواز (اوم) کی ظاہر ہوئی۔

۲۔ حسب مندرجہ نقشہ مصرحہ بالا کے سب موجودات سے اور خصوصاً برہمہ کا اس سے تعلق ہے اس لیئے ابتداءً اسی کا جپ کرنا جاری ہوا پس اسی کا شغل لازمی ہے۔

۳۔ اس کے شغل کرنے کی وہ ترکیب ہی جو قبل ازیں انتخاب (دھیان بند) اپنشد میں تحریر ہوئی

۴۔ اس کا شغل کرنا اوس پر لازمی ہے کہ جو بے علمی سے اپنی کو جیو سمجھتا۔ جو برہم کی ایکتا نہیں جانتا۔

۵۔ اس کے شغل سے جیو ہونے کی بھرانتی (جیسے رسی میں سانپ کی بھرانتی) وہ قطعی گیان کی روشنی سے دور ہو کر شغل کرنیوالا خالص نرپادہک برہمہ روپ ہو جاتا ہی خاص غرض اسکے شغل کرنیسے ہے اور جیو برہمہ کی بھرانتی دور ہونیکے بعد جو سنیاسی (اوم) کا شغل جیتے جی رکھتے۔ وہ اونکی برہمہ آکار برتی میں جیون مکتی اور ہر دم برہمہ درشن ہے کہ نرپادہک برہمہ کا یہ اوم سوپادہک روپ ہے نرگن کی صورت اور دہارنا سب سے علیحدہ اور نہایت باریک و لطیف ہے مگر وہ لغیر ابتدائی شغل و دھیان سرگن کے نہ بتائی جاتی نہ سمجھ میں آتی سو سگن سروپ بھی (اوم) ہے اس سلئے ہر حالت میں اسکی دہارنا لازمی ہے۔

خلاصہ پرنو اُپنشد۔ جو اتھرب وید میں نمبر ۲۳۔ سراکھ میں نمبر ۴۲ الکھہ پرکاش میں نمبر ۲۳ مندرج ہے

(۱) یہ لفظ (اوم) ایک پد (کلمہ) اور علیحدہ اسیقدر۔ وید کی شرتی ہے جو وید میں ابتدائی مندرج ہے

(۲) وید میں ہزار ہا منتر ہیں مگر ہر منتر کے جپ اور تحریر میں پہلے یہ اوم کہا اور لکھا جاتا ہے اور چونکہ برہم کی طرح یہ سب میں بیاپک اور سب سے علیحدہ ہے بوجہ شمل بیاپک کی ہر منتر کے پہلے کہا اور لکھا جاتا۔ اسی کی تاثیر ہر منتر میں کارج سدہ کر دینے کی ہے۔ مگر منتر کے الفاظ کے شمار سے علیحدہ رہتا جو کوئی کسی منتر کو بغیر اس کے ورد کرے اثر پذیر نہو۔

(۳) جیسے وقت بچہ پیدا ہونیکے کسی طرح کجی ہو جاوے تو بچہ کا شکم مادر سے نکلنا مشکل۔ بلکہ وہ کجی باعث مرگ حاملہ ہو جاتی۔ ویسے اوم کے جپ کے وقت اگر قاعدہ کے خلاف نشست و آواز میں اول و درمیان یا اخیر میں کجی ہو جاوے تو کچھ اثر نیک نہ نکلے گا۔ یہ اکاس بانی ہے اسی وجہ سے اس کی آواز انف

ہوکر اکاس (خلا) سیدھا اور صاف ہونا چاہیے۔
اوپر ام الدماغ تک جو سیدھا زخرہ و حلق میں
(۴) جو کوئی برہمہ درشن کی تمنا رکھتا ہو وہ تین رات دن یعنی (۷۲) گھنٹہ برت رکھے کہ کھاوے
نہیں فاقہ کرے اور کُشا (نامی گھاس) کے آسن پر بیٹھ کر پورب کی طرف منہ کرکے۔ روزانہ ہزار
مرتبہ اوم کا جاپ کرے اس عمل سے جو اُس کو درشن ہوتا وہ قابل نہیں نہ تقریر چون و چرا کا
دخل ہے عمل کرنیوالا اس کے ازہمہ بہتر سرور کو خود پالیگا۔
(۵) سُر یعنی آواز دن کی دھن سب سات قسم کی ہیں پس چاہیے جس سُر سے قراۃ کرے وہ
سات سُر یہ ہیں۔ کھرج ۔ رکھب ۔ گندھار ۔ مدھم ۔ پنچم ۔ دھیوت ۔ نکھاد ۔ یہ ساتوں سروں کا
بیان از روئے سوہم اپنشد کے لکھا گیا جو اتھرب وید میں نمبر ۳۲ ۔ سرا کبر میں نمبر ۹۴ ۔ الکھہ پرکاش میں
نمبر ۳۴ ۔ درج ہے۔ واضح ہو کہ سوہم شبد کے معنے ہیں (سو میں ہوں۔ یعنی جس کو برہمہ کہتے
سو برہمہ میں ہوں) رشیوں نے مزادلت سے پہچانا ہے کہ جب دم اوپر کو جاتا آواز۔ سو۔ کی اور جب
اوپر سے نیچے کو آتا تب آواز (ہم) کی خودبخود ہر وقت ہر کسی کے جسم میں ہوتی رہتی۔ اگر سو کو یعنی
نیچے سے اوپر دم جانیکو مقدم اور اوپر سے نیچے آنیکو موخر سمجھو تو سوہم۔ اور اوپر سے نیچے کو مقدم اور
نیچے سے اوپر کو موخر سمجھو تو (ہنسو) کی آواز ہے۔ اسی بنا پر آتما روح کو ہنس بولتے ہیں اوم کے
جپ کے وقت اس پر پورا خیال اور یقین رہے کہ سوہم یعنی سو برہمہ میں ہوں) اسی بنا پر
رشیوں نے (سوہم یا ہنسو کا جاپ ہی جاری کیا اور اس کو اجپا جاپ کہتے کہ خودبخود ہر سینہ
میں ہر دم۔ پر یہ جاپ قدرتی طور پر ہوتا رہتا ہے۔

(۱۲)

اتھرب ویدی مرت لانگول اُپنشد

موت کا وقت پہلی سے معلوم ہو جاتا اِس کی تاثیر ہے

یہ اُپنشد ویدمیں نمبر ۲۸ - سراکبر میں نمبر ۴۲ - اور الکھ پرکاش میں نمبر ۲۲ - مندرج ہے -

اتھربن وید میں یہ چا منتر - اُنشٹپ چھند کا لکھا ہی -

॥ ॐ[1] सत्यं[2] परः ब्रह्म

पुरुषं[3] कृष्णपिङ्गलं[4] ऊर्ध्वलिङ्गं[5] विरूपाक्षं[6] विश्वरूपं[7] नमो नमः ॥ १

اِس منتر میں سات پد (حصہ) ہیں

چنانچہ ہر ایک حصہ کے معنی حسب ذیل ہیں اور اس میں چھ نام ذاتی و صفاتی پرماتما کے ہیں

نمبر	ہر حصہ کے جداگانہ لفظ	معنی
۱	ستیم	سچ - برحق ہے - اُس کے سوا ر سب شی جھونٹ ہی -
۲	پربرہمہ	پرماتما کی اصلی دو صفت - دو نام - دو روپ ہیں - ایک سوپادھک چیتن جگت کا کرتا دھرتا ہرتا - سگن سروپ - اوس صفت میں اوس کا نام - شدہ (برہمہ) اور سب اُپادہ سے بری - نراُپادھک چیتن - نرگن سروپ تسکا نام پر برہمہ -
۳	پرشم	شدہ برہمہ چیتن سے اپنی لاتعداد و بعید از قیاس قدرتوں (یعنی اچنت وانت شکتیوں) میں سے صرف ایک ست - رج - تم تینوں گنوں کے درجہ ساوی - سامیہ اوستھا - پرکرتی (خاصہ طبعی) کیطرف توجہ کی اوسی حالت میں